روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA


| | |
|---|---|
| صبح صادق | 05:03 |
| طلوع آفتاب | 06:19 |
| زوال آفتاب | 12:42 |
| غروب آفتاب | 07:05 |

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشادفرمایا ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ (خاص) حق ہیں: (۱) جب ملاقات ہوتو سلام کرے (۲) جب وہ مدعو کرے تو اس کی دعوت قبول کرے (بشرطیکہ کوئی شرعی عذر اور مانع نہ ہو) (۳) جب وہ نصیحت (یا مخلصانہ مشورہ) کا طالب ہوتو اس سے دریغ نہ کرے (۴) جب اس کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو یہ اس کو یرحمک اللہ کہے (۵) جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے (۶) جب وہ انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE



RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 229, Wednesday- 19 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلدنمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۲۹ ۞ بدھ، ۱۹ر اگست، ۲۰۲۶، ۵ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸


# ناتھورام گوڈسے آر ایس ایس کا فعال رکن تھا

## ساورکر کے پڑبھتیجے کا اعتراف

ساورکر کے پڑبھتیجے نے پونے کی عدالت میں بیان دیا کہ ناتھورام گوڈسے آر ایس ایس کا فعال رکن تھا، جبکہ آر ایس ایس نے ہمیشہ سے دعویٰ کیا کہ گاندھی جی کو قتل کرنے سے بہت پہلے ناتھورام گوڈسے نے آر ایس ایس چھوڑ دی تھی۔

لائیو لاء کی رپورٹ کے مطابق ہندوتوا نظریہ دان وی ڈی ساورکر کے پڑبھتیجے ستیا کی ساورکر نے پیر کو پونے کی ایک عدالت کو بتایا کہ اس کے نانا گوپال گوڈسے اور گاندھی کے قاتل ناتھورام گوڈسے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے فعال کارکن تھے۔ واضح رہے کہ ستیا کی ساورکر نے یہ بیان کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے خلاف ہتک آمیز مقدمے کی سماعت کے دوران ایک خصوصی ایم پی/ایم ایل اے عدالت میں اپنی کراس ایگزامینیشن (جرح) میں دیا۔ آر ایس ایس، جو حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی کی نظریاتی سربراہ ہے، طویل عرصے سے کہتی آئی ہے کہ ناتھورام گوڈسے نے گاندھی کے قتل سے بہت پہلے ہی تنظیم چھوڑ دی تھی۔ بعدازاں ستیا کی ساورکر نے پیر کو پونے عدالت کے سامنے تسلیم کیا کہ گوپال گوڈسے اور وی ڈی ساورکر ان افراد میں شامل تھے جن پر گاندھی کو قتل کرنے کی سازش کا الزام تھا۔ یاد رہے کہ گوپال گوڈسے ناتھورام گوڈسے کے چھوٹے بھائی تھے، جنہوں نے ۱۹۴۸ء میں گاندھی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ گوپال گوڈسے کو قتل کی سازش میں ملوث ہونے کا مجرم پایا گیا اور اس نے ۱۸ سال جیل میں گزارے۔ جبکہ وی ڈی ساورکر کو ثبوت کی کمی کے باعث بری کر دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ یہ مقدمہ ستیا کی ساورکر کی جانب سے اپریل ۲۰۲۳ء میں راہل گاندھی کے خلاف درج کردہ شکایت سے شروع ہوا، جس میں ان پر مارچ ۲۰۲۳ء میں لندن میں ایک تقریب کے دوران اپنے پڑچچا کے بارے میں جھوٹے اور بدنیتی پر مبنی تبصرے کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں پیر کو، ستیا کی ساورکر نے پونے عدالت میں ایک درخواست دائر کی جس میں عدالت سے کہا گیا کہ وہ کانگریس لیڈر کی آواز کا نمونہ جمع کرنے کا حکم دے، تاکہ اسے لندن میں دی گئی تقریر سے ملاپ کیا جا سکے۔ اس درخواست میں راہل گاندھی کی طرف سے پونے کو ناتھورام گوڈسے کا آبائی شہر قرار دے کر حفاظتی خدشات کی بنا پر عدالت میں ذاتی حاضری سے استثنیٰ طلب کرنے کی درخواست پر بھی سوال اٹھایا گیا۔

# سپریم کورٹ نے 'پھانسی' کے موجودہ نظام کو ختم کرنے کی درخواست مسترد کردی

**عرضی گزار نے مطالبہ کیا تھا کہ موت کی سزا نافذ کرنے کیلئے ایسا طریقہ اپنایا جائے، جس میں مجرم کو کم از کم جسمانی تکلیف ہو۔ معاملے کی سماعت جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے کی**

عرضی گزار نے مطالبہ کیا تھا کہ موت کی سزا نافذ کرنے کے لیے ایسا طریقہ اپنایا جائے، جس میں مجرم کو کم از کم جسمانی تکلیف ہو۔ معاملے کی سماعت جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے کی۔ سپریم کورٹ نے سزائے موت پانے والے مجرموں کو پھانسی دینے کے موجودہ نظام کو ختم کرنے کا مطالبہ کرنے والی مفاد عامہ کی عرضی خارج کردی ہے۔ عدالت نے کہا کہ ''موجودہ وقت میں سزائے موت دینے کے لیے پھانسی کے طریقہ کار کو غیر آئینی نہیں قرار دیا جا سکتا۔'' حالانکہ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ مرکزی حکومت چاہے تو سزائے موت نافذ کرنے کے لیے پھانسی کے علاوہ دوسرے طریقوں پر غور کر سکتی ہے۔ اطلاع کے مطابق یہ معاملہ ایڈووکیٹ رشی ملہوترا کی جانب سے دائر کی گئی مفاد عامہ کی عرضی سے متعلق تھا۔ عرضی میں سزائے موت نافذ کرنے کے طریقہ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا گیا تھا کہ کسی شخص کو پھانسی پر لٹکا کر اس کی موت تک انتظار کرنا، کیا انسانی اور باوقار طریقہ ہے۔ عرضی گزار نے مطالبہ کیا تھا کہ موت کی سزا نافذ کرنے کے لیے ایسا طریقہ اپنایا جائے، جس میں مجرم کو کم از کم جسمانی تکلیف ہو۔ معاملے کی سماعت جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے کی۔ عرضی میں سزائے موت پر عمل درآمد سے متعلق قانونی دفعات کو بھی چیلنج کیا گیا، خصوصاً اس نظام پر جس کے تحت سزائے موت پانے والے مجرم کو پھانسی دی جاتی ہے اور اسے موت تک رکھا جاتا ہے۔ عرضی گزار کی طرف سے پھانسی کے متبادل کے طور پر دیگر طریقوں پر غور کرنے کی دلیل دی گئی۔ ان میں 'لیتھل انجیکشن' سمیت کچھ متبادل طریقوں کا ذکر کیا گیا۔ دلیل یہ تھی کہ اگر قانون کسی شخص کو سزائے موت دیتا ہے تو اسے نافذ کرنے کا طریقہ تکلیف دہ نہیں ہونا چاہیے۔ سماعت کے دوران پروجیکٹ 39 اے کی جانب سے بھی متبادل طریقوں سے متعلق پہلوؤں پر عدالت کے سامنے دلائل پیش کیے گئے۔ دوسرے ممالک میں سزائے موت نافذ کرنے کے لیے اختیار کیے جانے والے طریقوں اور ان کے تجربات کا بھی ذکر کیا گیا۔ حالانکہ عدالت کے سامنے یہ بات بھی رکھی گئی کہ پھانسی کے متبادل کے طور پر تجویز کیے گئے طریقوں میں بھی کچھ عملی، طبی اور انسانی چیلنجز موجود ہیں۔ مرکزی حکومت کی جانب سے اٹارنی جنرل آر وینکٹ رمن پیش ہوئے۔ حکومت نے عدالت کو بتایا کہ سزائے موت نافذ کرنے کے متبادل طریقوں کے حوالے سے ماہرین کی سطح پر غور کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مستقبل میں حکومت سائنسی اور طبی بنیادوں پر پھانسی کے متبادل تلاش کر سکتی ہے۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے پھانسی دینے والے جلاد پر پڑنے والے ذہنی اثرات کے پہلو پر بھی توجہ دی۔ عدالت نے اس عمل سے وابستہ دیگر انسانی پہلوؤں پر بھی غور کیا۔

## سنگین مجرمانہ ریکارڈ والوں کو چھوڑ کر دیگر طلبا کے خلاف کارروائی پر سپریم کورٹ کی روک

نئی دہلی: جنتر منتر پر 20 جولائی کو احتجاج کرنے والے طلبا کے خلاف پولیس کارروائی کے معاملے میں سپریم کورٹ نے منگل کو اہم حکم جاری کیا۔ عدالت نے کہا کہ قتل، عصمت دری اور پوکسو جیسے سنگین جرائم کے مقدمات والے افراد کو چھوڑ کر دیگر مظاہرین کے خلاف احتجاج سے متعلق کوئی تعزیری کارروائی نہ کی جائے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے بھی عدالت کی اس ہدایت سے اتفاق کیا۔ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ جنتر منتر پر موجود طلبا پرامن طریقے سے اپنے مسائل اٹھانے کے لیے احتجاج کر رہے تھے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ عدالت پرامن مظاہرین کے خلاف نہیں ہے، البتہ ایسے افراد جن کا مجرمانہ پس منظر سنگین اور عادتاً جرائم سے متعلق ہے، ان کی جانچ کی جا سکتی ہے۔ سالیسٹر جنرل نے عدالت کو بتایا کہ پولیس نے اب تک 2873 ایسے افراد کی شناخت کی ہے جن کے خلاف مجرمانہ ریکارڈ موجود ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جھڑپ کے دوران 200 سے زیادہ پولیس اہلکار شدید زخمی ہوئے۔

# شام: بشارالاسد کے کزن کو جنگی جرائم کی پاداش میں سزائے موت

## شام کی ایک عدالت نے سابق صدر بشارالاسد کے کزن کو جنگی جرائم کی پاداش میں سزائے موت سنائی

شام کی ایک عدالت نے سابق صدر بشارالاسد کے کزن کو جنگی جرائم کی پاداش میں سزائے موت سنائی، یہ الاسد خاندان کے کسی بھی فرد کے خلاف ذاتی حاضری میں پہلی سزائے موت ہے۔ شامی عدالت نے معزول حکمران بشارالاسد کے کزن وسیم الاسد کو ملک کے قریباً ۱۴ سالہ تنازع کے دوران کیے گئے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کا مجرم قرار دے کر سزائے موت سنائی۔ جیسا کہ شامی عرب نیوز ایجنسی (سانا) نے منگل کو بتایا کہ دمشق کی چوتھی فوجداری عدالت نے وسیم الاسد کو متعدد پیشگی قتل، تشدد اور سفاکی کی کارروائیوں سمیت متعدد الزامات میں مجرم پایا۔ جج فخرالدین العریان نے کہا کہ جرائم میں ''تشدد اور سفاکی کے ساتھ قتل'' شامل تھے اور انہیں انسانیت کے خلاف جرائم اور جنگی جرائم قرار دیا گیا۔ سماعت کی فوٹیج میں وسیم الاسد کو ملزمان کے پنجرے میں دکھایا گیا، جب ججوں نے ذاتی مقدمے کی سماعت کے بعد یہ سزا سنائی۔ جبکہ کہ یہ فیصلہ انہیں الاسد خاندان کا پہلا رکن بناتا ہے جسے دسمبر ۲۰۲۴ء میں بشارالاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد شامی عدالت میں ذاتی طور پر پیش ہونے پر سزائے موت ملی ہے۔

بشارالاسد اور ان کے بھائی ماہر الاسد کو بھی سزائے موت سنائی گئی ہے، لیکن ان کی غیر حاضری میں سماعت ہوئی تھی۔ واضح رہے کہ بشارالاسد کو عوامی بغاوت کا سامنا تھا، جس کے خلاف ان کی انتظامیہ نے بڑے پیمانے پر کارروائی کی تھی، جس میں ہزاروں مظاہرین کی ہلاکت ہوئی تھی، اس کے علاوہ ہزاروں مخالفین کو جیلوں میں ڈالا گیا تھا، تاہم آخرکار باغیوں کے پیش قدمی کے بعد دسمبر ۲۰۲۴ء میں اپنی الاسد حکومت کا خاتمہ ہوگیا، اور خود بشارالاسد روس فرار ہوگئے۔ بعدازاں وسیم الاسد کے خلاف یہ فیصلہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب شام کی نئی حکومت سابق عہدیداروں اور الاسد حکومت سے وابستہ شخصیات کے خلاف تنازع کے دوران مبینہ جرائم کے سلسلے میں قانونی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

# پاکستان: سپریم کورٹ نے سابق وزیراعظم عمران خان کو اسپتال میں داخل کرانے کا دیا حکم

**سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت جیل میں بند عمران خان کو اگلے چند دنوں میں مکمل طبی معائنے کیلئے اسلام آباد کے شفا انٹرنیشنل اسپتال میں داخل کرایا جائے گا۔**

پاکستان کے سپریم کورٹ نے اڈیالہ جیل میں قید سابق وزیراعظم عمران خان کو مناسب علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرانے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے منگل (18) کو یہ حکم سنایا۔ فیصلے کے تحت جیل میں بند عمران خان کو اگلے چند دنوں میں مکمل طبی معائنے کے لیے اسلام آباد کے شفا انٹرنیشنل اسپتال میں داخل کرایا جائے گا۔ جسٹس شاہد وحید کی سربراہی میں سپریم کورٹ کی 3 رکنی بنچ نے یہ حکم پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کو اسپتال میں داخل کرانے اور انہیں اہل خانہ سے ملاقات کی اجازت دینے کا مطالبہ کرنے والی متعدد عرضیوں پر سماعت کے دوران دیا۔ پاکستان کے معروف اخبار 'ڈان' نے جسٹس وحید کے حوالے سے کہا کہ ''بنیادی حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم قیدی کی صحت اور سلامتی یقینی بنانے کے لیے یہ حکم جاری کر رہے ہیں۔'' عدالت نے کہا کہ یہ حکم عمران خان کی صحت، حق زندگی اور طبی سہولیات تک رسائی کی آئینی ضمانت کو مدنظر رکھتے ہوئے جاری کیا جا رہا ہے۔ افسران کو یہ بھی ہدایت دی گئی کہ عمران خان اور ان کے اہل خانہ کے درمیان ہر ہفتے ملاقات کا انتظام کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دینے کا حکم دیا گیا ہے، جس میں ان کے ذاتی معالج اور ان کی بہن عظمیٰ خان بھی شامل ہوں گی۔ یہ فیصلہ اڈیالہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے عمران خان (اگست 2023 سے اڈیالہ جیل میں بند ہیں) کی صحت سے متعلق جمع کرائی گئی رپورٹ کے بعد سنایا گیا۔ 'ڈان' نے نتائج کے ساتھ منسلک ایک ضمیمے کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (پی آئی ایم ایس) کے ڈاکٹر اختر علی بندے شاہ نے یکم اگست کو عمران خان کا معائنہ کیا تھا۔ اس دوران ان کا بلڈ پریشر غیر متوازن ہونے، دل کی دھڑکن تیز ہونے، سر درد اور بے چینی کی شکایات درج کی گئی تھیں۔ 'ڈان' کی رپورٹ کے مطابق عمران خان نے مبینہ طور پر اپنی طبی علامات اور ذہنی دباؤ کی وجہ اپنی اہلیہ، اہل خانہ اور سماجی رابطوں میں کمی کو قرار دیا۔ ان کا الزام تھا کہ انہیں اخبارات اور ٹیلی ویژن تک رسائی بھی نہیں دی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر نے عمران خان کا ذہنی دباؤ کم کرنے کے لیے کچھ مؤثر اقدامات اٹھانے کا مشورہ دیا، جن میں انہیں اپنی اہلیہ سے زیادہ سے زیادہ بار ملاقات کی اجازت دینا اور مطالعے کا سامان فراہم کرنا شامل ہے۔

## مختصر مگر اہم خبریں

### کولکاتہ: مسلسل بارش کے سبب ۲۰۰ سالہ پرانی عمارت منہدم

کے ایم سی کی کمشنر اسمتا پانڈے نے کہا کہ 'صبح تقریباً 6 بجے عمارت کا ایک حصہ گر گیا۔ پوری عمارت نہیں گری۔ اس واقعے میں ایک خاتون کی موت ہوگئی۔ ملبے میں پھنسے تمام افراد کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا ہے' کولکاتا کے شمالی علاقے میں رات بھر ہونے والی شدید بارش کے بعد منگل کی علی الصبح 200 سال پرانی ایک عمارت کا ایک حصہ منہدم ہوگیا۔ حادثے میں ایک خاتون کی موت ہوگئی، جبکہ 19 افراد ملبے میں پھنس گئے تھے۔ ملبے سے برآمد ہونے والی لاش کی شناخت ارمیلا شا کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ مکان شمالی کولکاتا کے شملہ- بیڈن اسٹریٹ علاقے میں برج دلال اسٹریٹ پر واقع ہے۔ یہ جگہ گرش پارک اور چترنجن ایونیو کے قریب ایک انتہائی مصروف علاقے میں واقع ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق ارمیلا شا صبح کسی کام سے گھر سے باہر نکلنے ہی والی تھیں کہ اچانک پوری عمارت دھڑام سے گر گئی اور وہ موقع پر ہی ملبے تلے دب گئیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی مغربی بنگال فائر بریگیڈ، ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ اور این ڈی آر ایف کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ ٹیمیں ملبے میں پھنسے دیگر 19 افراد کو نکالنے میں کامیاب ہوگئیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ تقریباً 200 سال پرانی 3 منزلہ عمارت تھی اور اس میں آمدورفت کے لیے صرف ایک ہی راستہ تھا۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) نے اس مکان کو کافی عرصہ پہلے ہی 'خستہ حال اور خالی کرنے کے قابل' قرار دے دیا تھا۔ اس کے باوجود یہاں 20 افراد رہ رہے تھے۔ مکان کے سامنے والی گلی بہت تنگ ہے، جس کی وجہ سے امدادی ٹیموں کو راحت اور بچاؤ کے کام میں کافی دشواری پیش آ رہی ہے۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ صبح اچانک تیز آواز سنائی دی تو پورے علاقے کے لوگ خوف زدہ ہوگئے۔ جب لوگ دوڑ کر موقع پر پہنچے تو دیکھا کہ رات بھر کی بارش کے بعد مکان منہدم ہو چکا تھا۔ ملبے کے نیچے ارمیلا شا کی لاش نظر آئی۔ کے ایم سی کو اطلاع دی گئی جس کے بعد لاش نکالی گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ ان کے شوہر اور بیٹے بھی ملبے میں پھنسے 19 افراد میں شامل تھے۔ کے ایم سی کے افسران نے پہلے بھی اس عمارت کو خالی کرنے یا مکمل مرمت کرانے کی کئی بار ہدایت دی تھی۔ کچھ پرانے مکینوں نے میونسپل کارپوریشن کی بات مان کر مکان خالی کر دیا تھا، لیکن باقی لوگ وہیں رہتے رہے۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) کی کمشنر اسمتا پانڈے نے کہا کہ ''صبح تقریباً 6 بجے عمارت کا ایک حصہ گر گیا۔ پوری عمارت نہیں گری۔ اس واقعے میں ایک خاتون کی موت ہوگئی۔ ملبے میں پھنسے تمام افراد کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا ہے اور بڑی حد تک ملبہ ہٹا دیا گیا ہے۔ باقی ملبہ ہٹانے کا کام جاری ہے۔

### یوم آزادی تقریب میں تریشا کی شرکت پر تاملناڈو میں سیاسی تنازعہ

چینائی: تمل ناڈو میں اداکارہ تریشا کرشنن کی چیف منسٹر سی جوزف وجے کی جانب سے 15 اگست کو فورٹ سینٹ جارج میں منعقدہ یوم آزادی تقریب میں شرکت پر سیاسی تنازعہ پیدا ہوگیا ہے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے رہنما آر بی ادے کمار نے تقریب میں تریشا کو اگلی صف میں نشست دیے جانے پر وجے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اس انتظام پر سوال اٹھایا ہے۔ تریشا نے تمل ناڈو کے چیف منسٹر کی حیثیت سے وجے کی پہلی یوم آزادی پرچم کشائی کی تقریب میں شرکت کی۔ انہیں اگلی صف میں وجے کے والدین ایس اے چندر شیکھر اور شوبھا چندر شیکھر کے ساتھ بیٹھے دیکھا گیا، جبکہ تریشا کی والدہ اوما کرشنن بھی تقریب میں موجود تھیں۔ تقریب کی تصاویر اور تریشا کی موجودگی نے سوشل میڈیا پر خاصی توجہ حاصل کی۔ اے آئی اے ڈی ایم کے رہنما ادے کمار نے سرکاری تقریب میں وجے کے قریبی افراد کو نمایاں مقام دیے جانے پر اعتراض کیا۔ انہوں نے مبینہ طور پر تریشا کی موجودگی کو تمل ناڈو کے لیے ''بدقسمتی'' قرار دیتے ہوئے سوال اٹھایا کہ سرکاری تقریب میں اس طرح کی نشست اور انتظام نوجوان نسل کو کیا پیغام دے گا۔ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ ریاست کے ایک اہم سرکاری پروگرام میں فلمی شخصیات یا چیف منسٹر کے قریبی افراد کو اس قدر نمایاں مقام دینا تمل ناڈو کی روایات اور وقار کے مطابق ہے یا نہیں۔ تریشا اور وجے کئی تمل فلموں میں ایک ساتھ کام کر چکے ہیں اور دونوں کی طویل پیشہ ورانہ وابستگی اکثر عوامی توجہ کا مرکز رہی ہے۔

# یوپی میں مسلسل بارش، ندیوں میں طغیانی، ادیشہ اور بنگال بھی بے حال

**ادیشہ کے وزیر اعلیٰ کا متاثرہ علاقوں کا دورہ، ہریانہ، پنجاب میں شدید بارش کا الرٹ، ۲۳ر اگست تک بارش کا سلسلہ جاری رہنے کا امکان**

ملک کے مختلف حصوں میں بارش کی شدت نے تباہی مچا رکھی ہے۔ ان میں اترپردیش، بہار، مدھیہ پردیش، آسام، ادیشہ، مغربی بنگال، پنجاب اور ہریانہ سمیت کئی ریاستیں ہیں جہاں سیلابی صورتحال سے عوامی زندگی مفلوج ہوکر رہ گئی ہے۔ یوپی کے کئی اضلاع میں تیز بارش کا سلسلہ جاری ہے، جس کی وجہ سے کئی ندیوں میں طغیانی ہے۔ اسی درمیان بارہ بنکی میں ایک خاتون کے ہلاک ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ اسی طرح بنگال اور ادیشہ کے بھی کئی علاقوں میں پانی بھرا ہے۔ اترپردیش میں محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے مشرقی اور مغربی دونوں علاقوں میں بارش اور گرج چمک کے ساتھ تیز بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ لکھنؤ کے موسمیاتی مرکز کے مطابق پیر کو مغربی اترپردیش میں کئی مقامات اور مشرقی اترپردیش میں تقریباً تمام ہی مقامات پر تیز بارش کا امکان ہے۔ محکمے کے مطابق کہیں کہیں بادل گرجنے، بجلی گرنے اور شدید سے انتہائی شدید بارش کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ مرکزی آبی کمیشن کے تازہ بلیٹن کے مطابق ریاست کی اہم ندیوں کی سطح آب بھی بڑھ رہی ہے۔ گھاگھرا ندی میں انتہائی سطح ۹۱ء۳۷ میٹر کے مقابلے ۶۸ء۹۲ میٹر پر بہہ رہی ہے اور مسلسل بڑھ رہی ہے۔ کمیشن نے اگلے ۲۴ گھنٹوں میں اس کے ۹۲ء۹۵ میٹر تک پہنچنے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح ادیشہ میں بھی حالات خراب ہیں۔ کئی اضلاع پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ماجھی نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ کچھ یہی کیفیت مغربی بنگال کی بھی ہے۔ وہاں پر کولکاتا کے کئی علاقوں میں پانی بھر گیا ہے جس کے باعث ٹریفک بری طرح متاثر ہوا۔ موسمیاتی مرکز نے اگلے ۲۴ گھنٹوں میں کولکاتا میں مزید تیز بارش کی وارننگ دی ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق گرج چمک کے ساتھ وقفے وقفے سے ہلکی سے درمیانی اور تیز بارش ہوسکتی ہے۔ آئی ایم ڈی نے ہریانہ اور پنجاب میں آئندہ کئی دنوں تک بارش کی سرگرمیاں جاری رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ بعض دنوں میں مختلف مقامات پر شدید بارش کا بھی امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ اس دوران پیر کو جمنا نگر میں سب سے زیادہ ۶ اور کرنال میں ۴ سینٹی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی۔ اطلاع کے مطابق یوپی کے بارہ بنکی ضلع میں مسلسل ہونے والی بارش کے دوران پیر کی صبح ایک دردناک حادثے میں کچی دیوار گرنے سے ایک معمر خاتون کی موت ہوگئی۔

## اندور: اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت بنائی گئی سڑک دھنسنے کا واقعہ

### تعمیر پر خرچ ہوئے تھے ۴۰ کروڑ

نئی پانی کی لائن کی جانچ کے دوران اچانک سڑک کے نیچے سے پانی تیز دباؤ کے ساتھ باہر نکلنے لگا، جس کے بعد سڑک کا ایک بڑا حصہ دھنس گیا۔ واقعے کے بعد تعمیراتی کام کے معیار پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ مدھیہ پردیش کے اندور میں گوراکنڈ چوراہے کے قریب اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت بنائی گئی سڑک کا بڑا حصہ اچانک دھنس گیا۔ سڑک کی تعمیر پر تقریباً 40 کروڑ روپے خرچ کیے گئے تھے۔ نئی پانی کی لائن کی جانچ کے دوران اچانک سڑک کے نیچے سے پانی تیز دباؤ کے ساتھ باہر نکلنے لگا، جس کے بعد سڑک کا ایک بڑا حصہ دھنس گیا۔ واقعے کے بعد تعمیراتی کام کے معیار پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق نئی پانی کی لائن کی جانچ کی جا رہی تھی۔ اسی دوران سڑک کے نیچے سے تیز دباؤ کے ساتھ پانی نکلنے لگا۔ پانی کے رساؤ کی وجہ سے سڑک کی سطح کمزور ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے سڑک کا بڑا حصہ دھنس گیا۔ واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی سامنے آئی ہے، جس میں سڑک دھنسنے کا پورا منظر دیکھا جا سکتا ہے۔ اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت بنائی گئی اس سڑک سے شہر کی ترقی اور بہتر ٹریفک نظام کی امید کی جا رہی تھی، لیکن سڑک کے اس طرح دھنسنے سے تعمیر کے معیار پر سنگین سوالات کھڑے ہوگئے ہیں۔ خاص طور پر نئی پانی کی لائن کی جانچ کے دوران سڑک کا دھنسنا تکنیکی خامیوں اور تعمیراتی کام میں برتی گئی احتیاط سے متعلق بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ واقعہ کے بعد متعلقہ محکمہ کے افسران کے کردار اور سڑک کی تعمیر میں استعمال ہونے والے مواد کے معیار کی جانچ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اب یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ سڑک دھنسنے کی وجوہات کی تکنیکی جانچ کب ہوتی ہے اور ذمہ دار ایجنسی کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے۔ فی الحال گوراکنڈ علاقے میں پیش آئے اس واقعے نے کروڑوں روپے کی لاگت سے کیے گئے اسمارٹ سٹی تعمیراتی کاموں کے معیار کو لے کر نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

# آسام کے سیلاب متاثرین کیلئے جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء آسام نے ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ مختص کئے

**آسام کے سیلاب متاثرین کی امداد و بازآبادکاری کیلئے جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء آسام نے 2.25 کروڑ مختص کیے ہیں۔ 2,500 خاندانوں، جاں بحق افراد کے اہل خانہ اور یتیم بچوں کو بھی مدد دی جائے گی**

نئی دہلی/آسام: بالائی آسام میں تباہ کن سیلاب سے متاثرہ ہزاروں خاندانوں کی فوری امداد اور مستقل بازآبادکاری کے لیے جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء آسام نے 2 کروڑ 25 لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔ یہ امدادی مہم صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت و سرپرستی اور صدر جمعیۃ علماء آسام مولانا مشتاق عنفر کی نگرانی میں جاری ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے مطابق امدادی مہم کو محض راشن اور ضروری سامان کی تقسیم تک محدود نہیں رکھا گیا، بلکہ متاثرہ علاقوں میں گھر گھر سروے، نقصانات کی درجہ بندی، براہ راست مالی امداد، جاں بحق افراد کے اہل خانہ کی مدد، یتیم بچوں کی تعلیمی کفالت اور مستقل بازآبادکاری کو بھی اس کا حصہ بنایا گیا ہے۔ مجموعی طور پر مختص رقم میں ایک کروڑ روپے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند جبکہ ایک کروڑ 25 لاکھ روپے عنفر فاؤنڈیشن کی جانب سے فراہم کیے جائیں گے۔ یہ رقم جمعیۃ علماء آسام کے ذریعے مرحلہ وار متاثرین کی امداد اور بازآبادکاری پر خرچ کی جائے گی۔ ابتدائی ریلیف سرگرمیوں پر تقریباً 30 لاکھ روپے خرچ کیے جا چکے ہیں، جبکہ ٹین کی چادروں، فینائل اور ادویات سمیت دیگر ضروری سامان بھی متاثرہ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء آسام کی ٹیموں نے شیوساگر، جورہاٹ، گولاگھاٹ اور چرائی دیو اضلاع کے متاثرہ علاقوں میں گھر گھر سروے مکمل کر لیا ہے۔ تقریباً 30 سے 35 افراد پر مشتمل سروے ٹیم مکانات، گھریلو سامان اور ذرائع معاش کو پہنچنے والے نقصان کا جائزہ لے رہی ہے۔ متاثرین کے ضروری دستاویزات اور بینک کھاتوں کی بھی تصدیق کی جا رہی ہے، تاکہ مالی امداد براہ راست حقیقی مستحقین تک پہنچائی جا سکے۔ سروے کی بنیاد پر تقریباً 2,400 سے 2,500 خاندانوں کو براہ راست مالی امداد دینے کا منصوبہ ہے۔ شدید نقصان والے خاندانوں کو 10 ہزار، درمیانی نقصان والے خاندانوں کو 7 ہزار اور نسبتاً کم نقصان والے مستحق خاندانوں کو 5 ہزار روپے تک دیے جائیں گے۔ سیلاب میں جاں بحق ہونے والے افراد کے اہل خانہ کے لیے بھی خصوصی مالی تعاون کا انتظام کیا گیا ہے۔ بعض خاندانوں کو 50 ہزار جبکہ انتہائی ضرورت مند خاندانوں کو ایک لاکھ روپے تک امداد فراہم کی گئی ہے۔ مولانا مشتاق عنفر کے مطابق سروے میں سامنے آنے والے یتیم اور بے سہارا بچوں کی تعلیم کے لیے بھی اقدامات کیے گئے ہیں۔ ابتدائی طور پر دو بچوں کی دو سالہ تعلیمی کفالت کی ذمہ داری لی گئی ہے، جنہیں فی بچہ ماہانہ دو ہزار روپے دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ تقریباً پانچ لاکھ روپے مالیت کی کتابیں ایک ہزار بچوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ قدرتی آفت مذہب اور برادری دیکھ کر نہیں آتی، اس لیے جمعیۃ علماء ہند بھی بلا تفریق مذہب و ملت متاثرین کی مدد کو اپنا انسانی فرض سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کا مقصد صرف چند دن کا راشن فراہم کرنا نہیں بلکہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد دینا ہے۔ مولانا مشتاق عنفر نے کہا کہ امداد کی تقسیم میں شفافیت اور حقیقی مستحقین تک براہ راست تعاون پہنچانا اولین ترجیح ہے۔ ان کے مطابق متاثرین کی مکمل بازآبادکاری تک امدادی سرگرمیاں جاری رہیں گی۔

## بامبے ہائی کورٹ کی ایف ڈی اے کو پھٹکار

# متاثرہ دکاندار کو ۵/لاکھ روپئے ہرجانہ ادا کرنے کا حکم

پونے کی گرونانک ڈیری اینڈ سوئیٹس نے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر ایف ڈی اے کی کارروائی کو چیلنج کیا تھا۔ دکان کے مالک نے بتایا کہ ایف ڈی اے کی کارروائی کی وجہ سے اسے 74.8 لاکھ روپے کا معاشی نقصان ہوا ہے۔ بامبے ہائی کورٹ نے مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کو حکم دیا ہے کہ وہ پونے کی ایک ڈیری اور مٹھائی فروخت کرنے والے کو 5 لاکھ روپے ہرجانے کے طور پر ادا کرے۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے مٹھائی کی دکان کا لائسنس 98 فیصد ضوابط کی پابندی کیے جانے کے باوجود معطل رکھنے پر بھی ایف ڈی اے کو سخت پھٹکار لگائی۔ قائم مقام چیف جسٹس رویندر گھگے اور جسٹس گوتم اکھنڈ نے 12 جون کے معطلی حکم کو فوری طور پر منسوخ کر دیا اور وڈگاؤں شیری واقع گرونانک ڈیری اینڈ سوئیٹس کو اپنا ریٹیل کاروبار دوبارہ شروع کرنے کی آزادی دے دی۔ واضح رہے کہ پونے کی گرونانک ڈیری اینڈ سوئیٹس نے بامبے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر ایف ڈی اے کی کارروائی کو چیلنج کیا تھا۔ دکان کے مالک نے بتایا کہ ایف ڈی اے کی کارروائی کی وجہ سے اسے 74.8 لاکھ روپے کا معاشی نقصان ہوا ہے۔ قائم مقام چیف جسٹس رویندر گھگے اور جسٹس گوتم اکھنڈ پر مشتمل بنچ نے ایف ڈی اے کی پالیسی کو عجیب اور ناقص قرار دیا۔ بنچ نے دکاندار کو کاروبار دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دیتے ہوئے ایف ڈی اے کو ایک ماہ کے اندر دکان کے مالک کو 5 لاکھ روپے ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے کہا کہ آپ کی نیت قابل تعریف ہے لیکن جب آپ کو 98 فیصد ضوابط کی پابندی کا علم ہوگیا تھا تو لائسنس کی معطلی فوراً منسوخ کر دینی چاہیے تھی۔ دکاندار کا لائسنس 11 جون کو پیش آئے فوڈ پوائزننگ کے واقعے کے بعد معطل کیا گیا تھا۔ عرضی کے مطابق 12 جون کو ایف ڈی او نے اس کا فوڈ لائسنس معطل کر دیا اور اصلاح کا نوٹس دیے یا سماعت کا موقع دیے بغیر کاروبار بند کرنے کا حکم دے دیا۔ 13 جولائی کو فوڈ سیفٹی افسر کے دوبارہ معائنے میں دکان نے 98 فیصد ضوابط کی پابندی حاصل کر لی لیکن اس کے باوجود معطلی کا حکم برقرار رہا۔ 15 جولائی کو ایف ڈی اے کمشنر کے سامنے اپیل دائر کی گئی لیکن اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا، جس کے بعد دکاندار نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ گرونانک ڈیری اینڈ سوئیٹس کی جانب سے وکیل ابھجیت دیسائی نے پونے کے پنڈ پنجاب معاملے کا حوالہ دیا جس میں ہائی کورٹ نے 16 جولائی کو کہا تھا کہ نئے معائنے میں 100 فیصد ضوابط کی پابندی کی تصدیق ہونے کے بعد معطلی کا حکم از خود غیر مؤثر ہو جاتا ہے۔ ججوں نے یاد دلایا کہ اس سے قبل انہوں نے کہا تھا کہ ایف ڈی اے کی نیت قابل تعریف ہے اور کم از کم کوئی محکمہ تو کارروائی کے لیے آگے آیا ہے لیکن آپ حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ 98 فیصد ضوابط کی پابندی دیکھتے ہی آپ کو لائسنس کی معطلی فوراً منسوخ کر دینی چاہیے تھی۔ سرکاری وکیل نے کہا کہ معطلی کے خلاف عرضی گزار کی اپیل کمشنر کے سامنے زیر التوا ہے۔ 11 اگست کو اس پر سماعت مکمل ہو چکی ہے اور فیصلہ محفوظ کر لیا گیا ہے۔ تاہم ججوں نے کہا کہ یہ واضح اور سراسر من مانی اور عجیب پالیسی ہے۔ قائم مقام چیف جسٹس گھگے نے کہا کہ ”ایک بار 98 فیصد ضوابط کی پابندی ثابت ہو جانے کے بعد آپ کہتے ہیں کہ اب اپیل دائر کرو، یہ کیا طریقہ ہے؟ شہریوں کو پریشان کرنا۔“ عدالت کی جانب سے دکان کی روزانہ آمدنی کے بارے میں پوچھے جانے پر دیسائی نے بتایا کہ یہ تقریباً 25 ہزار روپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضوابط کی پابندی ثابت ہونے کے بعد 34 دن گزر چکے ہیں اور دکاندار کو تقریباً 8.5 لاکھ روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ریاست کو اپیل زیر التوا ہونے کا کمزور بہانہ نہیں بنانا چاہیے تھا۔ عرضی گزار کی جانب سے 98 فیصد ضوابط کی پابندی حاصل کیے جانے کے بعد معطلی کا حکم فوری طور پر منسوخ کیا جانا چاہیے تھا۔ ایف ڈی اے کی تعمیلی رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت نے ایف ڈی اے کو عرضی گزار کے نقصان کی تلافی کے لیے 5 لاکھ روپے ادا کرنے کی ہدایت دینا مناسب سمجھا۔ ایف ڈی اے 30 دن کے اندر یہ رقم ہائی کورٹ میں جمع کرائے گا اور عرضی گزار اسے نکالنے کے لیے آزاد ہوگا۔

## ایس آئی آر کے تعلق سے سیاسی پارٹیوں کی بے رخی!

پیر کو مہاراشٹر میں ایس آئی آر کا آخری دن تھا۔ الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر کے کام کیلئے ۳۰/جون سے ۲۹/جولائی تک کی مدت مقرر کی تھی لیکن کام کی زیادتی کو دیکھتے ہوئے پہلے اس میں ۸/اگست تک کی توسیع کی گئی اس کے بعد ۱۷/تاریخ تک مہلت دی گئی۔ اب یہ مدت ختم ہو چکی ہے لیکن اس دوران سیاسی پارٹی کی کارکردگی مایوس کن رہی بلکہ ووٹروں کے معاملے میں ان کی بے رخی دیکھنے کو ملی۔ یاد رہے کہ الیکشن کمیشن نے ووٹروں کی رہنمائی اور بی ایل اوز (بوتھ لیول آفیسر) کی کارکردگی پر نظر رکھنے کیلئے سیاسی پارٹیوں سے گزارش کی تھی وہ اپنی طرف سے ہر ایک بی ایل او کیلئے ایک بی ایل اے (بوتھ لیول ایجنٹ) مقرر کریں تا کہ کسی کو یہ شکایت نہ رہے کہ ایک مخصوص طبقے کے ووٹروں کے نام کاٹ دیئے گئے ہیں۔ حیران کن طور پر بی ایل اے نامزد کرنے کے معاملے میں مہاوکاس اگھاڑی نے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی جبکہ زعفرانی خیمے نے بڑے پیمانے پر بی ایل اے نامزد کئے۔ یاد رہے کہ عام ووٹروں میں یہ تشویش تھی کہ ایس آئی آر کے بہانے ایسے لوگوں کے نام ووٹنگ لسٹ سے ہٹا دیئے جائیں گے جو مہایوتی کو ووٹ نہیں دیتے۔ اسی تشویش کو دور کرنے کیلئے الیکشن کمیشن نے سیاسی پارٹیوں سے گزارش کی تھی کہ وہ اپنے طور پر ہر بی ایل او کے ساتھ ایک بی ایل اے نامزد کریں جو اس کام میں بی ایل او کا تعاون کرے اور عوام کی رہنمائی کرے تا کہ انہیں کوئی دقت نہ ہو لیکن اس موقع کا فائدہ اٹھا کر ووٹروں کو راحت دلانے کے معاملے میں زعفرانی خیمہ آگے دکھائی دیا جبکہ سیکولر فورس اس پیمانے پر دلچسپی نہیں دکھائی جتنی کی توقع کی جا رہی تھی۔ ریاست کے کل ایک لاکھ ۵۳/ہزار پولنگ بوتھ پر بی ایل اے نامزد کئے جانے تھے۔ ان میں بی جے پی نے بازی مار لی اور سب سے زیادہ ۹۴/فیصد پولنگ بوتھ پر اس نے بی ایل اے نامزد کئے جبکہ اس کی حلیف شیوسینا (شندے) نے ۶۹/فیصد پولنگ بوتھوں پر اپنے بی ایل اے تعینات کئے۔ جبکہ سونیترا پوار کی قیادت والی این سی پی نے صرف ۲۶/فیصد پولنگ بوتھوں پر اپنے بی ایل اے نامزد کئے۔ ممکن ہے کہ ان پارٹیوں نے ان علاقوں میں اپنے بی ایل اے تعینات کئے ہوں جہاں سے انہیں ووٹ ملنے کی امید ہو۔ اس لئے تینوں پارٹیوں کے اعداد و شمار میں تفاوت نظر آ رہا ہو۔ دوسری طرف مہاوکاس اگھاڑی کی تینوں پارٹیوں میں اس تعلق سے بے رخی نظر آئی۔ ان میں کانگریس نے ۵۲/فیصد بی ایل اے نامزد کئے جو کہ مہا وکاس اگھاڑی میں سب سے زیادہ ہیں۔ اس کے بعد شیوسینا (ادھو) نے ۴۳/فیصد مقامات پر اپنے کارکنان کو بطور بی ایل اے نامزد کیا۔ جبکہ شرد پوار کی این سی پی نے انتہائی کم یعنی صرف ۱۷/فیصد مقامات پر ہی بی ایل اے تعینات کئے۔ ایم این ایس نے بھی بی ایل اے نامزد کئے تھے مگر صرف ۸/فیصد۔ یاد رہے کہ بی ایل اے کو یہ ذمہ داری دی گئی تھی کہ وہ ووٹروں کی میپنگ سے لے کر فارم بھرنے اور جمع کروانے کے معاملے میں رہنمائی کرے۔ اگر ناموں یا پتوں میں کوئی غلطی ہو تو اسے دور کرنے میں مدد کرے۔ اگر کسی کا نام دوبارہ درج ہو یا، کسی کا پتہ بدل گیا ہو، یا کوئی ووٹر گزر گیا ہو تو اس تعلق سے الیکشن کمیشن کو آگاہ کرے۔ یاد رہے کہ ناموں کی خامیوں کے باعث نام کٹنے کا خدشہ مہاوکاس اگھاڑی کے ووٹروں میں زیادہ تھا لیکن اگر الیکشن کمیشن کے اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان پارٹیوں نے بی ایل اے نامزد کرنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی۔

## ریلوے میں پینے کے پانی کی کوالیٹی بہتر کرنے کی جانب ٹھوس اقدامات کا دعوی

### ریلوے بورڈ کی سطح پر ایکشن۔ ۲۰/ہزار مقامات پر فلٹریشن سسٹم نصب کئے جائیں گے

مسافروں کی شکایتوں اور سی اے جی کی رپورٹ کے بعد ریلوے بورڈ کی سطح پر ایکشن۔ ۲۰/ہزار مقامات پر فلٹریشن سسٹم نصب کئے جائیں گے۔ مسافروں کی شکایت پر پینے کے پانی کے معیار کے تعلق سے سی اے جی کی رپورٹ میں ان شکایات کی تصدیق کے بعد مرکزی وزیر ریل اشونی ویشنو، سی آر بی، سی ای او اور دیگر اعلیٰ حکام کے ذریعہ پورے دن جائزہ لیا گیا۔ اس میں طے پایا کہ پینے کے صاف پانی اور کوالیٹی کو بہتر بنانے کے لئے فوری اصلاحی اقدامات ضروری ہیں تا کہ ریلوے میں مسافروں کو پینے کا صاف و شفاف اور معیاری پانی میسر آ سکے۔ کئے جانے والے اقدامات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ (۱) نئے ’ٹینک ٹو ٹیپ‘ واٹر فلٹریشن سسٹم تقریباً ۲۰/ہزار مقامات پر نصب کئے جائیں گے۔ ان میں واٹر کولر بھی شامل ہیں۔ اس کے ذریعے پورے ریلوے نیٹ ورک میں تقریباً ۲۰/ہزار مقامات پر واٹر فلٹریشن اور نگرانی کا ایک جامع نظام نافذ کیا جائے گا۔ (۲) پانی کے ٹینکوں کی تبدیلی۔ (۳) پانی جمع کرنے اور سپلائی کرنے والے مقامات پر پانی کے معیار کی باقاعدہ جانچ کی جائے گی۔ (۴) اسٹوریج ٹینک کی بروقت صفائی اور دیکھ بھال۔ (۵) بورڈ کی سطح سے اس کی براہ راست نگرانی کی جائے گی۔ ریلوے انتظامیہ کی جانب سے بتایا گیا کہ یہ کارروائی سی اے جی کی طرف سے نشاندہی کی گئی تمام کمیوں کو دور کرنے اور سفر کے تجربے کو بہتر بنانے کے لئے ایک بڑی مہم کا حصہ ہے۔ ویسٹرن اور سینٹرل ریلوے میں افسران سے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ چھوٹے بڑے ۲۰۰/ سے زائد اسٹیشنوں اور ریلوے کے دوسرے حصوں میں پانی سپلائی کیا جاتا ہے اور کئی جگہ پانی ذخیرہ کیا جاتا ہے، اس کے تحت یہاں بھی خصوصی نگرانی اور دیکھ ریکھ کی جائے گی۔ ایک سینئر افسر کے مطابق اب تک یہ نظام ڈویژن کی سطح پر ہوا کرتا تھا اور شکایات کا ازالہ کیا جاتا تھا، اس میں تساہل بھی ہوتا تھا مگر پہلی مرتبہ ریلوے بورڈ کی جانب سے نگرانی کی جائے گی اور باقاعدہ رپورٹ منگوائی جائے گی۔ اس سے مزید بہتر اصلاح کی امید ہے۔ ریلوے میں خاص طور پر طویل مسافتی ٹرینوں میں دوران سفر اس طرح کی شکایات عموماً زیادہ ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بوتل بند پانی کی فروخت کے نام پر زیادہ تر غیر معیاری پانی سپلائی کئے جانے کی بھی بارہا شکایت ملتی رہیں۔ اس پر بھی اس اقدام سے روک لگنے کی امید ہے۔

## این ڈی اے میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں

# اپوزیشن میں رہ کر کام کریں گے: شرد پوار کی وضاحت

وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے شرد پوار کی ملاقات کے بعد سیاسی حلقوں میں سوال پوچھا جا رہا تھا کہ کیا شرد پوار کی پارٹی این ڈی اے اتحاد میں شامل ہونے جا رہی ہے؟ وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے شرد پوار کی ملاقات کے بعد سیاسی حلقوں میں سوال پوچھا جا رہا تھا کہ کیا شرد پوار کی پارٹی این ڈی اے اتحاد میں شامل ہونے جا رہی ہے؟ شرد پوار نے پارٹی کے ضلع صدور کی دو روزہ میٹنگ میں اس تعلق سے پوچھے گئے تمام سوالات کا جواب دیا۔ پوار نے اس موقع پر این ڈی اے میں شمولیت کی خبروں کی واضح طور پر تردید کی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی سے ملاقات ذاتی یا سیاسی وجوہات کی بنا پر نہیں تھی بلکہ عوام اور ریاست کے مسائل کیلئے تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپوزیشن میں رہ کر لڑیں گے۔ شرد پوار کے اس بیان کے بعد این سی پی کے ین ڈی اے میں شامل ہونے کے تمام امکانات اور بحث ختم ہوگئی ہے۔ یاد رہے کہ شرد پوار نے گزشتہ دنوں وزیر اعظم نریندر مودی سے دو بار ملاقات کی تھی۔ اس کے بعد سپریہ سلے نے اپنی پارٹی کے تمام اراکین پارلیمان کے ساتھ مودی سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ سلے نے بجرنگ سوناونے کے ساتھ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے بھی ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں کے سبب شرد پوار کی پارٹی کے بی جے پی میں شامل ہونے کی بحث تیز ہوگئی۔ لیکن اب شرد پوار نے واضح کر دیا ہے کہ وہ اپوزیشن میں ہی رہیں گے۔ این سی پی (شرد) کے ضلعی صدور کی دو روزہ میٹنگ سنیچر اور اتوار کو منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں ودربھ، مغربی مہاراشٹر، شمالی مہاراشٹرا اور مراٹھواڑہ کے اضلاع کا جائزہ لیا گیا۔ اسی دوران پارٹی کے بعض ضلعی صدور نے سوال اٹھایا ”کیا این سی پی این ڈی اے میں شامل ہوگی؟“ ذرائع نے مطلع کیا ہے کہ شرد پوار نے اس سلسلے میں واضح پیغام دیتے ہوئے کہا کہ ”ہم اس (بی جے پی) کے خلاف ہیں، کسی کو الجھن میں نہیں رہنا چاہئے، بھرپور طریقے سے کام کریں۔ ہم این ڈی اے میں نہیں جا رہے ہیں۔ دریں اثنا، سپریا سلے نے پارلیمنٹ کے حال ہی میں ختم ہونے والے مانسون اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے عہدیداروں کی توجہ پارٹی کے حکومت مخالف موقف کی طرف مبذول کروائی۔ انہوں نے کہا ”ہم پارلیمنٹ میں اسی طاقت کے ساتھ عام آدمی کے مسائل کیلئے لڑ رہے ہیں، ہمیں اب سڑکوں پر لڑنا ہے، لہٰذا حکومت کے خلاف پارٹی کے موقف پر کارکنان میں ابہام پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ سپریا سلے نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ جلد ہی پورے مہاراشٹر کا دورہ کریں گی۔ انہوں نے پارٹی عہدیداروں سے کہا کہ عوام کے مسائل پر جارحانہ طریقے سے لڑیں، ضلع میں تمام خالی اسامیوں کو فوری طور پر پُر کریں اور کام شروع کریں، انہوں نے ضلعی صدور کو واضح ہدایات دی ہیں۔ سنیچر اور اتوار کو منعقدہ اس دو روزہ میٹنگ میں سپریہ سلے اور ششی کانت شندے نے ریاست کے مختلف اضلاع میں پارٹی کی تنظیمی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا۔

## ممبئی: ۱۰ کلو چرس کے ساتھ بہاری آٹو رکشہ ڈرگس اسمگلر گرفتار

### باندرہ میں اے این سی ورلی یونٹ کی کارروائی، ۱۰ کروڑ ایک لاکھ کی چرس برآمد اے این سی ڈی سی پی: پرنیما چو گلے

ممبئی؛ ممبئی انٹی مارکوٹکس سیل نے ایک بہاری رکشہ ڈرائیور ڈرگس اسمگلر کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو ممبئی

میں منشیات فروشی کا نیٹ چلایا کرتا تھا ۳۱ سالہ بہاری رکشہ ڈرائیور سے متعلق انٹی نارکوٹکس سیل اے این سی کو اطلاع ملی تھی کہ ممبئی میں ایک ڈرگس اسمگلر یہاں منشیات کی خرید و فروخت کے لیے آنے والا ہے جس کی بنیاد پر اے این سی ورلی یونٹ نے جال بچھا کر باندرہ سے ایک مشتبہ شخص کو زیر حراست لیا جب اس کی تلاشی کی گئی تو اس کے قبضے سے ۱۰ کلو چرس برآمد ہوا جس کی کل مالیت ۱۰ کروڑ ایک لاکھ روپے بتائی جاتی ہے۔ مذکورہ بالا ملزم یہاں ممبئی میں ڈرگس فروخت کرنے کی غرض سے آیا تھا اس کی گرفتاری کے بعد اس کے ساتھیوں اور ڈرگس کے نیٹ ورک کا سراغ لگانے میں اے این سی سرگرداں ہوگئی ہے اس کے تین بچے بھی ہیں اور یہ بہار کا ساکن ہے اس لیے پولس اس کے بہار اور ممبئی کنکشن سے متعلق ہر پہلو پر جانچ کر رہی ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر اے این سی کی ڈی سی پی پرنیما چو گلے نے انجام دی ہے۔

## مالیگاؤں میں پانی کی سپلائی کا نظام ہوگا

# جدید اور شفاف، تین ماہ میں بڑی تبدیلی متوقع

مالیگاؤں: (نامہ نگار) شہر مالیگاؤں میں گزشتہ کئی دنوں سے پانی کی سپلائی میں جاری بے قاعدگیوں، مختلف علاقوں میں وقت پر پانی نہ پہنچنے، پائپ لائنوں میں بار بار رساؤ اور رات کے اوقات میں بھی پانی کی سپلائی جیسے مسائل سے پریشان شہریوں کے لیے اب ایک اہم خبر سامنے آئی ہے۔ مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن نے شہر کے قدیم اور پیچیدہ پانی سپلائی نظام کو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے تحت آئندہ ایک سے تین ماہ کے اندر پانی کی فراہمی کے نظام میں نمایاں تبدیلی لانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ شہر میں پانی کی مسلسل شکایات کے پیش نظر میونسپل کارپوریشن کے افسران اور برسر اقتدار اراکین کی ایک اہم میٹنگ آصف شیخ کی سرپرستی میں منعقد ہوئی، جس میں پانی سپلائی کے موجودہ نظام کا جائزہ لیتے ہوئے اسے جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے کنسلٹنٹ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مقرر کردہ کنسلٹنٹ نے شہر کا سروے مکمل کرتے ہوئے پانی کی تقسیم کے نظام میں موجود خامیوں اور مستقبل کی ضروریات کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کی ہیں، جن پر مرحلہ وار عمل درآمد کیا جائے گا۔ مالیگاؤں کارپوریشن کے سٹی انجینئر کیلاش بچھاؤ نے اس سلسلے میں تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ پندرہویں مالیاتی کمیشن کے تحت متعدد تجاویز تیار کی جا رہی ہیں اور کوشش ہے کہ ایک سے تین ماہ کے اندر شہر کے پانی سپلائی نظام کو زیادہ منظم، مؤثر اور قابل نگرانی بنایا جائے۔ نئے نظام کے تحت پانی مقررہ وقت پر فراہم کرنے، رات کے وقت غیر ضروری سپلائی روکنے اور طویل عرصے سے استعمال میں آنے والی پائپ لائنوں کے باعث پیدا ہونے والے مسائل کو دور کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ اس منصوبے کا سب سے اہم پہلو ہائیڈرولک ماڈلنگ ہوگا، جس کے ذریعے پورے شہر کے پانی کے نظام کا سائنسی اور تکنیکی جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے بعد آٹومیشن کے مرحلے میں جدید آلات نصب کیے جائیں گے، جو یہ جاننے میں مدد دیں گے کہ شہر کے کس علاقے میں کتنا پانی پہنچ رہا ہے، کتنی مقدار تقسیم ہو رہی ہے اور پانی کی سپلائی لائن کے کس حصے میں کمی یا اضافی دباؤ کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔ کمپیوٹرائزڈ انسٹرومنٹیشن کے ذریعے مختلف زونز میں پانی کے پریشر، سپلائی کی مقدار اور ممکنہ اوور فلو سمیت دیگر اہم معلومات کی مسلسل نگرانی ممکن ہوگی۔ اس جدید نظام سے پانی کی تقسیم کے عمل میں شفافیت آئے گی اور انتظامیہ کو کسی بھی خرابی کی بروقت نشاندہی کر کے فوری کارروائی کرنے میں مدد مل سکے گی۔ دوسری جانب شہر کی پرانی اور طویل عرصے سے استعمال ہونے والی پائپ لائنوں کی تبدیلی بھی اس منصوبے کا اہم حصہ ہے۔

## دی اسکالرز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج

# جوگیشوری ویسٹ میں ’ہسٹری ایگزیبیشن‘ کا انعقاد

گزشتہ دنوں دی اسکالرز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، جوگیشوری ویسٹ میں طلبہ میں تاریخی شعور اور تاریخ کے مطالعے میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے ’’History Exhibition‘‘ کا انعقاد کیا گیا۔ نمائش میں تاریخ سے متعلق مختلف معلوماتی اور تعلیمی مواد پیش کیا گیا، جس کے ذریعے طلبہ نے تاریخی واقعات، ہندوستان کی مختلف تہذیبوں اور ماضی کے اہم ادوار کو دلچسپ اور تخلیقی انداز میں پیش کیا۔ اس سرگرمی کا مقصد طلبہ کو کتابی تعلیم کے ساتھ عملی طور پر سیکھنے، تحقیق کرنے اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع فراہم کرنا تھا۔ اس موقع پر طلبہ کی کاوشوں کو سراہا گیا اور ایسی تعلیمی سرگرمیوں کو ان کی علمی و فکری ترقی کے لیے مفید قرار دیا گیا۔ ایگزیبیشن کا افتتاح قاری ندیم سرور صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ بعد ازاں پرنسپل عذرا میڈم اور مس نائلہ محفوظ صدیقی نے طلبہ سے مختصر خطاب کیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں اسکول کی تمام ٹیچرس نے بھرپور محنت اور جانفشانی سے حصہ لیا۔ خصوصاً تاریخ کی اساتذہ مس فہمیدہ، مس ثناء سید، مس مہ جبین، مس سلطانہ، مس سعدیہ، مس شگفتہ، مس اسماء اور مس صبیحہ نے نمائش کی تیاری اور کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ نمائش طلبہ کی علمی، تحقیقی اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں تاریخ اور اپنے تہذیبی ورثے سے جوڑنے کی ایک مؤثر تعلیمی کوشش ثابت ہوئی۔

## شیخ رشید انسٹی ٹیوٹ میں شام ضیافت کا انوکھا اہتمام

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں میں تعلیم کے فروغ، تعلیمی اداروں کے درمیان باہمی رابطے اور نئی نسل کے روشن مستقبل کے لیے سنجیدہ فکری و عملی کوششوں کا سلسلہ مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک اہم اور بامعنی کڑی کے طور پر شیخ رشید انسٹی ٹیوٹ مالیگاؤں اور ایچ این اے ویمنز کیئر فاؤنڈیشن کی جانب سے کل شام ایک خصوصی علمی و فکری نشست کا اہتمام کیا گیا، جس میں شہر کے معروف ماہر تعلیم مبارک کاپڑی صاحب کی خصوصی شرکت نے پروگرام کی اہمیت کو دوچند کر دیا۔ اس نشست کا بنیادی مقصد شہر کے تعلیمی ذمہ داران اور اہل علم کو ایک جگہ جمع کر کے تعلیم کے موجودہ حالات، مستقبل کی ضروریات، نئے تعلیمی تقاضوں اور طلبہ و طالبات کی بہتر رہنمائی کے حوالے سے تبادلۂ خیال کرنا، شیخ رشید انسٹی ٹیوٹ کے تعلیمی عزائم اور آئندہ کے منصوبوں سے اہل شہر کو واقف کرانا اور مالیگاؤں میں معیاری تعلیم کے فروغ کے لیے باہمی تعاون کی نئی راہیں تلاش کرنا تھا۔ یہ محض ایک عشائیہ یا رسمی ملاقات نہیں، بلکہ تعلیمی فکر، تجربے اور مستقبل کی منصوبہ بندی کو ایک دوسرے سے جوڑنے کی ایک سنجیدہ کوشش تھی۔ اس خصوصی نشست میں شہر کی ممتاز تعلیمی و سماجی شخصیت اور شیداء تعلیمی فاؤنڈیشن کے سکریٹری محترم لیاقت شیداء سر نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس موقع پر لیاقت شیداء سر نے شہر کے تمام تعلیمی اداروں کی نمائندگی کرتے ہوئے سابق رکن اسمبلی آصف شیخ کو شال اور پھولوں کا گلدستہ دے کر ان کا نہ صرف پرتپاک استقبال کیا بلکہ شیخ رشید انسٹی ٹیوٹ کے قیام کو مالیگاؤں کے تعلیمی منظرنامے میں ایک قابل قدر پیش رفت قرار دیا۔ یہاں آپ نے دوران گفتگو کہا کہ مالیگاؤں جیسے علمی اور تعلیمی شعور رکھنے والے شہر میں ایسے اداروں کی ضرورت شدت سے محسوس کی جاتی رہی ہے۔

# آزادی وطن کی خاطر دوسروں کے پسینہ سے زیادہ ہم نے خون دیا ہے: مولانا ندیم صدیقی

## فرقہ پرستی چاہے ہماری طرف سے ہو یا فریق مخالف سے نقصان ملت کا ہی ہے: مفتی سلمان منصور پوری

جالنہ: (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام مسجد حضرت بلالؓ، ماما چوک شہر جالنہ میں صبح 10 بجے تا نمازِ ظہر منعقد ہوا، اجلاس کی صدارت فخرِ مہاراشٹر صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے فرمائی، اجلاس میں علماء کرام، ائمہ مساجد، جمعیۃ علماء کے ذمہ داران، کارکنان اور بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نائب امیر الہند نواسۂ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان منصور پوری صاحب (استاذ حدیث دار العلوم دیوبند) نے تحریکِ آزادی کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دار العلوم دیوبند کے قیام کا ایک بنیادی مقصد دین کی حفاظت کے ساتھ ملک کی آزادی بھی تھا۔ اسی ادارے نے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ جیسے عظیم مجاہدِ آزادی کو تیار کیا، جن کی قیادت میں تحریکِ ریشمی رومال نے برطانوی حکومت کے ہوش اڑا دیئے۔ تحریک کی ناکامی اور طویل قید و بند کے باوجود شیخ الہندؒ کے حوصلے پست نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے اپنی سیاسی بصیرت سے برادرانِ وطن کو ساتھ لے کر آزادی کی جدوجہد کو آگے بڑھایا۔ مفتی سلمان صاحب نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء اور اکابرِ امت نے آزادیٔ وطن کے لیے بے مثال قربانیاں پیش کیں اور آزادی کے بعد بھی ملک و ملت کے مسائل کے حل، اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے مسلسل جدوجہد کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ فرقہ پرستی خواہ ہماری طرف سے ہو یا فریقِ مخالف کی جانب سے، اس کا نقصان بالآخر ملت اور ملک دونوں کو پہنچتا ہے۔ مذہب کے نام پر ملک کو تقسیم کرنا اور مذہب کی بنیاد پر سیاسی نفرت کو فروغ دینا کسی کے مفاد میں نہیں؛ ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں اتحاد، امن، بھائی چارہ اور باہمی احترام کو فروغ دیا جائے۔ صدرِ اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں جمعیۃ علماء کی تاریخی خدمات اور ملک و ملت کے مفاد میں کیے گئے اہم فیصلوں کی حکمتوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ آزادیٔ وطن کی خاطر دوسروں کے پسینے سے زیادہ ہم نے اپنا خون دیا ہے۔ انہوں نے آزادی کے بعد اقلیتوں کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کے مقابل جمعیۃ علماء کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کارکنان پر زور دیا کہ وہ پوری دل جمعی، اخلاص اور استقامت کے ساتھ قوم و ملت کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اس موقع پر انہوں نے شرکائے اجلاس سے ملک و ملت کی خدمت کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہنے کا عہد بھی لیا۔ اجلاس کا آغاز مفتی ابوبکر صاحب کی تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا، جبکہ حافظ سمیر نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کی۔ حافظ شاہد اور حافظ اعزاز الدین نے ترانہ پیش کیا، جب کہ حماد ابن مفتی عبدالرحمن صاحب نے نظم پیش کی۔ مفتی عبدالرزاق صاحب نے تمہیدی خطاب کیا۔ اجلاس کی کامیابی کے لیے مفتی عبدالرحمن صاحب، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مراٹھواڑہ کی ہدایات اور مولانا حسن ملی ندوی صاحب، صدر جمعیۃ علماء ضلع جالنہ، نیز جنرل سکریٹری مولانا رئیس احمد ملی صاحب کی نگرانی میں شہری جمعیۃ، تحصیل جمعیۃ اور زون کمیٹیوں کے ذمہ داران و کارکنان نے بھرپور محنت اور انتھک جدوجہد کی، یوم آزادی کے اس پروگرام کے ساتھ جمعیۃ علماء جالنہ اور مستقیم ہمدو لے فاؤنڈیشن کے اشتراک سے زم زم ہاسپٹل، قدیم جالنہ میں عظیم الشان بلڈ ڈونیشن کیمپ بھی منعقد کیا گیا، جس کا افتتاح حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ کیمپ میں تقریباً 250 افراد نے خون کا عطیہ دے کر انسانیت کی خدمت کی روشن مثال قائم کی۔ اجلاس کے اختتام پر حضرت مفتی سید محمد سلمان منصور پوری صاحب نے ملک میں امن و سلامتی، ملت کی سربلندی اور تمام انسانوں کے لیے خیر و عافیت کی دعاء فرمائی۔

## اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

**ہم پیش کرتے ہیں:**

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbaiiraabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

| | |
|---|---|
| صبح صادق | 05:03 |
| طلوع آفتاب | 06:19 |
| زوال آفتاب | 12:42 |
| غروب آفتاب | 07:05 |


**آج کی حدیث**

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا "ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ (خاص) حق ہیں: (۱) جب ملاقات ہو تو سلام کرے (۲) جب وہ مدعو کرے تو اس کی دعوت قبول کرے (بشرطیکہ کوئی شرعی عذر اور مانع نہ ہو) (۳) جب وہ نصیحت (یا مخلصانہ مشورہ) کا طالب ہو تو اس سے دریغ نہ کرے (۴) جب اس کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو یہ اس کو یرحمک اللہ کہے (۵) جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے (۶) جب وہ انتقال کرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔


روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 229, Wednesday- 19 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۲۹ ❁ بدھ، ۱۹ر اگست، ۲۰۲۶، ۵ر ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸


# ناتھورام گوڈسے آر ایس ایس کا فعال رکن تھا

## ساورکر کے پڑبھتیجے کا اعتراف

ساورکر کے پڑبھتیجے نے پونے کی عدالت میں بیان دیا کہ ناتھورام گوڈسے آر ایس ایس کا فعال رکن تھا، جبکہ آر ایس ایس نے ہمیشہ سے دعویٰ کیا کہ گاندھی جی کو قتل کرنے سے بہت پہلے ناتھورام گوڈسے نے آر ایس ایس چھوڑ دی تھی۔ لائیو لاء کی رپورٹ کے مطابق ہندوتوا نظریہ دان وی ڈی ساورکر کے پڑبھتیجے ستیا کی ساورکر نے پیر کو پونے کی ایک عدالت کو بتایا کہ اس کے نانا گوپال گوڈسے اور گاندھی کے قاتل ناتھورام گوڈسے راشٹریہ

سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے فعال کارکن تھے۔ واضح رہے کہ ستیا کی ساورکر نے یہ بیان کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے خلاف ہتک آمیز مقدمے کی سماعت کے دوران ایک خصوصی ایم پی/ایم ایل اے عدالت میں اپنی کراس ایگزامینیشن (جرح) میں دیا۔ آر ایس ایس، جو حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی کی نظریاتی سربراہ ہے، طویل عرصے سے کہتی آئی ہے کہ ناتھورام گوڈسے نے گاندھی کے قتل سے بہت پہلے ہی تنظیم چھوڑ دی تھی۔ بعدازاں ستیا کی ساورکر نے پیر کو پونے عدالت کے سامنے تسلیم کیا کہ گوپال گوڈسے اور وی ڈی ساورکر ان افراد میں شامل تھے جن پر گاندھی کو قتل کرنے کی سازش کا الزام تھا۔ یاد رہے کہ گوپال گوڈسے ناتھورام گوڈسے کے چھوٹے بھائی تھے، جنہوں نے ۱۹۴۸ء میں گاندھی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ گوپال گوڈسے کو قتل کی سازش میں ملوث ہونے کا مجرم پایا گیا اور اس نے ۱۸ر سال جیل میں گزارے۔ جبکہ وی ڈی ساورکر کو ثبوت کی کمی کے باعث بری کر دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ یہ مقدمہ ستیا کی ساورکر کی جانب سے اپریل ۲۰۲۳ء میں راہل گاندھی کے خلاف درج کردہ شکایت سے شروع ہوا، جس میں ان پر مارچ ۲۰۲۳ء میں لندن میں ایک تقریب کے دوران اپنے پڑچچا کے بارے میں جھوٹے اور بدنیتی پر مبنی تبصرے کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں پیر کو، ستیا کی ساورکر نے پونے عدالت میں ایک درخواست دائر کی جس میں عدالت سے کہا گیا کہ وہ کانگریس لیڈر کی آواز کا نمونہ جمع کرنے کا حکم دے، تاکہ اسے لندن میں دی گئی تقریر سے ملاپ کیا جاسکے۔ اس درخواست میں راہل گاندھی کی طرف سے پونے کو ناتھورام گوڈسے کا آبائی شہر قرار دے کر حفاظتی خدشات کی بناپر عدالت میں ذاتی حاضری سے استثنیٰ طلب کرنے کی درخواست پر بھی سوال اٹھایا گیا۔

# سپریم کورٹ نے 'پھانسی' کے موجودہ نظام کو ختم کرنے کی درخواست مسترد کردی

**عرضی گزار نے مطالبہ کیا تھا کہ موت کی سزا نافذ کرنے کیلئے ایسا طریقہ اپنایا جائے، جس میں مجرم کو کم ازکم جسمانی تکلیف ہو۔ معاملے کی سماعت جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے کی**

عرضی گزار نے مطالبہ کیا تھا کہ موت کی سزا نافذ کرنے کے لیے ایسا طریقہ اپنایا جائے، جس میں مجرم کو کم ازکم جسمانی تکلیف ہو۔ معاملے کی سماعت جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے کی۔ سپریم کورٹ نے سزائے موت پانے والے مجرموں کو پھانسی دینے کے موجودہ نظام کو ختم کرنے کا مطالبہ کرنے والی مفاد عامہ کی عرضی خارج کردی ہے۔ عدالت نے کہا کہ "موجودہ وقت میں سزائے موت دینے کے لیے پھانسی کے طریقۂ کار کو غیر آئینی نہیں قرار دیا جاسکتا۔" حالانکہ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ مرکزی حکومت چاہے تو سزائے موت نافذ کرنے کے لیے پھانسی کے علاوہ دوسرے طریقوں پر غور کرسکتی ہے۔ اطلاع کے مطابق یہ معاملہ ایڈووکیٹ رشی ملہوترا کی جانب سے دائر کی گئی مفاد عامہ کی عرضی سے متعلق تھا۔ عرضی میں سزائے موت نافذ کرنے کے طریقۂ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا گیا تھا کہ کسی شخص کو پھانسی پر لٹکا کر اس کی موت تک انتظار کرنا، کیا انسانی اور باوقار طریقہ ہے۔ عرضی گزار نے مطالبہ کیا تھا کہ موت کی سزا نافذ کرنے کے لیے ایسا طریقہ اپنایا جائے، جس میں مجرم کو کم ازکم جسمانی تکلیف ہو۔ معاملے کی سماعت جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے کی۔ عرضی میں سزائے موت پر عمل درآمد سے متعلق قانونی دفعات کو بھی چیلنج کیا گیا، خصوصاً اس نظام پر جس کے تحت سزائے موت پانے والے مجرم کو پھانسی دی جاتی ہے اور اسے موت تک رکھا جاتا ہے۔ عرضی گزار کی طرف سے پھانسی کے متبادل کے طور پر دیگر طریقوں پر غور کرنے کی دلیل دی گئی۔ ان میں 'لیتھل انجیکشن' سمیت کچھ متبادل طریقوں کا ذکر کیا گیا۔ دلیل یہ تھی کہ اگر قانون کسی شخص کو سزائے موت دیتا ہے تو اسے نافذ کرنے کا طریقہ تکلیف دہ نہیں ہونا چاہیے۔ سماعت کے دوران پروجیکٹ 39 اے کی جانب سے بھی متبادل طریقوں سے متعلق پہلوؤں پر عدالت کے سامنے دلائل پیش کیے گئے۔ دوسرے ممالک میں سزائے موت نافذ کرنے کے لیے اختیار کیے جانے والے طریقوں اور ان کے تجربات کا بھی ذکر کیا گیا۔ حالانکہ عدالت کے سامنے یہ بات بھی رکھی گئی کہ پھانسی کے متبادل کے طور پر تجویز کیے گئے طریقوں میں بھی کچھ عملی، طبی اور انسانی چیلنجز موجود ہیں۔ مرکزی حکومت کی جانب سے اٹارنی جنرل آر وینکٹ رمن پیش ہوئے۔ حکومت نے عدالت کو بتایا کہ سزائے موت نافذ کرنے کے متبادل طریقوں کے حوالے سے ماہرین کی سطح پر غور کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مستقبل میں حکومت سائنسی اور طبی بنیادوں پر پھانسی کے متبادل تلاش کرسکتی ہے۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے پھانسی دینے والے جلاد پر پڑنے والے ذہنی اثرات کے پہلو پر بھی توجہ دی۔ عدالت نے اس عمل سے وابستہ دیگر انسانی پہلوؤں پر بھی غور کیا۔

### سنگین مجرمانہ ریکارڈ والوں کو چھوڑ کر دیگر طلبا کے خلاف کارروائی پر سپریم کورٹ کی روک

نئی دہلی: جنتر منتر پر 20 جولائی کو احتجاج کرنے والے طلبا کے خلاف پولیس کارروائی کے معاملے میں سپریم کورٹ نے منگل کو اہم حکم جاری کیا۔ عدالت نے کہا کہ قتل، عصمت دری اور پوکسو جیسے سنگین جرائم کے مقدمات والے افراد کو چھوڑ کر دیگر مظاہرین کے خلاف احتجاج سے متعلق کوئی تعزیری کارروائی نہ کی جائے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے بھی عدالت کی اس ہدایت سے اتفاق کیا۔ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ جنتر منتر پر موجود طلبا پرامن طریقے سے اپنے مسائل اٹھانے کے لیے احتجاج کررہے تھے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ عدالت پرامن مظاہرین کے خلاف نہیں ہے، البتہ ایسے افراد جن کا مجرمانہ پس منظر سنگین اور عادتاً جرائم سے متعلق ہے، ان کی جانچ کی جاسکتی ہے۔ سالیسٹر جنرل نے عدالت کو بتایا کہ پولیس نے اب تک 2873 ایسے افراد کی شناخت کی ہے جن کے خلاف مجرمانہ ریکارڈ موجود ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جھڑپ کے دوران 200 سے زیادہ پولیس اہلکار شدید زخمی ہوئے۔

# شام: بشارالاسد کے کزن کو جنگی جرائم کی پاداش میں سزائے موت

## شام کی ایک عدالت نے سابق صدر بشارالاسد کے کزن کو جنگی جرائم کی پاداش میں سزائے موت سنائی

شام کی ایک عدالت نے سابق صدر بشارالاسد کے کزن کو جنگی جرائم کی پاداش میں سزائے موت سنائی، یہ الاسد خاندان کے کسی بھی فرد کے خلاف ذاتی حاضری میں پہلی سزائے موت ہے۔ شامی عدالت نے معزول حکمراں بشار الاسد کے کزن وسیم الاسد کو ملک کے قریباً ۱۴ر سالہ تنازع کے دوران کیے گئے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کا مجرم قرار دے کر سزائے موت سنائی۔ جیسا کہ شامی عرب نیوز ایجنسی (سانا) نے منگل کو بتایا کہ دمشق کی چوتھی فوجداری عدالت نے وسیم الاسد کو متعدد پیشگی قتل، تشدد اور سفاکی کی کارروائیوں سمیت متعدد الزامات میں مجرم پایا۔ جج فخرالدین العریان نے کہا کہ جرائم میں "تشدد اور سفاکی کے ساتھ قتل" شامل تھے اور انہیں انسانیت کے خلاف جرائم اور جنگی جرائم قرار دیا گیا۔ سماعت کی فوٹیج میں وسیم الاسد کو ملزمان کے پنجرے میں دکھایا گیا، جب ججوں نے ذاتی مقدمے کی سماعت کے بعد یہ سزا سنائی۔ جبکہ کہ یہ فیصلہ انہیں الاسد خاندان کا پہلا رکن بناتا ہے جسے دسمبر ۲۰۲۴ء میں بشارالاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد شامی عدالت میں ذاتی طور پر پیش ہونے پر سزائے موت ملی ہے۔ بشارالاسد اور ان کے بھائی مہر الاسد کو بھی سزائے موت سنائی گئی ہے، لیکن ان کی غیر حاضری میں سماعت ہوئی تھی۔ واضح رہے کہ بشار الاسد کو عوامی بغاوت کا سامنا تھا، جس کے خلاف ان کی انتظامیہ نے بڑے پیمانے پر کارروائی کی تھی، جس میں ہزاروں مظاہرین کی ہلاکت ہوئی تھی، اس کے علاوہ ہزاروں مخالفین کو جیلوں میں ڈالا گیا تھا، تاہم آخرکار باغیوں کے پیش قدمی کے بعد دسمبر ۲۰۲۴ء میں اپنی الاسد حکومت کا خاتمہ ہوگیا، اور خود بشارالاسد روس فرار ہوگئے۔ بعد ازاں وسیم الاسد کے خلاف یہ فیصلہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب شام کی نئی حکومت سابق عہدیداروں اور الاسد حکومت سے وابستہ شخصیات کے خلاف تنازع کے دوران مبینہ جرائم کے سلسلے میں قانونی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

# پاکستان: سپریم کورٹ نے سابق وزیراعظم عمران خان کو اسپتال میں داخل کرانے کا دیا حکم

**سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت جیل میں بند عمران خان کو اگلے چند دنوں میں مکمل طبی معائنے کیلئے اسلام آباد کے شفا انٹرنیشنل اسپتال میں داخل کرایا جائے گا۔**

پاکستان کے سپریم کورٹ نے اڈیالہ جیل میں قید سابق وزیراعظم عمران خان کو مناسب علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرانے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے منگل (18) کو یہ حکم سنایا۔ فیصلے کے تحت جیل میں بند عمران خان کو اگلے چند دنوں میں مکمل طبی معائنے کے لیے اسلام آباد کے شفا انٹرنیشنل اسپتال میں داخل کرایا جائے گا۔ جسٹس شاہد وحید کی سربراہی میں سپریم کورٹ کی 3 رکنی بنچ نے یہ حکم پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کو اسپتال میں داخل کرانے اور انہیں اہل خانہ سے ملاقات کی اجازت دینے کا مطالبہ کرنے والی متعدد عرضیوں پر سماعت کے دوران دیا۔ پاکستان کے معروف اخبار 'ڈان' نے جسٹس وحید کے حوالے سے کہا کہ "بنیادی حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم قیدی کی صحت اور سلامتی یقینی بنانے کے لیے یہ حکم جاری کررہے ہیں۔" عدالت نے کہا کہ یہ حکم عمران خان کی صحت، حق زندگی اور طبی سہولیات تک رسائی کی آئینی ضمانت کو مدنظر رکھتے ہوئے جاری کیا جارہا ہے۔ افسران کو یہ بھی ہدایت دی گئی کہ عمران خان اور ان کے اہل خانہ کے درمیان ہر ہفتے ملاقات کا انتظام کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دینے کا حکم دیا گیا ہے، جس میں ان کے ذاتی معالج اور ان کی بہن عظمیٰ خان بھی شامل ہوں گی۔ یہ فیصلہ اڈیالہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے عمران خان (اگست 2023 سے اڈیالہ جیل میں بند ہیں) کی صحت سے متعلق جمع کرائی گئی رپورٹ کے بعد سنایا گیا۔ 'ڈان' نے نتائج کے ساتھ منسلک ایک ضمیمے کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (پی آئی ایم ایس) کے ڈاکٹر اختر علی بندے شاہ نے یکم اگست کو عمران خان کا معائنہ کیا تھا۔ اس دوران ان کا بلڈ پریشر غیر متوازن ہونے، دل کی دھڑکن تیز ہونے، سر درد اور بے چینی کی شکایات درج کی گئی تھیں۔ 'ڈان' کی رپورٹ کے مطابق عمران خان نے مبینہ طور پر اپنی طبی علامات اور ذہنی دباؤ کی وجہ اپنی اہلیہ، اہل خانہ اور سماجی رابطوں میں کمی کو قرار دیا۔ ان کا الزام تھا کہ انہیں اخبارات اور ٹیلی ویژن تک رسائی بھی نہیں دی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر نے عمران خان کا ذہنی دباؤ کم کرنے کے لیے کچھ مؤثر اقدامات اٹھانے کا مشورہ دیا، جن میں انہیں اپنی اہلیہ سے زیادہ سے زیادہ بار ملاقات کی اجازت دینا اور مطالعے کا سامان فراہم کرنا شامل ہے۔

## مختصر مگر اہم خبریں

### کولکاتہ: مسلسل بارش کے سبب ۲۰۰ر سال پرانی عمارت منہدم

کے ایم سی کی کمشنر اسمتا پانڈے نے کہا کہ 'صبح تقریباً 6 بجے عمارت کا ایک حصہ گر گیا۔ پوری عمارت نہیں گری۔ اس واقعے میں ایک خاتون کی موت ہوگئی۔ ملبے میں پھنسے تمام افراد کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا ہے' کولکاتا کے شمالی علاقے میں رات بھر ہونے والی شدید بارش کے بعد منگل کی علی الصبح 200 سال پرانی ایک عمارت کا ایک حصہ منہدم ہوگیا۔ حادثے میں ایک خاتون کی موت ہوگئی، جبکہ 19 افراد ملبے میں پھنس گئے تھے۔ ملبے سے برآمد ہونے والی لاش کی شناخت ارمیلا شا کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ مکان شمالی کولکاتا کے شملہ-بیڈن اسٹریٹ علاقے میں برج دلال اسٹریٹ پر واقع ہے۔ یہ جگہ گرش پارک اور چترنجن ایونیو کے قریب ایک انتہائی مصروف علاقے میں واقع ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق ارمیلا شا صبح کسی کام سے گھر سے باہر نکلنے ہی والی تھیں کہ اچانک پوری عمارت دھڑام سے گرگئی اور وہ موقع پر ہی ملبے تلے دب گئیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی مغربی بنگال فائر بریگیڈ، ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ اور این ڈی آر ایف کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ ٹیمیں ملبے میں پھنسے دیگر 19 افراد کو نکالنے میں کامیاب ہوگئیں۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ تقریباً 200 سال پرانی 3 منزلہ عمارت تھی اور اس میں آمدورفت کے لیے صرف ایک ہی راستہ تھا۔ کولکاتہ میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) نے اس مکان کو کافی عرصہ پہلے ہی 'خستہ حال اور خالی کرنے کے قابل' قرار دے دیا تھا۔ اس کے باوجود یہاں 20 افراد رہ رہے تھے۔ مکان کے سامنے والی گلی بہت تنگ ہے، جس کی وجہ سے امدادی ٹیموں کو راحت اور بچاؤ کے کام میں کافی دشواری پیش آرہی ہے۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ صبح اچانک تیز آواز سنائی دی تو پورے علاقے کے لوگ خوف زدہ ہوگئے۔ جب لوگ دوڑ کر موقع پر پہنچے تو دیکھا کہ رات بھر کی بارش کے بعد مکان منہدم ہوچکا تھا۔ ملبے کے نیچے ارمیلا شا کی لاش نظر آئی۔ کے ایم سی کو اطلاع دی گئی جس کے بعد لاش نکالی گئی۔ بتایا جارہا ہے کہ ان کے شوہر اور بیٹے بھی ملبے میں پھنسے 19 افراد میں شامل تھے۔ کے ایم سی کے افسران نے پہلے بھی اس عمارت کو خالی کرنے یا مکمل مرمت کرانے کی کئی بار ہدایت دی تھی۔ کچھ پرانے مکینوں نے میونسپل کارپوریشن کی بات مان کر مکان خالی کر دیا تھا، لیکن باقی لوگ وہیں رہتے رہے۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) کی کمشنر اسمتا پانڈے نے کہا کہ "صبح تقریباً 6 بجے عمارت کا ایک حصہ گر گیا۔ پوری عمارت نہیں گری۔ اس واقعے میں ایک خاتون کی موت ہوگئی۔ ملبے میں پھنسے تمام افراد کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا ہے اور بڑی حد تک ملبہ ہٹا دیا گیا ہے۔ باقی ملبہ ہٹانے کا کام جاری ہے۔

### یوم آزادی تقریب میں تریشا کی شرکت پر تاملناڈو میں سیاسی تنازعہ

چینائی: تمل ناڈو میں اداکارہ تریشا کرشنن کی چیف منسٹر سی جوزف وجے کی جانب سے 15 اگست کو فورٹ سینٹ جارج میں منعقدہ یوم آزادی تقریب میں شرکت پر سیاسی تنازعہ پیدا ہوگیا ہے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے رہنما آر بی ادے کمار نے تقریب میں تریشا کو اگلی صف میں نشست دیے جانے پر وجے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اس انتظام پر سوال اٹھایا ہے۔ تریشا نے تمل ناڈو کے چیف منسٹر کی حیثیت سے وجے کی پہلی یوم آزادی پرچم کشائی کی تقریب میں شرکت کی۔ انہیں اگلی صف میں وجے کے والدین ایس اے چندر شیکھر اور شوبا چندر شیکھر کے ساتھ بیٹھے دیکھا گیا، جبکہ تریشا کی والدہ اوما کرشنن بھی تقریب میں موجود تھیں۔ تقریب کی تصاویر اور تریشا کی موجودگی نے سوشل میڈیا پر خاصی توجہ حاصل کی۔ اے آئی اے ڈی ایم کے رہنما ادے کمار نے سرکاری تقریب میں وجے کے قریبی افراد کو نمایاں مقام دیے جانے پر اعتراض کیا۔ انہوں نے مبینہ طور پر تریشا کی موجودگی کو تمل ناڈو کے لیے "بدقسمتی" قرار دیتے ہوئے سوال اٹھایا کہ سرکاری تقریب میں اس طرح کی نشست اور انتظام نوجوان نسل کو کیا پیغام دے گا۔ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ ریاست کے ایک اہم سرکاری پروگرام میں فلمی شخصیات یا چیف منسٹر کے قریبی افراد کو اس قدر نمایاں مقام دینا تمل ناڈو کی روایات اور وقار کے مطابق ہے یا نہیں۔ تریشا اور وجے کئی تمل فلموں میں ایک ساتھ کام کرچکے ہیں اور دونوں کی طویل پیشہ ورانہ وابستگی اکثر عوامی توجہ کا مرکز رہی ہے۔

# یوپی میں مسلسل بارش، ندیوں میں طغیانی، ادیشہ اور بنگال بھی بے حال

**ادیشہ کے وزیراعلیٰ کا متاثرہ علاقوں کا دورہ، ہریانہ، پنجاب میں شدید بارش کا الرٹ، ۲۳ر اگست تک بارش کا سلسلہ جاری رہنے کا امکان**

ملک کے مختلف حصوں میں بارش کی شدت نے تباہی مچا رکھی ہے۔ ان میں اتر پردیش، بہار، مدھیہ پردیش، آسام، ادیشہ، مغربی بنگال، پنجاب اور ہریانہ سمیت کئی ریاستیں ہیں جہاں سیلابی صورتحال سے عوامی زندگی مفلوج ہوکر رہ گئی ہے۔ یوپی کے کئی اضلاع میں تیز بارش کا سلسلہ جاری ہے، جس کی وجہ سے کئی ندیوں میں طغیانی ہے۔ اسی درمیان بارہ بنکی میں ایک خاتون کے ہلاک ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ اسی طرح بنگال اور ادیشہ کے بھی کئی علاقوں میں پانی بھرا ہے۔ اتر پردیش میں محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے مشرقی اور مغربی دونوں علاقوں میں بارش اور گرج چمک کے ساتھ تیز بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ لکھنؤ کے موسمیاتی مرکز کے مطابق پیر کو مغربی اتر پردیش میں کئی مقامات اور مشرقی اتر پردیش میں تقریباً تمام ہی مقامات پر تیز بارش کا امکان ہے۔ محکمے کے مطابق کہیں کہیں بادل گرجنے، بجلی گرنے اور شدید سے انتہائی شدید بارش کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ مرکزی آبی کمیشن کے تازہ بلیٹن کے مطابق ریاست کی اہم ندیوں کی سطح آب بھی بڑھ رہی ہے۔ گھاگھرا ندی میں انتہائی سطح ۹۱ء۳۷ر میٹر کے مقابلے ۹۲ء۶۸ر میٹر پر بہہ رہی ہے اور مسلسل بڑھ رہی ہے۔ کمیشن نے اگلے ۲۴ر گھنٹوں میں اس کے ۹۲ء۹۵ر میٹر تک پہنچنے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح ادیشہ میں بھی حالات خراب ہیں۔ کئی اضلاع پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ وزیراعلیٰ ماجھی نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ کچھ یہی کیفیت مغربی بنگال کی بھی ہے۔ وہاں پر کولکاتا کے کئی علاقوں میں پانی بھر گیا ہے جس کے باعث ٹریفک بری طرح متاثر ہوا۔ موسمیاتی مرکز نے اگلے ۲۴ر گھنٹوں میں کولکاتا میں مزید تیز بارش کی وارننگ دی ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق گرج چمک کے ساتھ وقفے وقفے سے ہلکی سے درمیانی اور تیز بارش ہوسکتی ہے۔ آئی ایم ڈی نے ہریانہ اور پنجاب میں آئندہ کئی دنوں تک بارش کی سرگرمیاں جاری رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ بعض دنوں میں مختلف مقامات پر شدید بارش کا بھی امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ اس دوران پیر کو جمنا نگر میں سب سے زیادہ ۶ر اور کرنال میں ۴ر سینٹی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی۔ اطلاع کے مطابق یوپی کے بارہ بنکی ضلع میں مسلسل ہونے والی بارش کے دوران پیر کی صبح ایک دردناک حادثے میں کچی دیوار گرنے سے ایک معمر خاتون کی موت ہوگئی۔

### اندور: اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت بنائی گئی سڑک دھنسنے کا واقعہ

## تعمیر پر خرچ ہوئے تھے ۴۰ر کروڑ

نئی پانی کی لائن کی جانچ کے دوران اچانک سڑک کے نیچے سے پانی تیز دباؤ کے ساتھ باہر نکلنے لگا، جس کے بعد سڑک کا ایک بڑا حصہ دھنس گیا۔ واقعے کے بعد تعمیراتی کام کے معیار پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ مدھیہ پردیش کے اندور میں گوراکنڈ چوراہے کے قریب اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت بنائی گئی سڑک کا بڑا حصہ اچانک دھنس گیا۔ سڑک کی تعمیر پر تقریباً 40 کروڑ روپے خرچ کیے گئے تھے۔ نئی پانی کی لائن کی جانچ کے دوران اچانک سڑک کے نیچے سے پانی تیز دباؤ کے ساتھ باہر نکلنے لگا، جس کے بعد سڑک کا ایک بڑا حصہ دھنس گیا۔ واقعے کے بعد تعمیراتی کام کے معیار پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق نئی پانی کی لائن کی جانچ کی جا رہی تھی۔ اسی دوران سڑک کے نیچے سے تیز دباؤ کے ساتھ پانی نکلنے لگا۔ پانی کے رساؤ کی وجہ سے سڑک کی سطح کمزور ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے سڑک کا بڑا حصہ دھنس گیا۔ واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی سامنے آئی ہے، جس میں سڑک دھنسنے کا پورا منظر دیکھا جاسکتا ہے۔ اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت بنائی گئی اس سڑک سے شہر کی ترقی اور بہتر ٹریفک نظام کی امید کی جارہی تھی، لیکن سڑک کے اس طرح دھنسنے سے تعمیر کے معیار پر سنگین سوالات کھڑے ہوگئے ہیں۔ خاص طور پر نئی پانی کی لائن کی جانچ کے دوران سڑک کا دھنسنا تکنیکی خامیوں اور تعمیراتی کام میں برتی گئی احتیاط سے متعلق بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ واقعہ کے بعد متعلقہ محکمہ کے افسران کے کردار اور سڑک کی تعمیر میں استعمال ہونے والے مواد کے معیار کی جانچ کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ اب یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ سڑک دھنسنے کی وجوہات کی تکنیکی جانچ کب ہوتی ہے اور ذمہ دار ایجنسی کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے۔ فی الحال گوراکنڈ علاقے میں پیش آئے اس واقعے نے کروڑوں روپے کی لاگت سے کیے گئے اسمارٹ سٹی تعمیراتی کاموں کے معیار کو لے کر نئے سوالات کھڑے کردیے ہیں۔

# آسام کے سیلاب متاثرین کیلئے جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء آسام نے ۲ر کروڑ ۲۵ر لاکھ مختص کئے

**آسام کے سیلاب متاثرین کی امداد و بازآبادکاری کیلئے جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء آسام نے 2.25 کروڑ مختص کیے ہیں۔ 2,500 خاندانوں، جاں بحق افراد کے اہل خانہ اور یتیم بچوں کو بھی مدد دی جائے گی**

نئی دہلی/آسام: بالائی آسام میں تباہ کن سیلاب سے متاثرہ ہزاروں خاندانوں کی فوری امداد اور مستقل بازآبادکاری کے لیے جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء آسام نے 2 کروڑ 25 لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔ یہ امدادی مہم صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت وسرپرستی اور صدر جمعیۃ علماء آسام مولانا مشتاق عنفر کی نگرانی میں جاری ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے مطابق امدادی مہم کو محض راشن اور ضروری سامان کی تقسیم تک محدود نہیں رکھا گیا، بلکہ متاثرہ علاقوں میں گھر گھر سروے، نقصانات کی درجہ بندی، براہِ راست مالی امداد، جاں بحق افراد کے اہل خانہ کی مدد، یتیم بچوں کی تعلیمی کفالت اور مستقل بازآبادکاری کو بھی اس کا حصہ بنایا گیا ہے۔ مجموعی طور پر مختص رقم میں ایک کروڑ روپے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند جبکہ ایک کروڑ 25 لاکھ روپے عنفر فاؤنڈیشن کی جانب سے فراہم کیے جائیں گے۔ یہ رقم جمعیۃ علماء آسام کے ذریعے مرحلہ وار متاثرین کی امداد اور بازآبادکاری پر خرچ کی جائے گی۔ ابتدائی ریلیف سرگرمیوں پر تقریباً 30 لاکھ روپے خرچ کیے جاچکے ہیں، جبکہ ٹین کی چادروں، فینائل اور ادویات سمیت دیگر ضروری سامان بھی متاثرہ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء آسام کی ٹیموں نے شیوساگر، جورہاٹ، گولاگھاٹ اور چرائی دیو اضلاع کے متاثرہ علاقوں میں گھر گھر سروے مکمل کرلیا ہے۔ تقریباً 30 سے 35 افراد پر مشتمل سروے ٹیم مکانات، گھریلو سامان اور ذرائع معاش کو پہنچنے والے نقصان کا جائزہ لے رہی ہے۔ متاثرین کے ضروری دستاویزات اور بینک کھاتوں کی بھی تصدیق کی جارہی ہے، تاکہ مالی امداد براہِ راست حقیقی مستحقین تک پہنچائی جاسکے۔ سروے کی بنیاد پر تقریباً 2,400 سے 2,500 خاندانوں کو براہِ راست مالی امداد دینے کا منصوبہ ہے۔ شدید نقصان والے خاندانوں کو 10 ہزار، درمیانی نقصان والے خاندانوں کو 7 ہزار اور نسبتاً کم نقصان والے مستحق خاندانوں کو 5 ہزار روپے تک دیے جائیں گے۔ سیلاب میں جاں بحق ہونے والے افراد کے اہل خانہ کے لیے بھی خصوصی مالی تعاون کا انتظام کیا گیا ہے۔ بعض خاندانوں کو 50 ہزار جبکہ انتہائی ضرورت مند خاندانوں کو ایک لاکھ روپے تک امداد فراہم کی گئی ہے۔ مولانا مشتاق عنفر کے مطابق سروے میں سامنے آنے والے یتیم اور بے سہارا بچوں کی تعلیم کے لیے بھی اقدامات کیے گئے ہیں۔ ابتدائی طور پر دو بچوں کی دو سالہ تعلیمی کفالت کی ذمہ داری لی گئی ہے، جنہیں فی بچہ ماہانہ دو ہزار روپے دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ تقریباً پانچ لاکھ روپے مالیت کی کتابیں ایک ہزار بچوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ قدرتی آفت مذہب اور برادری دیکھ کر نہیں آتی، اس لیے جمعیۃ علماء ہند بھی بلا تفریق مذہب وملت متاثرین کی مدد کو اپنا انسانی فرض سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کا مقصد صرف چند دن کا راشن فراہم کرنا نہیں بلکہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد دینا ہے۔ مولانا مشتاق عنفر نے کہا کہ امداد کی تقسیم میں شفافیت اور حقیقی مستحقین تک براہِ راست تعاون پہنچانا اولین ترجیح ہے۔ ان کے مطابق متاثرین کی مکمل بازآبادکاری تک امدادی سرگرمیاں جاری رہیں گی۔

## رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دورِ حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۹/ اگست - ۲۰۲۶

## کولکتہ ریلی، بی جے پی متفکر

کولکتہ میں ترنمول کانگریس کی جانب سے اپوزیشن اتحاد اور طاقت کے مظاہرہ کیلئے ایک زبردست ریلی کے ذریعہ بی جے پی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا گیا ہے۔ اس ریلی نے اپوزیشن کی صفوں میں ایک شاذ و نادر نظر آنے والے اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے اور چند دنوں کے اندر بی جے پی کیلئے یہ دوسرا بڑا جھٹکا کہا جا رہا ہے۔ ایک ہفتے قبل ہی اتر پردیش میں دو کٹر حریف سمجھی جانے والی جماعتوں سماجوادی پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی نے کچھ دوسری علاقائی جماعتوں کے ساتھ اتحاد کرتے ہوئے بی جے پی کے خیمے میں پریشانی کی لہر دوڑا دی تھی اور اب ترنمول کانگریس نے ایک زبردست ریلی منعقد کرتے ہوئے اپوزیشن کے متحد ہونے کا ملک کے عوام کو پیغام دینے کی کوشش کی ہے۔ جن جماعتوں کے تعلق سے کل تک بھی یہ واضح نہیں تھا کہ وہ آئندہ انتخابات میں کس کے ساتھ ہونگی ان جماعتوں نے بھی کولکتہ کی ریلی میں شرکت کرتے ہوئے بی جے پی کی پریشانیوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ اتر پردیش میں ایس پی - بی ایس پی اتحاد کے بعد کہا جا رہا تھا کہ بی جے پی اجیت سنگھ کی راشٹریہ لوک دل سے قربت بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے تاہم کولکتہ ریلی میں اجیت سنگھ نے بھی شرکت کرتے ہوئے ایسی تمام قیاس آرائیوں کو ختم کر دیا ہے۔ ٹاملناڈو سے ایم کے اسٹالن کی شرکت بھی اہمیت کی حامل ہے اور انہوں نے بی جے پی کے خلاف سخت تقریر کی۔ آندھرا پردیش کے چیف منسٹر چندرا بابو نائیڈو اب کٹر بی جے پی مخالفین میں شمار کئے جا رہے ہیں۔ جموں و کشمیر سے ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور عمر عبداللہ کی شرکت بھی اہمیت کی حامل رہی۔ گجرات کے نوجوان ابھرتے قائدین ہاردک پٹیل اور جگنیش میوانی کی شرکت بھی غیر اہم بات نہیں ہے۔ اکھیلیش یادو اور بی ایس پی کے نمائندے کی شرکت نے جلی پر نمک چھڑکنے کا کام کیا ہے تو بہار سے تیجسوی یادو کی شرکت نے اس ریلی کے پیام کو اور بھی واضح کر دیا تھا۔ شرد یادو اور شرد پوار کی شرکت نے بی جے پی کی نئے حلیفوں کی تلاش کو مشکل کر دیا ہے۔ شترو گھن سنہا، یشونت سنہا اور ارون شوری کی شرکت نے اپوزیشن کے خیمے میں مزید جوش و خروش پیدا کیا ہے۔ بہار میں گذشتہ اسمبلی انتخابات سے قبل لالو پرساد یادو کی قیادت میں ایک سوابھیمان ریلی منعقد کی گئی تھی جس نے سارے بہار میں جشن کا ماحول پیدا کر دیا تھا۔ اس میں لالو یادو، سونیا گاندھی اور نتیش کمار نے حصہ لیا تھا۔ اسی طرح اب اس لڑائی کا بنگال سے آغاز ہوا ہے جسے انقلاب کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔ کولکتہ کی ریلی کو یونائیٹیڈ انڈیا کی ریلی بھی کہا جا رہا ہے اور یہ واضح ہے کہ اس کے نتیجہ میں بی جے پی کی پریشانیوں اور مشکلات میں اضافہ ہوگا۔ اس کا ثبوت اس بات سے بھی مل رہا ہے کہ اس ریلی کے انعقاد کے بعد سے بی جے پی کے تقریباً ہر لیڈر اور حکومت کے ہر ذمہ دار کی جانب سے اسی پر نشانہ لگایا جا رہا ہے۔ اب تو خود نریندر مودی بھی اس پر تنقید کرنے کیلئے میدان میں آ گئے ہیں اور اسے وہ موقع پرستوں اور عدم استحکام والی جماعتوں کا اتحاد قرار دے رہے ہیں۔ بی جے پی کے حلقوں میں اس بات پر خاص طور پر فکرمندی ظاہر کی جا رہی ہے کہ اگر واقعی یہ تمام اپوزیشن جماعتیں متحد ہو جاتی ہیں تو بی جے پی کیلئے 2019 کا سفر دشوار سے مزید دشوار ہو جائیگا اور اسے کراری شکست کا سامنا کرنا بھی پڑ سکتا ہے۔ بنگال میں ممتا بنرجی کی مقبولیت پر کوئی سوال نہیں اٹھایا جا سکتا لیکن انہوں نے اپوزیشن کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کیلئے جو پہل کی ہے وہ قابل ستائش ضرور کہی جا سکتی ہے کیونکہ اس اتحاد سے ملک کا مستقبل طئے کیا جا سکتا ہے۔ جیسے جیسے انتخابات کا وقت قریب آتا جا رہا ہے ویسے ویسے بی جے پی کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بہار میں اس کی حلیفوں میں اطمینان نہیں ہے اور ایک جماعت نے این ڈی اے سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ جنوب میں اس کی حالت بہت ہی ابتر ہے۔ شمالی ہند کے رائے دہندے اس سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ شمال مشرق میں اس کی حالت مستحکم نہیں رہ گئی ہے۔ نوجوانوں میں روزگار کے تعلق سے فکرمندی ہے اور وہ بی جے پی سے مایوس ہو رہے ہیں۔ تاجر برادری پہلے ہی نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کی وجہ سے بی جے پی سے نالاں ہے۔ خواتین الگ اپنی سلامتی کے مسئلہ پر فکرمند ہیں۔ ایسے میں اپوزیشن میں اتحاد کیلئے ترنمول کی کوششوں نے بی جے پی کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

# سستا لباس، مہنگی قیمت

**لباس انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے، مگر جدید فاسٹ فیشن نے لباس کو صرف ضرورت نہیں رہنے دیا؛ اسے مسلسل بدلتی ہوئی خواہش، سماجی شناخت اور فوری مسرت کی صنعت بنا دیا ہے۔ کبھی لباس خریدنے کا مطلب تھا کہ انسان ایک چیز خریدتا ہے، اسے طویل عرصے تک استعمال کرتا ہے، اس کی مرمت کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اگلی نسل تک پہنچاتا ہے۔ آج معاملہ مختلف ہے۔ فیشن کی دنیا نے ہمیں یہ باور کرایا ہے کہ جو لباس گزشتہ ماہ پسند تھا، وہ اس ماہ پرانا ہو چکا ہے۔ نئے رنگ، نئے ڈیزائن، نئے ٹرینڈ، نئی کلیکشن، محدود مدت کی پیش کش، صرف آج، آخری چند پیسز، بیسٹ سیلر اور سوشل میڈیا پر مسلسل بدلتی ہوئی تصویریں ہی یہ سب مل کر صارف کے ذہن میں ایک ایسا احساس پیدا کرتے ہیں۔**

مسعود محبوب خان (ممبئی)

آج اگر کسی دکان یا موبائل اسکرین پر محض 299 کی ٹی شرٹ نظر آئے تو بظاہر یہ ایک معمولی خریداری معلوم ہوتی ہے۔ ایک کپڑا، ایک قیمت، ایک پسند اور ایک کلک بی کہانی ختم۔ لیکن کیا واقعی کہانی یہیں ختم ہو جاتی ہے؟ ذرا سوال کو الٹا کر کے دیکھیے: 299 کی ٹی شرٹ کی اصل قیمت کتنی ہے؟ اس قیمت میں کپاس اگانے والے کسان کی محنت کہاں ہے؟ دھاگا بنانے والے مزدور کی اجرت کہاں ہے؟ رنگائی اور سلائی کے مراحل میں استعمال ہونے والے پانی کی قیمت کون ادا کرتا ہے؟ وہ دریا جس میں کیمیکل بہہ جاتے ہیں، اس کا نقصان کون اٹھاتا ہے؟ وہ مزدور جو کم اجرت، طویل اوقاتِ کار اور غیر محفوظ حالات میں کپڑے تیار کرتے ہیں، ان کی زندگی کا حساب کس رسید میں درج ہے؟ اور جب چند مرتبہ پہننے کے بعد وہی لباس کچرے کے ڈھیر میں پہنچتا ہے تو اس کے ماحولیاتی اثرات کی قیمت کون ادا کرتا ہے؟ یہی وہ سوال ہے جہاں سے فاسٹ فیشن (Fast Fashion) کی اصل کہانی شروع ہوتی ہے۔

لباس انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے، مگر جدید فاسٹ فیشن نے لباس کو صرف ضرورت نہیں رہنے دیا، اسے مسلسل بدلتی ہوئی خواہش، سماجی شناخت اور فوری مسرت کی صنعت بنا دیا ہے۔ کبھی لباس خریدنے کا مطلب تھا کہ انسان ایک چیز خریدتا ہے، اسے طویل عرصے تک استعمال کرتا ہے، اس کی مرمت کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اگلی نسل تک پہنچاتا ہے۔ آج معاملہ مختلف ہے۔ فیشن کی دنیا نے ہمیں یہ باور کرایا ہے کہ جو لباس گزشتہ ماہ پسند تھا، وہ اس ماہ پرانا ہو چکا ہے۔ نئے رنگ، نئے ڈیزائن، نئے ٹرینڈ، نئی کلیکشن، محدود مدت کی پیش کش، صرف آج، آخری چند پیسز، بیسٹ سیلر اور سوشل میڈیا پر مسلسل بدلتی ہوئی تصویریں بی یہ سب مل کر صارف کے ذہن میں ایک ایسا احساس پیدا کرتے ہیں جسے جدید مارکیٹنگ کی زبان میں FOMO یعنی Fear of Missing Out کہا جاتا ہے: اگر ابھی نہیں خریدا تو شاید موقع ہاتھ سے نکل جائے۔ چنانچہ خریداری اب ہمیشہ ضرورت کا جواب نہیں رہتی؛ وہ ایک نفسیاتی ردِعمل بن جاتی ہے۔

روایتی فیشن میں ایک مجموعہ تیار ہونے، مارکیٹ تک پہنچنے اور پھر دوسرے مجموعے کے آنے میں خاصا وقت لگتا تھا۔ فاسٹ فیشن نے اس رفتار کو غیر معمولی حد تک بڑھا دیا۔ مارکیٹ کے رجحانات، مشہور شخصیات کے لباس، سوشل میڈیا پوسٹس اور صارفین کی پسند کو تیزی سے پڑھا جاتا ہے، پھر اسی مناسبت سے نئے ڈیزائن تیار کیے جاتے ہیں۔ مقصد صرف یہ نہیں کہ صارف لباس خریدے؛ اصل کامیابی یہ ہے کہ وہ بار بار خریدے۔ اسی ماڈل نے Shein، Zara اور دیگر بڑے فاسٹ فیشن برانڈز کو عالمی سطح پر بے مثال رفتار عطا کی۔ یہاں ایک بنیادی معاشی اصول کام کرتا ہے: قیمت کم کرو، رفتار بڑھاؤ، تنوع بڑھاؤ، خریداری کی تکرار بڑھاؤ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مارکیٹ میں قیمت کم ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ حقیقی لاگت بھی کم ہو گئی۔ اکثر صرف قیمت صارف کی نظر سے کم ہوئی ہوتی ہے؛ حقیقی قیمت معاشرے، مزدور اور ماحول کی طرف منتقل کر دی جاتی ہے۔

فرض کیجیے ایک ٹی شرٹ 299 میں فروخت ہو رہی ہے۔ صارف کے لیے یہ رقم معمولی ہے۔ لیکن اس لباس کی مکمل زندگی کو دیکھیے کپاس یا مصنوعی ریشے کی پیداوار، دھاگہ سازی، کپڑے کی تیاری، رنگائی، پرنٹنگ، سلائی، پیکیجنگ، گودام، نقل و حمل، مارکیٹنگ، پلیٹ فارم، دکان اور آخر کار صارف تک رسائی یہ سب مراحل ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر ہر مرحلے میں کسی نہ کسی کی محنت شامل ہے تو قیمت اتنی کم کیسے ہو سکتی ہے؟ جواب کئی عوامل میں پوشیدہ ہے: بڑے پیمانے پر پیداوار، کم لاگت والی سپلائی چین، کم اجرت والی محنت، مصنوعی یا کم قیمت خام مال، تیز رفتار پیداوار، بڑے پیمانے کی ترسیل اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ماحولیاتی و سماجی

نقصانات کا بڑا حصہ مصنوعات کی قیمت میں شامل نہیں ہوتا۔ یعنی 299 صرف دکاندار کو ادا کیے جانے والے 299 ہیں؛ یہ لباس کی مکمل معاشرتی قیمت نہیں۔ یہی فرق ہمیں Externalities یعنی خارجی معاشی اثرات کا تصور سمجھاتا ہے۔ جب کسی صنعت کا نقصان اس کی مصنوعات کی قیمت میں شامل نہ ہو اور اس کا بوجھ معاشرے یا ماحول پر پڑے تو بازار کی ظاہری قیمت حقیقت کی مکمل نمائندگی نہیں کرتی۔ فاسٹ فیشن کی چمکتی ہوئی دکان کے پیچھے ایک پوری انسانی دنیا موجود ہے۔ جن ممالک میں کپڑے بڑی مقدار میں تیار ہوتے ہیں، وہاں لاکھوں افراد ٹیکسٹائل اور گارمنٹس کی صنعت سے وابستہ ہیں۔ بھارت، بنگلہ دیش اور دیگر ایشیائی ممالک عالمی فیشن سپلائی چین کے اہم مراکز ہیں۔ یہ مزدور صرف پیداواری لاگت نہیں ہیں۔ وہ انسان ہیں بی اپنے خاندانوں، خوابوں، ضروریات اور عزتِ نفس کے ساتھ۔ ایک صارف کے لیے ایک لباس خریدنا چند منٹ کا عمل ہو سکتا ہے، لیکن اسے تیار کرنے والے مزدور کے لیے وہی لباس کئی گھنٹوں کی محنت کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یہاں ہمیں ایک بنیادی اخلاقی سوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے: کیا کسی انسان کی محنت کو اتنا سستا ہونا چاہیے کہ دوسرے انسان کو سستا لباس مل سکے؟ معاشی ترقی کا مطلب یہ نہیں کہ مصنوعات سستی ہو جائیں؛ حقیقی ترقی تب ہے جب انسان کی محنت مہنگی، باعزت اور محفوظ ہو۔ لباس صرف کپڑے سے نہیں بنتا؛ اس کی تیاری پانی، توانائی اور کیمیائی مادوں سے بھی جڑی ہوتی ہے۔ ٹیکسٹائل کی رنگائی اور فنشنگ کے مراحل میں پانی اور مختلف کیمیائی مادوں کا استعمال ہوتا ہے۔ اگر صنعتی فضلہ مناسب طریقے سے صاف کیے بغیر دریاؤں میں پہنچ جائے تو پانی کا ماحولیاتی نظام متاثر ہو سکتا ہے، آبی حیات کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور مقامی آبادی کی زندگی متاثر ہو سکتی ہے۔ یہ ایک عجیب تضاد ہے: ہم لباس کو صاف ستھرا دیکھنے کے لیے خریدتے ہیں، مگر اسے خوبصورت بنانے کے عمل میں کہیں دور کوئی دریا آلودہ ہو سکتا ہے۔ اور جب مصنوعی ریشوں سے بنے کپڑے دھلتے ہیں تو ان سے انتہائی باریک فائبرز خارج ہو سکتے ہیں، جو مائیکرو پلاسٹکس کی وسیع تر آلودگی میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ یوں ایک لباس کی کہانی صرف الماری تک محدود نہیں رہتی؛ وہ پانی، مٹی، ہوا اور سمندروں تک پہنچ سکتی ہے۔ دنیا کے خشک ترین علاقوں میں شمار ہونے والے اٹاکاما صحرا (Atacama Desert) میں پھینکے گئے کپڑوں کے بڑے بڑے ڈھیر جدید صارفیت کے ایک تلخ استعارے کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ جو لباس کبھی کسی کی نئی کلیکشن تھا، وہ کچھ عرصے بعد ایسا فضلہ بن سکتا ہے جس سے نجات حاصل کرنا خود ایک عالمی مسئلہ بن جاتا ہے۔ یہ منظر ہمیں ایک انتہائی اہم حقیقت دکھاتا ہے: ہم چیزیں پھینک دیتے ہیں، مگر دنیا سے غائب نہیں کر دیتے۔ کچرا ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو سکتا ہے، زمین سے نہیں۔ ہم اپنی الماری خالی کرتے ہیں، لیکن کائنات کی گنجائش نہیں بڑھتی۔ ماضی میں فیشن میگزین اور اشتہارات رجحانات بناتے تھے۔ آج TikTok، Instagram، YouTube اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے اس عمل کو کہیں زیادہ تیز کر دیا ہے۔ ایک انفلوئنسر کسی لباس کو پہنتا ہے، لاکھوں لوگ اسے دیکھتے ہیں، چند گھنٹوں میں وہ ٹرینڈ بن جاتا ہے، اور کچھ ہی عرصے بعد نیا ٹرینڈ اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ یہاں Attention Economy کام کرتی ہے: ہماری توجہ خود ایک قیمتی معاشی وسیلہ بن چکی ہے۔ ہم صرف کپڑے نہیں دیکھ رہے ہوتے؛ ہمیں مسلسل یہ بتایا جا رہا ہوتا ہے کہ آپ کا موجودہ لباس کافی نہیں۔ نیا انداز آپ کی شخصیت کو بہتر بنائے گا۔ یہ موقع محدود ہے۔ دوسرے لوگ یہ خرید رہے ہیں۔ آپ بھی پیچھے نہ رہ جائیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں FOMO خریداری کی نفسیات سے جڑ جاتا ہے۔

ڈیجیٹل تجارت نے صارف کو سہولت دی، مگر بعض پلیٹ فارمز پر ایسے ڈیزائن بھی استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں Dark Patterns کہا جاتا ہے۔ مثلاً "صرف 10 منٹ باقی!"، "99 افراد ابھی یہ پروڈکٹ دیکھ رہے ہیں!"، "صرف 2 پیسز باقی!"، "آپ کی ٹوکری میں موجود اشیا جلد ختم ہو سکتی ہیں!"۔ ایسے پیغامات ہمیشہ محض معلومات فراہم کرنے کے لیے نہیں ہوتے؛ وہ صارف کے فیصلہ سازی کے عمل پر نفسیاتی دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کبھی کبھی یہ نہیں سوچتا "کیا مجھے اس چیز کی ضرورت ہے؟"۔ بلکہ سوچتا ہے "اگر ابھی نہ خریدی تو کہیں محروم نہ ہو جاؤں"۔ یہ معمولی فرق نہیں۔ یہی فرق ضرورت کی معیشت اور خواہش کی معیشت کے درمیان ہے۔ یہاں ایک علمی احتیاط ضروری ہے۔ فاسٹ فیشن کا مسئلہ صرف ایک یا دو کمپنیوں کو موردِ الزام ٹھہرا کر ختم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک پورا Production-Consumption System ہے، جس میں برانڈز، سپلائرز، اشتہاری صنعت، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، سرمایہ کار، لاجسٹکس، صارفین اور عالمی تجارتی ڈھانچے سب شریک ہیں۔ اگر صارف مسلسل انتہائی کم قیمت، فوری ترسیل اور ہر ہفتے نئے ڈیزائن کا مطالبہ کرے گا تو مارکیٹ بھی اسی طلب کے مطابق پیداوار کرے گی۔ لہٰذا مسئلہ صرف یہ نہیں کہ کمپنیاں خراب ہیں۔ بلکہ زیادہ گہرا سوال یہ ہے، ہم نے ایسی معیشت کیوں بنا دی ہے جس میں زیادہ خریدنا معاشی کامیابی اور کم خریدنا غیر معمولی رویہ سمجھا جانے لگا ہے؟۔

جدید سرمایہ دارانہ معیشت میں صارف صرف مصنوعات نہیں خریدتا؛ وہ شناخت خریدتا ہے۔ لباس یہ بتاتا ہے کہ ہم کون ہیں، کس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، کس رجحان کے ساتھ ہیں اور دوسروں کی نظر میں ہماری حیثیت کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فیشن کی صنعت صرف کپڑا نہیں بیچتی؛ وہ تصویر، شناخت، احساس اور تعلق بھی بیچتی ہے۔ لیکن جب انسان اپنی شناخت کو خریدی ہوئی اشیا سے جوڑ لیتا ہے تو خواہش کی کوئی آخری حد نہیں رہتی۔ ایک نئی شرٹ کچھ دیر خوشی دیتی ہے، پھر نئی شرٹ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ نیا جوتا، نیا رنگ، نیا انداز، نیا فون، نئی گھڑی بی اور یوں انسان اشیا خریدتا رہتا ہے، مگر اطمینان مسلسل مؤخر ہوتا رہتا ہے۔ اس مسئلے کو اسلامی اخلاقیات کی روشنی میں دیکھا جائے تو ایک مختلف تصور سامنے آتا ہے۔ اسلام انسان کو لباس سے محروم نہیں کرتا، خوبصورتی سے بھی نہیں روکتا؛ لیکن وہ اسراف، تکبر، فضول خرچی اور بے مقصد مصرف سے روکتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: "کھاؤ، پیو، مگر اسراف نہ کرو"۔ یہ اصول صرف کھانے پینے تک محدود نہیں؛ اس میں انسانی زندگی کے عمومی رویے کے لیے بھی ایک اخلاقی سمت پوشیدہ ہے۔ اسلامی تصورِ امانت ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ زمین محض استعمال کی چیز نہیں؛ یہ اللہ کی عطا کردہ امانت ہے۔ اس لیے سوال صرف یہ نہیں کہ: "کیا میں یہ لباس خرید سکتا ہوں؟"۔ بلکہ یہ بھی ہے: "کیا مجھے یہ لباس خریدنا چاہیے؟"۔ اور اس سے آگے: "اگر میں یہ لباس خریدتا ہوں تو کیا میں اسے مناسب مدت تک استعمال کروں گا؟"۔

اس مسئلے کا حل یہ نہیں کہ انسان لباس پہننا چھوڑ دے یا ہر فیشن کو برا قرار دے۔ مسئلہ فیشن نہیں، بے قابو فیشن ہے؛ مسئلہ لباس نہیں، غیر ذمہ دارانہ صارفیت ہے۔ ہم چند بنیادی اصول اپنا سکتے ہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

## مراسلات و اعلانات

### جنگِ آزادی سے لے کر موجودہ دور تک صحافت کا کردار

اسی سال ہندی صحافت کو بھی 200 سال مکمل ہوئے ہیں۔ اس موقع پر ممبئی میں ایک شاندار پروگرام کا انعقاد بھی کیا گیا تھا، جس میں مہاراشٹر کے وزیرِ اعلیٰ دیویندر فرنویس نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے ہندی صحافت کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی، جبکہ صحافیوں کو درپیش چیلنجز کے بارے میں وہاں موجود سینئر صحافیوں نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صحافت ایک ایسا شعبہ ہے جو ہمیشہ سے ہی چیلنجنگ رہا ہے۔ جب انگریزوں کے خلاف ہمارے مجاہدینِ آزادی ملک کی آزادی کے لیے جنگ لڑ رہے تھے، اس وقت بھی بہت سے ایسے انقلابی لوگ تھے جو صحافی تھے اور انہوں نے اپنی تحریروں اور قلم کے ذریعے انگریزوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ انگریزوں نے ان صحافیوں کے ساتھ بہت زیادتیاں کیں۔ انگریزوں کے خلاف لکھنے والے صحافیوں کو طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں اور انہیں پریشان کیا گیا۔ جنگِ آزادی میں صحافیوں کا انتہائی اہم کردار رہا ہے۔ آزادی کے بعد بھی صحافیوں نے ملک کی ترقی اور خوشحالی میں نہایت اہم کردار ادا کیا اور آج بھی کر رہے ہیں۔ صحافت کرنا دراصل سچ کے لیے آواز بلند کرنا ہے۔ ذرا اس دور کو یاد کیجیے جب انگریزوں کے خلاف آواز اٹھانا کتنا خطرناک اور پُرخطر کام تھا، لیکن ہمارے ملک کے انقلابی صحافی اپنی قلم کی طاقت کے ذریعے انگریزوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ اگر موجودہ دور کی صحافت کی بات کی جائے تو آج بھی صحافی سچ کے لیے اپنی آواز بلند کرتے ہیں اور صحافت کو جمہوریت کے چوتھے ستون کا درجہ حاصل ہے۔ صحافیوں سے عوام کی بہت سی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں کہ وہ ان کی آواز کو بلند کریں گے۔ جو صحافی عوام کی ان توقعات پر پورا اترتے ہیں، حقیقت میں وہ صحافت کے شعبے کے لیے قابلِ احترام ہیں۔ تاہم، یہاں ہم اس تلخ حقیقت کو بھی نظرانداز نہیں کر سکتے کہ صحافت کے شعبے میں بھی کہیں نہ کہیں آج گراوٹ دیکھنے کو ملتی ہے۔ صحافت کی عزت، وقار اور معیار کو برقرار رکھنا بھی صحافیوں کی ذمہ داری ہے۔ صحافت کی اصل شناخت اور اس کا بنیادی مقصد غیر جانب دار صحافت سے وابستہ ہے اور اسی غیر جانب داری کو برقرار رکھنا صحافیوں کی بڑی ذمہ داری ہے۔ آج صحافت صرف کاغذ اور قلم تک محدود نہیں رہی بلکہ یہ ہر انسان تک پہنچ چکی ہے۔ سوشل میڈیا، ڈیجیٹل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا نے صحافت کا دائرہ بہت وسیع کر دیا ہے اور آج ہر انسان کسی نہ کسی طرح صحافت اور میڈیا سے جڑ چکا ہے۔ آج بڑی سے بڑی خبر بھی چند ہی لمحوں میں ہر انسان تک پہنچ جاتی ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ صحافت کے ذریعے ہر شعبے میں بہت بہترین کام کیا جا سکتا ہے اور کیا بھی جا رہا ہے۔

### مانو کے فاصلاتی کورسز میں داخلے

### ایم بی اے اور بی ایڈ کیلئے ۲۵/ اگست آخری تاریخ

حیدرآباد، 18 اگست (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں فاصلاتی طرز تعلیم کے تحت مختلف کورسز میں داخلے دیئے جا رہے ہیں۔ ڈائرکٹر مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم پروفیسر رضاء اللہ خان کے مطابق تعلیمی سال 2026-2027 کے لیے داخلوں کا عمل جاری ہے۔ ایم بی اے اور بی ایڈ فاصلاتی طرز کے دو ایسے کورسز ہیں جن میں داخلے انٹرنس کی بنیاد پر دیئے جائیں گے۔ ان کے لیے فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 25 اگست مقرر ہے۔ جبکہ باقی کورسز میں ایم اے (اردو، ہندی، انگریزی، عربی، تاریخ، اسلامک اسٹڈیز) کے علاوہ بی اے (آنرز)، بی کام (آنرز)، بی ایس سی (آنرز)، ڈپلوما ان (جرنلزم اینڈ ماس کمیونی کیشن، ٹیچ انگلش، ارلی چائلڈ ہوڈ کیئر اینڈ ایجوکیشن، اسکول لیڈرشپ اینڈ مینجمنٹ، امپلائبلیٹی اسکلس، اردو، گائیڈنس اینڈ کاؤنسلنگ) اور سرٹیفکیٹ کورس (اہلیت اردو بذریعہ انگریزی اور فنکشنل انگلش) شامل ہیں۔ ان تمام کورسز میں میرٹ کی بنیاد داخلے دیئے جائیں گے اور ان کورسز کے لیے فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 10 ستمبر ہے۔ امی پراسپکٹس اور آن لائن درخواست فارم ویب سائٹ manuu.edu.in/cdoe داخلہ پورٹل manuuadmission.samarth.edu.in پر دستیاب رہیں گے۔

ڈی جے، گانے باجے اور غیر مناسب آوازوں سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ سادگی، وقار اور ادب کے ساتھ نعت رسول مقبول ﷺ پڑھتے ہوئے، لبوں پر درود و سلام سجائے، اطمینان اور سکون کے ساتھ چلیں۔ یاد رکھیں! جلوس کی خوب صورتی بلند آواز نہیں، بلکہ ذکر، درود، ادب، نظم اور محبت رسول ﷺ ہے۔ ۸۔ دوسرے مذاہب کے عبادت خانوں اور جذبات کا احترام کریں: جلوس اگر کسی عبادت گاہ کے قریب سے گزرے تو خصوصی احتیاط کی جائے۔ مقررہ راستے اور انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کیا جائے اور کسی بھی قسم کی اشتعال انگیزی سے بچا جائے۔ ۹۔ علما و ائمہ کو آگے رکھا جائے: جلوس میں ائمۂ مساجد، علما و مشائخ اور اہل علم حضرات کو مناسب طور پر آگے رکھا جائے اور دیگر شرکا ان کے پیچھے نظم و ضبط کے ساتھ چلیں۔ اس سے جلوس کی شان، وقار اور دینی شناخت مزید نمایاں ہوگی اور عوام بھی علما کی رہنمائی میں زیادہ منظم انداز سے آگے بڑھ سکیں گے۔

# غزل

وہ تو خوشبو ہے، ہواؤں میں بکھر جائے گا
مسئلہ پھول کا ہے، پھول کدھر جائے گا

ہم تو سمجھے تھے کہ اک زخم ہے، بھر جائے گا
کیا خبر تھی کہ رگِ جاں میں اُتر جائے گا

وہ ہواؤں کی طرح خانہ بجاں پھرتا ہے
ایک جھونکا ہے جو آئے گا، گزر جائے گا

وہ جب آئے گا تو پھر اُس کی رفاقت کے لیے
موسمِ گل مرے آنگن میں ٹھہر جائے گا

آخرش وہ بھی کہیں ریت پہ بیٹھی ہو گی
تیرا یہ پیار بھی دریا ہے ،اُتر جائے گا

مجھ کو تہذیب کے برزخ کا بنایا وارث
جُرم یہ بھی مرے اجداد کے سر جائے گا

**پروین شاکر**

# جشن ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جلوس میلاد کے آداب

**مفتی سراج احمد قادری، مصباحی**

محترم عاشقان رسول ﷺ! ربیع الاول شریف وہ بابرکت اور مقدس مہینہ ہے جس میں ہمارے پیارے آقا و مولا، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ دنیا بھر میں مسلمان بارہ ربیع الاول شریف کے موقع پر میلاد مصطفیٰ ﷺ کی خوشیاں مناتے، درود و سلام پڑھتے اور محبت رسول ﷺ کا اظہار کرتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی مختلف شہروں اور علاقوں میں جلوس میلاد کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ خوشی یقیناً حضور ﷺ سے قلبی محبت و عقیدت کی خوشی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ جشن ولادت مصطفیٰ ﷺ شریعت کے دائرے، اخلاق نبوی ﷺ اور ملک کے قانون کی پابندی کے ساتھ منایا جائے تاکہ ہماری خوشی دوسروں کے لیے زحمت نہ بنے اور جلوس امن، وقار اور حسن اخلاق کی خوبصورت مثال بن جائے۔ جلوس میلاد کے چند اہم آداب اور احتیاطی تدابیر: ۱۔ نیت درست رکھیں: جلوس کا مقصد محض شور، واہ واہی، نمائش یا مقابلہ نہ ہو، بلکہ محبت رسول ﷺ، ذکر و درود، سیرت طیبہ کی یاد اور نیکی کی دعوت ہو۔ ۲۔ وضو اور نماز کا اہتمام کریں: جلوس میں شامل ہونے سے پہلے حتی الامکان وضو کرلیں اور پاکیزگی کا اہتمام کریں۔ اگر جلوس کے دوران نماز کا وقت ہوجائے تو جلوس کی مصروفیت کو نماز پر ترجیح نہ دیں، بلکہ نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ محبت رسول ﷺ کا تقاضا یہی ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل بھی کیا جائے۔ ۳۔ مقامی انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں: جلوس کے لیے جہاں اجازت یا پیشگی اطلاع قانونی طور پر ضروری ہو، وہاں منتظمین بروقت تمام قانونی تقاضے پورے کریں۔ انتظامیہ کی مقرر کردہ شرائط، راستے، اوقات اور ہدایات کی پابندی کی جائے۔ ۴: راستے میں نظم و ضبط برقرار رکھیں: جلوس منظم انداز میں چلے۔ سڑکوں کو غیر ضروری طور پر مکمل بند نہ کیا جائے اور ایمبولینس، فائر بریگیڈ، پولیس، مریضوں اور دیگر ہنگامی خدمات کے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں۔ ۵۔ خواتین اور بالغ لڑکیوں کو جلوس میں شامل نہ کریں: گھروں کے ذمہ دار مرد حضرات اس معاملے میں پہلے ہی سے ذمہ داری کا مظاہرہ کریں اور اپنی بالغ خواتین اور لڑکیوں کو جلوس میں شرکت سے روکیں۔ بسا اوقات خواتین کے جلوس میں شامل ہونے سے مرد و خواتین کا اختلاط، بے احتیاطی اور دیگر فتنوں کی صورت پیدا ہوجاتی ہے، جس کے باعث علما کو دوران جلوس اعلان کرکے خواتین کو الگ ہونے یا گھروں کو واپس جانے کی درخواست کرنا پڑتی ہے۔ اگر مرد حضرات پہلے ہی سے اس ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنے گھر کی خواتین کو جلوس میں جانے سے روکیں تو جلوس بہت سے فتنوں، بے اعتدالیوں اور ناگوار صورت حال سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ۶۔ اشتعال انگیز نعروں سے مکمل اجتناب کریں: حضور اکرم ﷺ رحمت بن کر تشریف لائے۔ اس لیے ایسے نعرے، کلمات، تقریریں یا حرکات نہ کی جائیں جن سے کسی مذہب، طبقے یا کسی فرد کی دل آزاری، اشتعال یا کشیدگی پیدا ہو۔ ۷۔ ڈی جے اور غیر مناسب آوازوں سے مکمل اجتناب کریں: جلوس میلاد کو شور و ہنگامے کا ذریعہ نہ بنائیں۔ ڈی جے، گانے باجے اور غیر مناسب

آوازوں سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ سادگی، وقار اور ادب کے ساتھ نعت رسول مقبول ﷺ پڑھتے ہوئے، لبوں پر درود و سلام سجائے، اطمینان اور سکون کے ساتھ چلیں۔ یاد رکھیں! جلوس کی خوب صورتی بلند آواز نہیں، بلکہ ذکر، درود، ادب، نظم اور محبت رسول ﷺ ہے۔ ۸۔ دوسرے مذاہب کے عبادت خانوں اور جذبات کا احترام کریں: جلوس اگر کسی عبادت گاہ کے قریب سے گزرے تو خصوصی احتیاط کی جائے۔ مقررہ راستے اور انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کیا جائے اور کسی بھی قسم کی اشتعال انگیزی سے بچا جائے۔ ۹۔ علما و ائمہ کو آگے رکھا جائے: جلوس میں ائمۂ مساجد، علما و مشائخ اور اہل علم حضرات کو مناسب طور پر آگے رکھا جائے اور دیگر شرکا ان کے پیچھے نظم و ضبط کے ساتھ چلیں۔ اس سے جلوس کی شان، وقار اور دینی شناخت مزید نمایاں ہوگی اور عوام بھی علما کی رہنمائی میں زیادہ منظم انداز سے آگے بڑھ سکیں گے۔ ۱۰۔ کھانے پینے کی اشیا تقسیم کرتے وقت رزق کا ادب ملحوظ رکھیں: جلوس میں بسکٹ، چاکلیٹ، پانی، بریانی، پلاؤ، یا دیگر اشیائے خوردنی تقسیم کرنا نیکی اور محبت کا کام ہے، لیکن تقسیم کرنے کا انداز بھی باادب ہونا چاہیے۔ خدارا کھانے پینے کی چیزیں لوگوں کی طرف پھینک کر یا اچھال کر نہ دیں۔ کوشش کریں کہ چیز ان کے ہاتھ میں رکھ کر دیں یا انہیں اپنے پاس بلا کر عطا کریں۔ بسا اوقات چیزیں اچھالنے کی وجہ سے سڑک پر گر جاتی ہیں اور پھر لوگوں کے قدموں تلے آکر ضائع ہوجاتی ہیں۔ یہ رزق کی بے حرمتی اور ناشکری کا سبب بن سکتا ہے۔ خدارا! رزق کا احترام کریں، نعمتوں کی قدر کریں اور تقسیم طعام کو بھی ادب و وقار کے ساتھ انجام دیں۔ ۱۱۔ جلوس کو نظم و ضبط کے ساتھ جاری رکھیں: راستے میں ایک دوسرے کو دھکا دینا، شور شرابا، غیر ضروری دوڑ دھوپ، دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث بننے والے کام اور سڑکوں پر بے ترتیبی سے بچیں۔ ٹریفک، راہ گیروں، دکان داروں اور مقامی لوگوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ راستہ بند کرنے یا کسی کو تکلیف پہنچانے سے حتی الامکان اجتناب کریں۔ ۱۲۔ صفائی کا اہتمام کریں: جلوس کے بعد سڑکوں، گلیوں اور عوامی مقامات پر کچرا نہ چھوڑیں۔ پانی کی بوتلیں، کھانے کے پیکٹ اور دیگر اشیا ادھر ادھر پھینکنے کے بجائے مناسب جگہ پر ڈالیں۔ صفائی بھی ایمان اور حسن اخلاق کا حصہ ہے۔ ۱۳۔ راستے میں لوگوں کو تکلیف نہ دیں۔ کسی کے گھر، دکان، کاروبار یا گاڑی کے سامنے بلا ضرورت ہجوم نہ کیا جائے۔ کسی راہ گیر کو دھکا دینا، بدتمیزی کرنا یا راستہ روکنا عشق رسول ﷺ کے شایان شان نہیں۔ ۱۴۔ سوشل میڈیا پر ذمہ داری کا مظاہرہ کریں: ۔ ایسی ویڈیوز، افواہیں، غیر مصدقہ خبریں یا اشتعال انگیز پوسٹس شیئر نہ کریں جو ماحول کو خراب کرسکتی ہوں۔ کسی ناخوشگوار واقعے کی صورت میں خود فیصلہ کرنے کے بجائے ذمہ دار منتظمین اور متعلقہ حکام کو اطلاع دیں۔ منتظمین کی خصوصی ذمہ داری: جلوس کے ذمہ دار حضرات پہلے سے رضا کاروں کی ٹیمیں تشکیل دیں، راستے اور پروگرام کی مکمل منصوبہ بندی کریں، ٹریفک اور ہنگامی صورتِ حال کے لیے انتظامیہ سے رابطہ رکھیں، گمشدہ بچوں یا کسی ہنگامی ضرورت کے لیے رابطہ مرکز قائم کریں اور شر پسند عناصر کو جلوس کا ماحول خراب کرنے کا موقع نہ دیں۔ یاد رکھیں! ایک چھوٹی سی بے احتیاطی پورے جلوس اور پوری جماعت کی بدنامی کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے جوش کے ساتھ ہوش بھی ضروری ہے۔ اصل پیغام محبت رسول ﷺ ہے: ہمیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ جشن ولادت مصطفیٰ ﷺ صرف چراغاں، جھنڈوں اور جلوس کا نام نہیں، بلکہ آپ ﷺ کی سیرت کو اپنی زندگی میں اپنانے کا نام بھی ہے۔ اگر زبان پر درود ہو مگر کسی مسلمان کو ہماری زبان سے تکلیف پہنچے، اگر ہاتھ میں سبز جھنڈا ہو مگر ہاتھ سے کسی کو نقصان پہنچے، اگر لب پر نعت ہو مگر ہمارے عمل سے کسی کی حق تلفی ہو تو ہمیں اپنے طرز عمل پر غور کرنا چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں محبت، رحمت، اخلاق، صبر، برداشت اور امن کا درس دیا ہے۔ لہٰذا ایسا جشن میلاد منائیں کہ مسلمان بھی خوش ہوں، پڑوسی بھی مطمئن ہوں، انتظامیہ بھی ہمارے نظم و ضبط کی تعریف کرے اور ہر دیکھنے والا ہمارے اخلاق سے متاثر ہو۔ ہماری خوشی پاکیزہ ہو، ہمارا انداز باوقار ہو، ہماری زبان شیریں ہو، ہمارا راستہ پُرامن ہو اور ہماری ہر ادا محبت مصطفیٰ ﷺ کی ترجمان ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی محبت رسول ﷺ، اتباع سنت اور حسن اخلاق کی دولت عطا فرمائے، اور ہمارے تمام جلوسوں اور محافل کو امن و سلامتی، خیر و برکت اور قبولیت عطا فرمائے۔

مسلمان کی اصل کامیابی قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی جو تعلیمات ہیں ان کی پیروی کرنے اور ان کی خلاف ورزی یا نافرمانی نہ کرنے میں ہے مسلمانوں کو عملی زندگی میں اپنے سامنے قرآن وحدیث ہی کو سامنے رکھنا چاہیے اس سلسلے میں صحابہ کرام کے طرزِ عمل سے راہنمائی لینے چاہیے کہ انہوں نے قرآن وحدیث پر کیسے عمل کیا کیونکہ انہی شخصیات کو اللہ تعالیٰ نے معیار حق قرار دیا ہے۔ اور نبی ﷺ نے بھی اختلافات کی صورت میں سنت نبویہ اور سنت خلفائے راشدین کو تھامنے کی تلقین کی ہے متنازعہ مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ بارہ ربیع الاول کو میلاد النبی ﷺ منانے کا ہے بہت سارے مسلمان ہر سال بارہ ربیع الاول کو عید میلاد النبی ﷺ اور جشن مناتے ہیں۔ عمارتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے، جھنڈیاں لگائی جاتی ہیں، نعت خوانی کے لیے محفلیں منعقد کی جاتی ہیں اور بعض ملکوں میں سرکاری طور پر چھٹی کی جاتی ہے۔ لیکن اگر قرآن وحدیث اور قرون اولیٰ کی تاریخ کا پوری دیانتداری کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قرآن وحدیث میں جشن عید یا عید میلاد کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ نبی کریم ﷺ نے اپنا میلاد منایا اور نہ ہی اسکی ترغیب دلائی، قرون اولیٰ یعنی صحابہ کرام ﷺ، تابعین، تبع تابعین کا زمانہ جنھیں نبی کریم ﷺ نے بہترین لوگ قرار دیا ان کے ہاں بھی اس عید کا کوئی تصور نہ تھا اور نہ وہ جشن مناتے تھے اور اسی طرح بعد میں معتبر ائمہ دین کے ہاں بھی نہ اس عید کا کوئی تصور تھا اور نہ وہ اسے مناتے تھے اور نہ ہی وہ اپنے شاگردوں کو اس کی تلقین کرتے تھے بلکہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے جشن منعقد کرنے کا آغاز نبی ﷺ کی وفات سے تقریباً چھ سو سال بعد کیا گیا۔ ہمارے ہاں ہر سال ماہ ربیع الاول کی آمد پہ بحث چھڑ جاتی ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ پر جشن وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کس تاریخ کو ہوئی۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

# وندے ماترم تنازع اور لکھنے والے کا نظریہ

**جسٹس مارکنڈے کٹجو**

حالیہ عرصہ کے دوران ملک بھر میں یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں بھی نعرہ ''وندے ماترم'' پر ایک لمبی بحث چھڑ گئی، پارلیمنٹ میں بھی اس نعرہ کو لیکر گرما گرم بحث ہوئی۔ اس طرح وندے ماترم فی الوقت گرما گرم بحث کا موضوع بن گیا ہے جس پر ایوان کے اندر اور باہر دونوں مقامات پر شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ حالیہ کئی اجلاس میں اس نعرہ رگیت کے استعمال نے بنیادی نوعیت کے کئی سوالات اُٹھائے۔ صرف حب الوطنی کے حوالے سے نہیں بلکہ تاریخ شمولیت اور قومی علامتوں کی نظریاتی بنیادوں کے بارے میں بھی۔ جب کسی ادبی تخلیق یا نعرے کو پارلیمنٹ میں بار بار قوم پرستی کی آزمائش قرار دے کر پیش کیا جائے تو ضروری ہوجاتا ہے کہ اس کی تاریخی اور نظریاتی بنیادوں کا جائزہ لیا جائے بجائے اس کے کہ اسے تنقید اور جانچ پڑتال سے بالاتر سمجھا جائے۔ اس تناظر میں میرے معزز و قابل دوست کپل سبل ایم پی سابق مرکزی وزیر و سینئر ایڈوکیٹ سپریم کورٹ نے بھی حال ہی میں ایوان بالا یعنی راجیہ سبھا میں ایک شاندار تقریر کی اور اس مسئلہ کے بارے میں کھل کر تفصیلات بیان کی۔ اس لئے میں نے وندے ماترم کے پیچھے کارفرما نظریہ و متن کا جائزہ لے کر اپنا خیال ظاہر کرنا مناسب سمجھا۔ خاص طور پر اس کے ذریعہ یعنی ناول آنند مٹھ کے بارے میں تاکہ تاریخی پس منظر کے ذریعہ اس تاریخ کو سمجھا جاسکے۔ پارلیمنٹ میں وندے ماترم کی توہین کو قابل سزاء جرم قرار دینے والے بل کی منظوری کے بعد خاص طور پر لوگ اس بات کو لیکر حیران ہیں کہ آخر کس لئے مودی حکومت نے یہ بل منظور کیا۔ آپ کو بتادیں کہ یہ ایک گیت ہے جس کی ابتداء بنکم چندر پادھیائے کے ناول آنند مٹھ میں ہوتی تھی اور اس کے پس منظر کو سمجھنا اس گیت کو سمجھنے کیلئے بہت اہم اور بہت ضروری ہے۔ پچھلے جمعرات کو پارلیمنٹ نے ایک ایسا بل منظور کیا جس کے تحت وندے ماترم کی توہین کو مجرمانہ فعل قرار دیا گیا ہے۔ اس بل میں وندے ماترم کو قومی گیت کے مساوی درجہ دیا گیا ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ سنسکرت کے الفاظ ''وندے ماترم'' کے لفظی معنی ہے۔ ''میں ماں کی عبادت کرتا ہوں'' یہاں ماں سے مراد مادر وطن یعنی ہندوستان ہے۔ بہت سے مسلمان اس گیت کو گانے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ اسلام میں عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کی جاسکتی ہے اور وہی قابل عبادت ہے۔ مسلمانوں کے خیال میں وہ اپنے مادر وطن ہندوستان سے محبت کرتے ہیں لیکن عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کرسکتے ہیں کسی اور کی عبادت کا تصور بھی نہیں کرسکتے لیکن اس کے علاوہ ہمیں اس گیت کو اس پس منظر کو ملحوظ رکھتے ہوئے دیکھنا چاہئے جس میں یہ وجود میں آیا یعنی ناول آنند مٹھ کے تناظر میں تاکہ معاملہ کو صحیح طور پر سمجھا جاسکے۔ آنند مٹھ کا تاریخی پس منظر: یہ گیت اصل میں بنگالی مصنف بنکم چندر چٹوپادھیائے کی ناول آنند مٹھ میں شامل کیا گیا تھا۔ بنکم چندر کو ایک عظیم بنگالی ناول نگار کے طور پر بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اُردو شاعر اقبالؔ نے جب ''سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا'' لکھ رہے تھے تو اپنے ابتدائی دور میں سیکولر اور قوم پرست تھے لیکن بعد میں ان کے خیالات میں فرقہ واریت کا رنگ نمایاں ہوگیا۔ جس کا عکس ہمیں اُن کی نظم شکوہ میں دکھائی دیتا ہے۔ اقبالؔ کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انھوں نے جناح کے دو قومی نظریہ کی تائید و حمایت کی۔ بنکم چندر بھی اقبال کی طرح غیر معمولی ادبی صلاحیتوں کے حامل تھے لیکن شرت چندر یا پریم چند کی طرح نہیں تھے بلکہ اُن کا میلان بہت زیادہ فرقہ واریت کی طرف تھا۔ وہ مسلمانوں کو پسند نہیں کرتے تھے اور اکثر مسلمانوں کا Yavanas کے طور پر حوالہ دیا کرتے تھے یعنی وہ اُن کیلئے توہین آمیز الفاظ استعمال کرتے تھے۔ یہاں اُن کے مشہور و معروف ناول آنند مٹھ کا ایک مکالمہ پیش کیا گیا ہے۔ ناول کے آخری باب میں یہ مکالمہ ایک خدائی قوت اور سنیاسیوں کے رہنما ستیانند کے درمیان ہوتا ہے کہ اس میں ایک خدائی قوت ستیانند کو اپنی جدوجہد ختم کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ مکالمہ کچھ اس طرح ہے: ''وہ'' سے مراد خدائی قوت اور ''س'' سے مراد ستیانند ہے۔ وہ: تمہارا کام مکمل ہوچکا ہے۔ مسلمانوں کی طاقت تباہ ہوچکی ہے۔ اب تمہارے لئے مزید کچھ کرنے کو نہیں ہے۔ بلاوجہ خونریزی سے کوئی بھلائی حاصل نہیں ہوگی۔ ستیانند: مسلمانوں کی طاقت واقعی تباہ ہوچکی ہے لیکن ابھی ہندوؤں کی حکومت قائم نہیں ہوئی، انگریز اب بھی کلکتہ پر قابض ہیں۔ وہ: اب ہندوؤں کی حکومت قائم نہیں ہوگی، اگر تم اپنی جدوجہد جاری رکھو گے تو لوگ بے مقصد مارے جائیں گے۔ اس لئے آو۔ ستیانند (شدید رنج والم کے ساتھ) میرے آقا! اگر ہندوؤں کی حکومت قائم نہیں ہونے والی تو پھر کون حکومت کرے گا؟ کیا مسلمان بادشاہ واپس آئیں گے؟ وہ: نہیں! انگریز حکومت کریں گے۔ ستیانند احتجاج کرتا ہے لیکن بالآخر اُسے اپنی تلوار رکھ دینے پر آمادہ کرلیا جاتا ہے۔ وہ: تمہاری نذر ہوگئی ہے، تم نے اپنی ''ماں'' کیلئے خوشی حاصل کی ہے۔ تم نے ایک انگریزی حکومت قائم کردی ہے۔ اپنی لڑائی چھوڑ دو، لوگوں کو اپنے کھیتوں کی طرف واپس جانے دو۔ ستیانند (آنسو بہاتے ہوئے) میں اپنی ماں کو اُس کے دشمنوں کے خون کی فصل سے مالا مال کروں گا۔ وہ: دشمن کون ہیں؟ اب کوئی دشمن نہیں ہے۔ انگریز حاکم ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے دوست بھی ہیں اور جنگ میں اُنھیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ بنکم چندر کے سیاسی نظریات اور وندے ماترم کے گرد بحث: اگرچہ بنکم چندر نے پہلے یہ لکھا تھا کہ بنگالی ذہانت و دانش پٹھانوں (افغانوں) کی حکمرانی کے دور میں پروان چڑھی جو مسلمان تھے لیکن بعد میں انھوں نے اس موقف سے مکمل طور پر رجوع کرلیا۔ آنند مٹھ کے پانچویں ایڈیشن میں بنکم لکھتے ہیں: ''انگریزوں کو ہندوستان پر حکمرانی کیلئے مجبور کیا گیا تاکہ ہندو دھرم اپنی سابقہ طاقت دوبارہ حاصل کرسکے۔ میں آپ کو وہ بات بتاتا ہوں جو ہشیار لوگ جانتے ہیں۔ حقیقی ہندو دھرم علم پر مشتمل ہے اور وہ (انگریز) اچھے استاد ہیں لہذا ہمیں انگریزی حکومت کو قبول کرنا چاہئے۔ انگریزوں کی طاقت قائم رہے گی۔ کیا یہ انگریزوں کی خوشامدی کی انتہا نہیں جنھوں نے ہندوستان کو لوٹا اور اس کے لوگوں کو غریب و بدحال کردیا۔ یہی وہ ہندو قوم پرستی تھی جسے بنکم چندر نے فروغ دیا۔ اُن کے مطابق انگریز ہندو دھرم کے نجات دہندہ تھے۔ یہ ناول نوآبادیاتی جبر کے خلاف مزاحمت کی ترغیب نہیں دیتا بلکہ اس میں انگریزی حکومت کے ساتھ سمجھوتہ اور تعاون کی حمایت کی گئی ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کے خلاف دشمنی کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ لہذا ہمیں اس پس منظر کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وندے ماترم گیت اصل میں آنند مٹھ میں شامل کیا گیا تھا جو انگریزی حکومت کے حامی اور مسلمانوں کے خلاف تعصب رکھنا۔ وندے ماترم تنازع کی بنیادی وجہ اس کے آخری بندوں میں وطن کو ہندو دیوی کی شکل میں پیش کرنا اور مصنف بنکم چندر چٹوپادھیائے کا مسلم مخالف نظریہ ہے۔ یہ گیت 1882ء میں شائع ہونے والے ان کے ناول آنند مٹھ کا حصہ ہے۔ اس کے پہلے دو بند تو صرف مادر وطن کی خوبصورتی کی تعریف کرتے ہیں، لیکن بعد کے حصوں میں دیش کو درگا اور لکشمی جیسی دیویوں کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ اس تنازع اور لکھنے والے کے نظریے کی تفاصیل درج ذیل نکات کے ذریعے آسانی سے سمجھی جاسکتی ہیں۔ بنکم چندر کا ناول آنند مٹھ بنیادی طور پر مسلم حکمرانوں (نوابوں) کے خلاف سنیاسیوں کی بغاوت پر مبنی ہے۔ ناول کی کہانی میں مسلمانوں کو بیرونی اور ظالم دکھایا گیا ہے، جس کی وجہ سے مصنف کا نظریہ مسلم مخالف سمجھا جاتا ہے۔

# فلسطینیوں کا قتل عام کرنے والے اسرائیل کو ہندوستان نے کی اسلحہ کی فراہمی

**پربھات پٹنائک**

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے حال ہی میں ایک تحقیقاتی رپورٹ کی اشاعت عمل میں لائی جس کا عنوان ''میڈ اِن انڈیا'' تھا۔ اس رپورٹ میں ایمنسٹی نے بڑی تفصیل کے ساتھ یہ بتایا کہ کس طرح ہندوستان، اسرائیل کو اسلحہ و گولہ بارود سپلائی کررہا ہے اور وہ بھی ایک ایسے وقت جب اسرائیل غزہ میں نہتے فلسطینیوں کے قتل عام، ان کی نسلی تطہیر اور نسل کشی میں مصروف تھا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بڑی احتیاط کے ساتھ رپورٹ تیار کی اور سویلین استعمال کیلئے اسرائیل روانہ کی گئیں تمام Shipments کو اس میں شامل نہیں۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں ان اسلحہ و گولہ بارود کی تفصیلات بھی شامل کرنے سے گریز کیا جس کے بارے میں امکانات ظاہر کئے جارہے تھے کہ انہیں میزائل شکن، دفاعی ٹیکنالوجی کے ایک حصہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا تاکہ شہریوں کو تابڑ توڑ حملوں سے بچایا جاسکا۔ بالالفاظ دیگر رپورٹ کی تیاری میں بڑی احتیاط برتتے ہوئے خاص طور پر ہندوستان نے اسرائیل پہنچائی جانے والی اسلحہ کی کھیپ یا Shipments پر توجہ مرکوز کی جو اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں کے خلاف بڑی بیدردی سے استعمال کیا جائے گا۔ (اور اسرائیل نے ایسا ہی کیا۔ ان ہتھیاروں کو اس نے نہتے فلسطینیوں کے خلاف بڑی بیدردی سے استعمال کیا)۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء اور 30 نومبر 2025ء کے درمیان ہندوستان نے اسرائیل کو کم از کم 596,2 شپ منٹس روانہ کئے جو چھوٹے اسلحہ و گولہ بارود سے لے کر فوجی گاڑیوں کے پرزوں پر مشتمل تھے یعنی یہ چیزیں ان پر لدی ہوئی تھیں۔ اسرائیل کو فراہم کئے گئے سامان میں دھماکہ خیز جنگی ساز و سامان (سامان حربی) کے 970,64,5 پرزے شامل تھے جن میں 155 ملی میٹر کے ہائی ایکسپلوسیو توپ خانہ کے گولے اور ڈرونس کے وارڈ ہیڈس بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 516,90,3 فوجی معیار کے چھوٹے ہتھیاروں کے پرزے اور 298 فوجی گاڑیوں کے پرزہ جات بھی فراہم کئے گئے۔ اس میں ذرا برابر بھی شک نہیں ہونا چاہئے کہ یہ ہتھیار اور گولہ بارود اسرائیل نے غزہ میں استعمال کئے درحقیقت غزہ کے نصیرت میں اقوام متحدہ کے زیر انتظام ایک اسکول سے Made in India کا لیبل لگے میزائل کے ٹکڑے ملے تھے۔ اس اسکول میں بے گھر فلسطینی پناہ لئے ہوئے تھے اور اسرائیلی حملے میں 33 افراد جاں بحق ہوئے تھے۔ اسرائیل کو ایسے وقت میں ہتھیار فراہم کرکے جب وہ فلسطینیوں کی نسل کشی ان کی نسلی تطہیر میں مصروف ہے۔ ہندوستان بھی اس نسل کشی میں شریک جرم بن رہا ہے۔ اسپین اور کینیڈا جیسے کئی ترقی یافتہ ملکوں نے اسرائیل کو اس نوعیت کی فوجی امداد فراہم کرنے سے انکار کیا ہے۔ اسپین نے تو مئی 2024 میں کارتاخینا کی بندرگاہ میں Marianna Denica نامی ایک بحری جہاز کو

داخلے کی اجازت دینے سے بھی انکار کردیا تھا۔ یہ جہاز جنوبی ہند کے شہر چینئی سے اسرائیل کیلئے 27 ٹن دھماکہ خیز مواد لے جارہا تھا۔ ہندوستان سے ہتھیار فراہم کرنے والوں میں صرف خانگی شعبے کی کمپنیاں ہی شامل نہیں ہیں بلکہ ان میں سب سے نمایاں اڈانی ڈیفنس اینڈ ایرو اسپیس بھی شامل ہے جس نے اسرائیلی اسلحہ ساز کمپنیوں کے ساتھ مشترکہ منصوبے قائم کئے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی سرکاری ملکیت والی کمپنیاں بھی اسرائیلی کو ہتھیار فراہم کررہی ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ ہندوستان نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی اس رپورٹ پر کوئی باقاعدہ ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان سے اس بارے میں اس وقت سوال کیا گیا جبکہ وہ کسی اور معاملے پر صحافیوں کو بریفنگ دے رہے تھے۔ اب یہ دعویٰ دو واضح وجوہات کی بناء پر مضحکہ خیز ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اگر یہ دعویٰ درست بھی ہو تب بھی اس سے ہندوستان غزہ میں ہزاروں فلسطینیوں کے قتل عام میں شریک ہونے کی اخلاقی ذمہ داری سے بری نہیں ہوجاتا۔ ویسے بھی اسپین اور کینیڈا جیسے ممالک نے صرف اس خوف کی وجہ سے اسرائیل کو اسلحہ کی فراہمی بند نہیں کی کہ ایسا کرنا غیر قانونی ہوگا لہذا جب معاملہ ہزاروں بے گناہ شہریوں کی زندگیوں سے متعلق ہو تو قانونی حیثیت کسی ملک کے فیصلے کا واحد اور حتمی معیار نہیں ہوسکتی اور نہ کبھی رہی ہے۔ یہ نکتہ خاص طور پر ہندوستان کے معاملے میں اہم ہے کیونکہ حالیہ برسوں تک ہندوستان تیسری دنیا کے عوام کے خلاف انسانیت سوز مظالم اور جبر کے خلاف ایک روشن مثال سمجھا جاتا رہا ہے اور ہمیشہ ایسے اقدامات کی مخالفت میں پیش پیش رہا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ قانونی اعتبار سے بھی ہندوستان، فلسطینیوں کے اس قتل عام کا ذمہ دار قرار دیا جاسکتا ہے جو اسرائیل نے انجام دیا ہے اور وہ اب بھی فلسطینیوں کے قتل عام کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ اسرائیل کے اس عمل کو قانونی طور پر نسل کشی یا Genocide قرار دیا جاسکتا ہے اور نسل کشی کے کنونشن کے تحت اس کے کسی فریق ملک کی جانب سے نسل کشی میں مدد یا شراکت ایک قابل سزا عمل ہے۔ آپ کو بتادیں کہ نسل کشی کا کنونشن 9 ڈسمبر 1948ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک فیصلے کے ذریعہ وجوہات میں آیا۔ ہندوستان نے اس کنونشن پر 29 نومبر 1949ء کو دستخط کئے اور 27 اگست 1959ء کو باضابطہ طور پر اس کی توثیق کی۔ اس کنونشن کے تحت یہ نہ صرف نسل کشی میں مدد قابل سزا جرم ہے بلکہ اس کے رکن ممالک کو اس بات کیلئے پابند کیا گیا۔ وہ امن اور جنگ دونوں صورتوں میں نسل کشی کی کارروائیوں کا انسداد کریں اور سزا دیں۔ یقیناً حکومت ہند اس پردے کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرے گی کہ غزہ میں اسرائیل کی کارروائیوں کو ابھی تک قانونی طور پر نسل کشی قرار نہیں دیا گیا ہے تاہم یہ عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ آپ کو یہ بھی یاد دلادیں کہ جنوبی آفریقہ نے 29 ڈسمبر 2023ء کو عالمی عدالت انصاف سے رجوع ہوکر درخواست کی تھی کہ غزہ میں اسرائیل کی ظالمانہ کارروائیوں کو نسل کشی قرار دیا جائے۔ اس وقت جنوبی آفریقہ کی وزیر خارجہ اور ان کے ارکان خاندان کو دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا اور آن لائن ہراسانی بھی کی گئی تھی۔ بعد میں دیگر 20 ملکوں نے جن میں برازیل، اسپین اور میکسیکو بھی شامل ہیں، اس مقدمہ میں جنوبی آفریقہ کی حمایت کرتے ہوئے شامل ہوئے۔

اس کے برعکس صرف تین ملکوں امریکہ، ہنگری (نو فاشسٹ وکٹر اوربان کی قیادت میں اس کی مخالفت کی۔ بعد میں اوربان کو انتخابات میں شکست کا سامنا کرنا پڑا) اور فیجی نے کھلے طور پر جنوبی آفریقہ کی مخالفت کی۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ عالمی عدالت انصاف نے اپنا قطعی فیصلہ صادر نہیں کیا کیونکہ اس قسم کے فیصلے سنانے میں برسوں لگ جاتے ہیں لیکن عدالت نے نسل کشی کو روکنے اور انسانی امداد فراہم کرنے کی اجازت دینے کیلئے قانونی طور پر پابند عارضی اقدامات کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ نصیرت میں واقع ایک اسکول میں پناہ لئے ہوئے 33 فلسطینیوں کے قتل عام میں اسرائیل نے ہندوستانی ہتھیار استعمال کئے جو عالمی عدالت انصاف کی عارضی ہدایات کی خلاف ورزی میں نسل کشی کا ایک عمل قرار پاتا ہے اور ہندوستان کو نسل کشی میں مدد کرنے کیلئے قانونی طور پر ذمہ دار بنا سکتا ہے۔ ایسے میں ہندوستانی حکومت کا موقف صرف اخلاقی اعتبار سے قابل مذمت ہی نہیں بلکہ قانونی جانچ پڑتال کے سامنے بھی نہیں ٹھہر پاتا۔ واضح رہے کہ اقوام متحدہ کے دو اداروں ایک تو اسرائیلی کارروائیوں کی تحقیقات کیلئے قائم کردہ خصوصی کمیٹی اور دوسری انٹرنیشنل کمیشن آف انکوائری نے بالترتیب نومبر 2024ء اور 16 ستمبر 2025ء کو پیش کردہ اپنی رپورٹس میں اس نتیجہ پر پہنچے کہ اسرائیل نے غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی ان کی نسلی تطہیر جیسے سنگین جرم کا ارتکاب کیا۔ خصوصی کمیٹی نے اسرائیل پر الزام عائد کیا کہ اس نے نہتے فلسطینیوں کے خلاف جان بوجھ کر 'بھوک' کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ ہندوستان کی جانب سے اسرائیل کو اسلحے اور دفاعی ساز و سامان کی فراہمی کی رپورٹس اور بین الاقوامی سطح پر اس پر ہونے والی تنقید کے اہم حقائق درج ذیل ہیں۔ حیدرآباد فیکٹری اور ہرمیس ڈرونز: رپورٹس کے مطابق، حیدرآباد میں واقع ایڈانی۔ ایلبٹ ایڈوانسڈ سسٹمز انڈیا کے مشترکہ پلانٹ میں تیار کردہ ہرمیس 900 (Hermes 900) ڈرونز اسرائیل کو برآمد کیے گئے ہیں۔ ان جدید ترین ڈرونز کا استعمال غزہ کی فوجی کارروائیوں میں نگرانی اور حملوں کے لیے کیا جاتا ہے۔ گولہ بارود اور دھماکا خیز مواد: مئی 2024 میں بحری جہازوں (جیسے ماریان ڈینیکا) کی نشاندہی ہوئی تھی جو ہندوستان سے راکٹ، دھماکا خیز مواد اور دیگر فوجی ساز و سامان لے کر اسرائیل جا رہے تھے۔ بین الاقوامی قوانین اور جنیوا کنونشن کے تحت، جنگی جرائم اور نسل کشی کے خطرے کے پیش نظر کسی بھی ملک کو اسلحہ فراہم کرنا مجرمانہ شمولیت کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔

# بھارت کا دفاعی مینوفیکچرنگ میں آتم نربھرتا کو بڑا فروغ

## وزیر دفاع نے 3,070 کروڑ روپے کی دفاعی انڈیجنائزیشن کی فہرست جاری کی

نئی دہلی: وزارتِ دفاع کے دفاعی پیداوار کے محکمے نے حکمت عملی کے لحاظ سے 405 اہم اشیا پر مشتمل اہم اشیاء کی چھٹی مثبت ملکی فہرست جاری کی ہے، جن میں تقریباً 3,070 کروڑ روپے کی کاروباری صلاحیت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس فہرست میں لائن ری پلیسبل یونٹس، ذیلی نظام، ذیلی اسمبلیاں، اسپئیرز، پرزے اور خام مال شامل ہیں۔ ان میں بھارتی کوسٹ گارڈ کی 16 اشیا اور دفاعی شعبے کی سرکاری کمپنیوں کی 389 اشیا شامل ہیں۔ ان اشیا کا تعلق دفاعی پلیٹ فارموں اور نظاموں کی ایک بڑی تعداد سے ہے، جن میں شامل ہیں: فضائی پلیٹ فارم، جیسے ایڈوانسڈ لائٹ ہیلی کاپٹر، لائٹ یوٹیلیٹی ہیلی کاپٹر، ایس یو۔30 ایم کے آئی، لائٹ کامبیٹ ایئر کرافٹ اور اے ایل-31 ایف پی انجن بکتر بند پلیٹ فارم، جن میں ٹی-72، ٹی-90 اور بی ایم پی۔2 شامل ہیں۔ جنگی بحری جہاز میزائل نظام، جیسے کونکورس-ایم، انوار اور ایم آر ایس اے ایم۔ دفاعی الیکٹرانکس، جن میں ریڈار، سونار، فائر کنٹرول نظام اور سیٹلائٹ مواصلاتی نظام شامل ہیں، ہائی ایکسپلوسیو اینٹی ٹینک گولہ بارود اور دیگر اہم دفاعی ساز وسامان۔ ہر شے کی گھریلو تیاری کی ایک متوقع مدت مقرر کی گئی ہے۔ مقامی طور پر کامیاب تیاری کے بعد ان اشیا کی خریداری بھارتی صنعت سے کی جائے گی۔ دفاعی شعبے کی سرکاری کمپنیاں اور بھارتی کوسٹ گارڈ مختلف طریقوں کے ذریعے مقامی کاری عمل میں لائیں گے، جن میں ان کا 'بنانے' کا طریقۂ کار اور اندرون ملک ترقی شامل ہے۔ اس عمل میں صنعت، بالخصوص بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کی شرکت کو فروغ دیا جائے گا۔ اہم اشیا کی یہ چھٹی مثبت ملکی فہرست 'آتم نربھر بھارت' اقدام کے تحت دفاعی ساز وسامان کی تیاری میں خود انحصاری کو فروغ دینے کی حکومت کی کوششوں کی جانب ایک اور اہم قدم ہے۔ اس سے بھارتی صنعت کے لیے مواقع مزید وسیع ہونے، ملکی دفاعی مینوفیکچرنگ کے نظام کو مضبوط بنانے، سرمایہ کاری اور اختراع کو فروغ دینے اور درآمدات پر انحصار کم کرنے میں مدد ملنے کی توقع ہے۔ دفاعی پیداوار کے محکمے نے اگست 2020 میں سریجن دفاعی پورٹل کا آغاز ایک مخصوص پلیٹ فارم کے طور پر کیا تھا، جس کے ذریعے دفاعی شعبے کی سرکاری کمپنیوں اور مسلح افواج کے ہیڈکوارٹرز کی جانب سے دفاعی اشیا سمیت بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں اور نئی قائم ہونے والی کمپنیوں کے لیے، مقامی طور پر تیار کرنے اور پیداوار کے مقصد سے پیش کی جاتی ہیں۔ پورٹل کے آغاز سے جون 2026 تک، دفاعی شعبے کی سرکاری کمپنیوں اور مسلح افواج کے ہیڈکوارٹرز نے مقامی کاری کے لیے 000,33 سے زائد دفاعی اشیا پیش کی ہیں۔ ان میں پہلی پانچ مثبت مقامی کاری فہرستوں کے تحت شامل کی گئی 012,5 اشیا بھی شامل ہیں۔ 700,15 سے زائد دفاعی اشیا کی کامیابی کے ساتھ مقامی سطح پر تیاری کی جا چکی ہے، جس کے نتیجے میں گزشتہ پانچ برسوں کے دوران تقریباً 9,000 کروڑ روپے کی درآمدی متبادل قدر حاصل ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ، دفاعی شعبے کی سرکاری کمپنیوں نے مارچ 2026 تک ملکی سپلائرز کو تقریباً 10,000 کروڑ روپے کے خریداری آرڈر بھی دیے ہیں، جن میں اندرونِ ملک پیداوار کے آرڈر بھی شامل ہیں۔

# وزرائے ماحولیات کی بارہویں برکس میٹنگ میں علمی دستاویزات کا اجرا

## یہ دستاویزات برکس کے رکن ممالک میں رائج بہترین طریقہ کار، علمی نظام اور اختراعات کی عکاسی کرتی ہیں

نئی دہلی: بھارت کی زیر صدارت برکس 2026 کے تحت منعقدہ 12 ویں برکس وزرائے ماحولیات کے اجلاس میں، حکومتِ ہند کے تحت ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر جناب بھوپیندر یادو نے برکس کے رکن ممالک کے وفود کے سربراہان کے ہمراہ برکس ماحولیاتی ورکنگ گروپ کی جانب سے تیار کردہ چار علمی مجموعوں کی رونمائی کی۔ یہ دستاویزات برکس کے رکن ممالک میں رائج بہترین طریقۂ کار، علمی نظام اور اختراعات کی عکاسی کرتی ہیں۔ یہ علمی مجموعے برکس ماحولیاتی ورکنگ گروپ میں ہونے والے تعمیری اور بامقصد غور وخوض کا نتیجہ ہیں، جس کے تحت باہمی تعاون سے چار علمی دستاویزات تیار کی گئی ہیں۔ یہ مجموعے مجموعی طور پر باہمی تعاون کے جذبے کی عکاسی کرتے ہیں اور برکس کے رکن ممالک کے قومی تجربات، بہترین طریقۂ کار، اختراعی حل اور مقامی علمی نظام کو اجاگر کرتے ہیں۔ 1- پائیدار طرزِ زندگی کے فروغ کے سلسلے میں قومی تجربات، بہترین طریقۂ کار اور کامیابی کی داستانوں پر مشتمل علمی مجموعہ وزارتِ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی نے بھارت کی برکس 2026 کی صدارت کے دوران مرتب کیا ہے۔ یہ علمی مجموعہ برکس کے رکن ممالک، جن میں برازیل، چین، مصر، ایتھوپیا، بھارت، انڈونیشیا، جنوبی افریقہ اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں، کے مثالی مطالعات کو یکجا کرتے ہوئے اجتماعی علمی ذخیرے کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ علمی مجموعہ اس امر کی دستاویز پیش کرتا ہے کہ برکس کے رکن ممالک پائیدار طرزِ زندگی کے تصور کو پالیسی میں جدت، رویوں میں تبدیلی کی مہمات، ماحولیاتی تعلیم، کمیونٹی کی شمولیت، پائیدار کھپت اور پیداوار، وسائل کے دوبارہ استعمال پر مبنی معاشی طریقۂ کار، ماحولیاتی نظام کی بحالی، صاف توانائی کی جانب منتقلی اور ماحولیات کے لئے سازگار ترقی کے پروگراموں کے ذریعے عملی اقدامات میں کس طرح تبدیل کر رہے ہیں۔ بھارت کی جانب سے اس میں 'مشن لائف'، 'ماحولیاتی تعلیم پروگرام' اور 'سمبھو مہم' شامل ہیں، جو شہریوں کی قیادت میں پائیدار طرزِ زندگی کو فروغ دینے کے لیے حکومت کی تمام سطحوں اور پورے معاشرے کو شامل کرنے کے نقطۂ نظر کی عکاسی کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر، یہ مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ کس طرح انفرادی انتخاب، منڈی میں اشیا وخدمات کی فراہمی میں تبدیلی اور پالیسی کے ڈھانچے ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو کر نظامی تبدیلی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ آخرکار، شہریوں کی ذمہ داری وشمولیت، مقامی حالات کے مطابق حل اور ڈیجیٹل انضمام پر زور دیتے ہوئے یہ علمی مجموعہ ماحول دوست طرزِ زندگی کو فروغ دینے کیلئے باہمی سیکھنے، مشترکہ تحقیق اور کثیر الجہتی تعاون کا ایک قابلِ عمل خاکہ پیش کرتا ہے۔

## بھارتی فوج کے سربراہ جنرل

# دھیرج سیٹھ نے نیپال کے آرمی کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کا دورہ کیا

کھٹمنڈو: ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ نے منگل کو نیپال کے شیوپوری میں واقع آرمی کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج میں نیپالی فوج اور غیر ملکی افسران سے ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے کمانڈ اینڈ اسٹاف کورس کے زیر تربیت افسران سے بات چیت کی۔ انہوں نے یہاں درمیانے درجے کے فوجی افسران میں اسٹاف کی کارکردگی اور قیادت کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ جنرل دھیرج سیٹھ نے آرمی کمانڈ اینڈ اسٹاف کورس کے زیر تربیت افسران سے خطاب بھی کیا۔ نصاب سے وابستہ انسٹرکٹرز اور غیر ملکی زیر تربیت افسران سے بھی بات چیت کی۔ انہوں نے افسران کے ساتھ پیشہ ورانہ فوجی تربیت، قیادت کی صلاحیت اور بدلتے ہوئے سیکورٹی چیلنجز کے درمیان فوجی افسران کے کردار سے متعلق مختلف پہلوؤں پر تبادلۂ خیال کیا۔ واضح رہے کہ فوجی افسران کے لیے کمانڈ اور اسٹاف کی تربیت ان کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس طرح کی تربیت سے افسران کو اسٹریٹجک سوچ، فیصلہ لینے کی صلاحیت اور مشترکہ فوجی مہمات کے لیے ضروری مہارتیں پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے قبل جنرل دھیرج سیٹھ نے نیپال کے بری فوج کے سربراہ جنرل اشوک راج سگدیل سے رسمی ملاقات کی تھی۔ دونوں فوجی سربراہان نے باہمی مفادات کے امور پر تبادلۂ خیال کیا اور ہندوستان اور نیپال کے درمیان دوطرفہ فوجی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر غور وخوض کیا۔ ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ 17 سے 19 اگست تک نیپال کے سرکاری دورے پر ہیں۔ اپنے اس دورے میں انہوں نے نیپال کی اہم شخصیات سے بھی ملاقات کی اور دونوں ممالک کے مشترکہ مفادات سے متعلق امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ گفتگو کے دوران ہندوستان اور نیپال کے درمیان طویل عرصے سے جاری فوجی تعاون اور دوطرفہ دفاعی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے موضوعات نمایاں رہے۔

# اے آئی، کوانٹم، سائبر سکیورٹی اور ڈیجیٹل ذرائع طرز حکمرانی میں تیزی سے تبدیلی لا رہے ہیں

## انہوں نے زور دیا کہ ان ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیوں کو مؤثر طور پر سمجھنے اور ان کے مطابق ردِ عمل دینے کیلئے افسران کا مسلسل سیکھتے رہنا ناگزیر ہے

نئی دہلی: وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات وپنشن، محکمۂ جوہری توانائی اور محکمۂ خلائی امور کے مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ اے آئی (مصنوعی ذہانت)، کوانٹم، سائبر سکیورٹی اور ڈیجیٹل ذرائع طرز حکمرانی میں تیزی سے تبدیلی لا رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکمرانی کے طریقہ کار اور ٹیکنالوجی میں تیزی سے آنے والی تبدیلیوں کے پیش نظر سول سروس کے افسران کے لیے مسلسل سیکھنے اور خود کو بدلتے حالات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ لیٹرل انٹری کے ذریعے مقرر کیے گئے جوائنٹ سکریٹریوں، ڈائریکٹروں اور ڈپٹی سکریٹریوں کے لیے 15 روزہ ریفریشر کورس کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ تیزی سے بدلتے ہوئے انتظامی ماحول میں افسران کو ہمیشہ سیکھنے کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے اور اپنے علم ومہارت کو مسلسل اپ ڈیٹ کرتے رہنا چاہیے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ریفریشر کورس کو محض لیکچرز دینے کے پلیٹ فارم کے بجائے دو طرفہ ابلاغ اور مکالمے کے ذریعے سیکھنے کے ایک موقع کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ شرکا خاطر خواہ پیشہ ورانہ تجربہ اور پختگی حاصل کر چکے ہیں، اس لیے انہیں مباحثوں میں فعال طور پر حصہ لینا چاہیے اور اپنی تعلیمی وتربیتی ضروریات کے بارے میں اپنی آرا اور تجاویز پیش کرنی چاہیے۔ وزیر موصوف نے ٹیکنالوجی میں تیزی سے ہونے والی تبدیلیوں کی رفتار کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ مصنوعی ذہانت، کوانٹم ٹیکنالوجیز، سائبر سکیورٹی اور ڈیجیٹل ذرائع میں ہونے والی پیش رفت طرز حکمرانی اور انتظامی عمل کو تیزی سے متاثر کر رہی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ان ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیوں کو مؤثر طور پر سمجھنے اور ان کے مطابق ردِ عمل دینے کے لیے افسران کا مسلسل سیکھتے رہنا ناگزیر ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے سرکاری افسران کی اس اضافی ذمہ داری پر بھی زور دیا کہ وہ آئینی ذمہ داریوں اور حکومتی اداروں کے وقار وتقدس کو برقرار رکھتے ہوئے سرکاری حکومت کے اہم پروگراموں کی مؤثر عمل آوری کے لیے ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور ڈیجیٹل ذرائع سے استفادہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے پروگراموں پر عمل درآمد اور ان کی نگرانی کو آسان بنانے پر بھی توجہ مرکوز کی ہے۔ ریفریشر کورس کے نصاب کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر نے پالیسی تجزیے، ڈیجیٹل تبدیلی، بلدیاتی مالیات (میونسپل فائنانس)، عوامی صحت (پبلک ہیلتھ)، سائبر سکیورٹی، تعلیم اور حکومتی ابلاغ جیسے شعبوں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے تجویز دی کہ حکومتی ابلاغ میں عوامی رابطہ بھی شامل ہونا چاہیے، کیونکہ سرکاری افسران کی ابلاغی ذمہ داریاں مسلسل وسیع ہو رہی ہیں۔

## بھارت کی سب سے بڑی سیمی کنڈکٹر

# نمائش ۷ ارستمبر سے نئی دہلی میں منعقد ہوگی

نئی دہلی: سیمی کون انڈیا کے پانچویں ایڈیشن کا باضابطہ افتتاح وزیر اعظم جناب نریندر مودی 17 ستمبر 2026 کو نئی دہلی کے یشوبھومی (انڈیا انٹرنیشنل کنونشن اینڈ ایکسپو سینٹر) میں کریں گے۔ ہندوستان کے سیمی کنڈکٹر کے سفر میں ایک اور اہم سنگِ میل کی حیثیت سے سیمی کون انڈیا 2026 عالمی سیمی کنڈکٹر ایکو نظام سے وابستہ اہم فریقوں، حکومت اور صنعت کے رہنماؤں، صنعت کے ماہرین، تعلیمی شعبے سے وابستہ افراد، سرکاری افسران اور طلبہ کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر یکجا کرے گا۔ سیمی کون انڈیا پروگرام کے تحت انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن (آئی ایس ایم) کے ذریعے ہندوستان کا سیمی کنڈکٹر کا سفر تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ملک میں ایک مضبوط اور پائیدار سیمی کنڈکٹر ایکو نظام کی تشکیل کے مقصد سے سیمی کون 1.0 کے تحت 12 منصوبوں کو منظوری دی گئی ہے۔ مزید برآں، مرکزی کابینہ نے اگلے مرحلے یعنی سیمی کون 2.0 کو بھی منظوری دے دی ہے، جس کا مقصد ہندوستان میں مضبوط اور پائیدار سیمی کنڈکٹر ایکو نظام کی ترقی کو مزید تیز کرنا ہے۔ سیمی کنڈکٹرز کو بنیادی اہمیت کی حامل صنعت تسلیم کرتے ہوئے حکومت تحقیق، اختراع اور ڈیزائن کے شعبوں کی بھی معاونت کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے 332 سے زائد تعلیمی اداروں اور 105 اسٹارٹ اَپس کو جدید ترین ڈیزائن آلات فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیزائن سے منسلک ترغیبی اسکیم (ڈی ایل آئی) کے تحت 24 اسٹارٹ اَپس کو منظوری دی گئی ہے، جس سے ہندوستانی اختراع کاروں کو اہم اور کلیدی شعبوں میں کام کرنے کے مواقع میسر آ رہے ہیں۔ یہ اقدامات ملک میں ایک مضبوط اور جامع سیمی کنڈکٹر ایکو نظام کی تشکیل میں معاون ثابت ہو رہے ہیں، جو آتم نربھر بھارت کے وژن سے ہم آہنگ ہے۔

## پیتھالوجی شعبہ نے جے این ایم سی

# اے ایم یو میں آزادی فیسٹ منعقد کیا

علی گڑھ: جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج (جے این ایم سی)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ پیتھالوجی نے آزادی کے جذبہ کے اظہار، باہمی تعاون اور صحت مند مسابقت کے جذبہ کو فروغ دینے کے لیے آزادی فیسٹ 2026 کا انعقاد کیا، جس میں تخلیقی اور معلوماتی نوعیت کے مختلف مقابلے منعقد کیے گئے۔ فیسٹ کا اختتام تقسیم انعامات تقریب کے ساتھ ہوا۔ تقریب میں ڈی ایس ڈبلیو پروفیسر محمد اطہر انصاری، فیکلٹی آف میڈیسن کے ڈین پروفیسر محمد خالد اور جے این ایم سی کے پرنسپل و چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پروفیسر انجم پرویز سمیت اساتذہ اور دیگر افراد نے شرکت کی۔ حاضرین کا خیرمقدم کرتے ہوئے آرگنائزنگ چیئرپرسن پروفیسر نشاط افروز نے کہا کہ اس فیسٹ نے شرکاء کو ہندوستان کے جذبہ آزادی کا جشن مناتے ہوئے سوچنے، اظہار خیال اور تخلیق کا موقع فراہم کیا۔ آزادی فیسٹ 2026 کی کنوینر ڈاکٹر بشریٰ صدیقی نے کہا کہ یہ پروگرام ملک کی آزادی کی جدوجہد سے وابستہ قربانی، استقامت اور اتحاد جیسی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔ فیسٹ میں پوسٹر ونعرہ نویسی، فی البدیہہ تقریر، کہانی نویسی، رنگولی، ڈبیٹ اور فریڈم کوئز کے مقابلے منعقد کیے گئے۔ انفرادی مقابلوں کو ڈاکٹر شگفتہ قادری (پوسٹر سازی ونعرہ نویسی)، ڈاکٹر رقیہ افروز (فی البدیہہ تقریر)، ڈاکٹر سہیل الرحمن (کہانی نویسی)، ڈاکٹر مراد (رنگولی)، ڈاکٹر محمد رافع (ڈبیٹ) اور ڈاکٹر بشریٰ صدیقی (فریڈم کوئز) نے مربوط کیا۔ مقابلوں کے ججوں میں پروفیسر وینا مہیشوری، پروفیسر محبوب حسن، پروفیسر نشاط افروز، پروفیسر کفیل اختر، پروفیسر روبینہ خان، پروفیسر محمد جسیم حسان، پروفیسر حنا انصاری، ڈاکٹر فیروز عالم، ڈاکٹر تبسم نواب اور ڈاکٹر اویس اشرف شامل تھے۔ پوسٹر ونعرہ نویسی مقابلے میں ڈاکٹر سدرہ اور ڈاکٹر صدف پر مشتمل 'ترنگا ویریئرز' نے پہلی پوزیشن حاصل کی، جبکہ ڈاکٹر جنیش اور ڈاکٹر پرتیکشا پر مشتمل 'بھارت بریلیئنس' کی ٹیم نے دوسرا مقام اور ڈاکٹر اودھ اور ڈاکٹر ریتو پر مشتمل 'آزادی ہیروز' نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ فی البدیہہ تقریر کے مقابلے میں ڈاکٹر رجنیش، ڈاکٹر صدف شکیل اور ڈاکٹر شوبھت سکینہ نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ رنگولی میں ڈاکٹر بینش اور ڈاکٹر جولی کی ٹیم نے پہلا مقام، ڈاکٹر نافع اور ڈاکٹر سارتھ کی ٹیم نے دوسرا مقام، اور ڈاکٹر پرتیکشا اور ڈاکٹر رجنیش کی ٹیم نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ ڈبیٹ میں ڈاکٹر کونیکا، ڈاکٹر فاطمہ اور ڈاکٹر اقرا نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ ڈاکٹر شوبھت سکینہ کو حوصلہ افزائی انعام دیا گیا۔ فریڈم کوئز میں ڈاکٹر شوبھت اور ڈاکٹر کونیکا پر مشتمل 'ٹیم ولبھ بھائی پٹیل' نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ڈاکٹر پرتیکشا اور ڈاکٹر ارباز پر مشتمل 'ٹیم سبھاش چندر بوس' نے دوسرا مقام جبکہ ڈاکٹر سارتھ اور ڈاکٹر اسونتھ پر مشتمل 'ٹیم اینی بیسنٹ' نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ پروفیسر نشاط افروز اور ڈاکٹر بشریٰ صدیقی کو پروگرام کو خوش اسلوبی سے انعقاد کے لئے اعزاز سے نوازا گیا۔

# اردو اساتذہ کرام صبر وتحمل سے کام لیں

## ضلع اردو ٹیچرس ایسوسی ایشن ویشالی

حاجی پور: صاحب انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل ہے۔ خالق کائنات نے انسان کو عبادت کی غرض سے پیدا کیا ہے۔ عبادت کے دو طریقے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد یعنی پوری انسانیت کا دکھ درد اس کی بھلائی کے بارے میں غور وفکر کرنا، ملک وملت معاشرہ کی بھلائی اور اچھائی کے لئے تگ ودو کرنا حقوق العباد میں شامل ہے۔ مندرجہ بالا باتیں ضلع اردو ٹیچرس ایسوسی ایشن ویشالی کے صدر جناب محمد عظیم الدین انصاری اور جنرل سیکرٹری جناب کوثر پرویز خان نے اپنے اپنے پریس بیان میں کہی ہے۔ انہوں نے آگے کہا کہ قوم کی زوال کا اسباب حقوق العباد جیسی عبادت سے منفی رویہ اختیار کرنا ہے۔ یہی اسباب ہے کہ قوم مسلم زوال آمادہ قوم کی صف میں کھڑی ہے۔ انہوں نے آگے کہا قوم مسلم بہت قبل ہی زوال کا شکار ہو چکی ہے افسوس کہ ان احساس مردہ ہو چکا ہے۔ کسی بھی قوم کو زندہ اور عروج کے لیے تعلیم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ ہم تعلیم کے میدان میں ماضی کے مقابلے کافی پستی میں جا چکے ہیں۔ کسی بھی قوم کی مادری زبان اس قوم کی تہذیب وتمدن کی پہچان ہے۔ زبان کو زندہ رکھنا قومیت کو زندہ رکھنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اردو ہماری مادری زبان ہے اور ریاست بہار کی سرکاری دوسری زبان ہے۔ اس کی تعلیم کے لئے ریاست کے تمام اسکولوں میں اردو ٹیچروں کی بحالی کا اعلان سابق وزیر اعلیٰ جناب نتیش کمار کئی بار کر چکے ہیں۔ اس زبان کے فلاح وبقا کے لئے کئی طرح کے سرکاری منصوبہ ریاستی سطح پر چلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اکابرین کی بے توجہی اور اس سمت میں سرد مہری کی وجہ کر اردو کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے۔ ابھی بھی ریاست کے اسکولوں میں اردو ٹیچروں کی ضرورت نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ تعلیم جانب سے گزشتہ دنوں میں کئی طرح کے حکم نامے جاری ہوئے ہیں۔ ٹیچروں اور طالب علموں نیز گارجین حضرات کے درمیان پریشانی کی باتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ ٹیچروں میں گھبراہٹ اور پریشانی کو دیکھتے ہوئے جناب انصاری نے کہا کہ صبر وتحمل سے کام لیں اور سرکاری حکم نامے کو نافذ العمل کریں۔ انہوں نے آگے امید دلائی کہ ہمارے اکابرین حقوق العباد پر یقینی طور پر عمل پیرا ہوں گے۔ وقت اور حالات دن اور رات کی طرح بدلتے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں مثبت اور اچھی امیدیں رکھنی چاہیے۔

# اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی سرگرم عمل ہے: نسیم عبداللہ

حاجی پور: راشٹریہ جنتا دل ضلع سمستی پور اقلیتی سیل کے ضلعی صدر وقوم وملت کے ہمدرد اور قد آور لیڈر جناب نسیم عبداللہ صاحب کثیر الاشاعت روزنامہ قومی تنظیم کے نمائندہ کو ایک خصوصی ملاقات کے دوران اردو ایکشن کمیٹی بہار کی جانب سے چلائی جا رہی ہے بیداری تحریک کے تعلق سے ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے مثبت اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ ہر اردو آبادی کے درمیان اردو ایکشن کمیٹی بہار کے صدر جناب ایس ایم اشرف فرید صاحب کے نام سننے کو مل رہے ہیں۔ سمستی پور ضلع میں بھی اس کی تحریک کی اسد ضرورت ہے۔ انہوں نے آگے نمائندہ کو بتایا کہ اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کی تحریک کے اثرات جنداہا، پاتے پور کی راہ سے ہمارے ضلع کے کے علاقے میں بھی دیکھے جا رہے ہیں۔ انہوں نے آگے کہا کہ وِیشالی ضلع کے صدر جناب محمد عظیم الدین انصاری محکمہ تعلیم کے سبکدوشی کے بعد کئی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ اردو ایکشن کمیٹی کے زیر اہتمام وِیشالی میں منعقد ہونے والے پروگراموں میں ہمارے ضلع کے کئی معزز سرکردہ شخصیتوں کی شرکت ہو چکی ہے۔ ان میں انجینئر شکیل احمد، آفو باہو کے نام قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے آگے کہا کہ ان لوگوں کے ذریعے وِیشالی ضلع کی ایکشن کمیٹی کی تحریک کی خبریں کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ قومی تنظیم میں پڑھ کر ہم لوگ روشناس ہوتے ہیں۔ یہ مستقبل کے لیے خوش آئند بات ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو ایکشن کمیٹی وِیشالی کے جنرل سیکرٹری پروفیسر توقیر سیفی اپنے علاقے کے تنظیم سے جڑے نمائندوں کے ساتھ علاقوں میں چھوٹی چھوٹی نشستوں کا اہتمام کر خاموشی کے ساتھ جو تحریک چلا رہے ہیں اس کے لیے کمیٹی کے سارے افراد خصوصاً توقیر سیفی مبارک باد مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی سے جڑے سکریٹری جناب محمد شاہنواز عطا صاحب، ماسٹر علاالدین، قمر عالم، افروز عالم حاجی پور، خازن عبدالقادر بہاری وغیرہ ہم اپنے اپنے علاقوں میں جس انداز اور جس فکر سے تحریک میں نظر آتے ہیں یہ اپنے آپ میں ایک مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحافی محمد شاہنواز عطا صاحب سے میرا دیرینہ تعلقات قائم ہے۔ وقتاً فوقتاً ملاقات کے دوران تحریک سے وابستہ خبریں اور وِیشالی ضلع کی اہم خبریں روزنامہ قومی تنظیم اور ان کی زبانی جو حاصل ہوتی ہے اس سے دل کو سکون ملتا ہے۔ شاہنواز عطا اپنی تحریر کے ذریعے دیانت داری اور ایمانداری کے ساتھ جو خبریں ارسال کرتے ہیں شائع شدہ خبروں سے قاری کو اطمینان اور پختہ یقین ہوتا ہے۔ جناب نسیم عبداللہ صاحب نے آگے کہا وِیشالی ضلع کے صدر کے حکمت عملی اور تجربہ کی بنیاد پر پورے وِیشالی ضلع میں تحریک کو سرگرم عمل کر رکھا ہے۔ کمیٹی کے نمائندوں کے علاوہ عام عوام بھی روز بروز اس کمیٹی میں شامل ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وِیشالی ضلع کی طرح سمستی پور ضلع میں بھی کمیٹی کی تشکیل عمل میں لانے کی ضرورت ہے۔ چونکہ اس ضلع میں بھی اردو کی ایک بڑی آبادی مقیم ہے اور کئی اہم ادارے قائم ہیں۔ اس موقع پر جناب محمد جمال اختر، محمد ممتاز وغیرہ ہم سمیت دیگر معززین موجود تھے۔

# ہندوستان انٹرنیشنل رائس کانفرنس ۲۳/اکتوبر سے نئی دہلی میں

## بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس چاول کی صنعت سے متعلق گفتگو کو صرف تجارت اور کاروبار تک محدود رکھنے کے بجائے اسے مزید وسیع کرنے کے لیے تیار ہے

نئی دہلی: 'بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس' چاول کی صنعت سے متعلق گفتگو کو صرف تجارت اور کاروبار تک محدود رکھنے کے بجائے اسے مزید وسیع کرنے کیلیے تیار ہے۔ اس کانفرنس میں نو خصوصی 'ایکسپیرینس زون' ہوں گے، جو تہذیب، ثقافت، غذائیت، ٹیکنالوجی، جدت اور عالمی تجارت کے ذریعے چاول کے سفر کو پیش کریں گے۔ تین روزہ یہ کانفرنس 23 سے 25 اکتوبر 2026 تک نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں منعقد ہوگی۔ آنے والا ایڈیشن بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس 2025 کو حاصل ہونے والی بین الاقوامی شناخت کو مزید آگے بڑھائے گا۔ 'ارنسٹ اینڈ ینگ' کی 'پوسٹ کانفرنس امپیکٹ اسیسمنٹ رپورٹ' میں بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس 2025 کو شرکا اور پیمانے کے لحاظ سے دنیا کی اب تک کی سب سے بڑی چاول پر مرکوز کانفرنس قرار دیا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس 2025 میں 10,854 افراد نے شرکت کی، جن میں 90 سے زیادہ ممالک کے 083,1 بین الاقوامی خریدار اور چاول کی ویلیو چین کی نمائندگی کرنے والے 154 نمائش کنندگان شامل تھے۔ کانفرنس کے دوران تقریباً 3.02 ارب امریکی ڈالر (تقریباً 33,453 کروڑ روپے) کے برآمدی وعدے کیے گئے، جن میں 86.3 لاکھ ٹن چاول کی تجارت کے معاہدے شامل تھے۔ رپورٹ کے مطابق تقریب کے دوران 3,200 سے زیادہ کاروباری روابط بھی قائم ہوئے۔ بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس 2026 اسی بنیاد کو آگے بڑھاتے ہوئے چاول کو مختلف زاویوں سے پیش کرنے کیلئے نو 'ایکسپیرینس زون' پر مشتمل ایک زیادہ جامع اور تجرباتی فارمیٹ پیش کرے گا۔ اہم توجہ کا مرکز 'رائس آرکائیو' ہوگا، جس میں دنیا بھر میں چاول کی اقسام کے تنوع کو اجاگر کرنے کیلئے ایک خصوصی آرٹ انسٹالیشن کے طور پر چاول کی 200 اقسام پیش کی جائیں گی۔ 'رائس تھرو ٹائم' مختلف نسلوں کے دوران چاول کی کاشت، استعمال اور تجارت کے ارتقا کو پیش کرے گا، جبکہ 'بیونڈ دی باؤل' کھانے کے علاوہ چاول کے مختلف استعمالات کا جائزہ لے گا۔ 'رائس روٹ میپ' یہ دکھائے گا کہ چاول نے مختلف خطوں کا سفر کس طرح کیا اور عالمی تجارتی نیٹ ورک کی تشکیل میں کس طرح کردار ادا کیا۔ دوسری جانب 'سیڈ کلاؤڈ' بیجوں، حیاتیاتی تنوع، زرعی جدت اور چاول کی کاشت کے مستقبل پر توجہ مرکوز کرے گا۔ ایک اور اہم زون 'رائس مرز' مصنوعی ذہانت اور چاول کے درمیان تعلق کا جائزہ لے گا۔ باقی زونز 'بی ہینڈز آف رائس'، 'ہاؤ دی ورلڈ ایٹس رائس' اور 'دی ورلڈ وِدِن اے' بی چاول کے ماحولیاتی نظام کے مختلف پہلوؤں کو مزید اجاگر کریں گے، جس سے زائرین اور صنعت سے وابستہ افراد کے لیے ایک انٹرایکٹو تجربہ تیار ہوگا۔ یہ تصور عالمی چاول کی صنعت میں آنے والی بڑی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے، جہاں اس اناج کو اب صرف پیداوار، قیمت اور برآمدات کے نقطۂ نظر سے نہیں دیکھا جا رہا، بلکہ غذائی تحفظ، پائیداری، موسمیاتی لچک، حیاتیاتی تنوع، ٹیکنالوجی، ویلیو ایڈیشن اور صارفین کی بدلتی پسند کے تناظر میں بھی اہمیت دی جا رہی ہے۔ ہندوستان کے لیے یہ کانفرنس اپنے چاول کے وسیع اور متنوع ماحولیاتی نظام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقع فراہم کرے گی۔

### بھارت نے برکس میٹنگ میں عوام پر مرکوز

# عمل آوری پر مبنی ماحولیاتی کارروائی کا مطالبہ کیا

نئی دہلی: ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے وزیر، حکومت ہند، جناب بھوپیندر یادو نے آج نئی دہلی میں منعقد ہونے والی ہندوستان کی برکس چیئرشپ 2026 کے تحت 12 ویں برکس ماحولیات کے وزراء کی میٹنگ میں برکس کے رکن ممالک کے وزراء اور وفود کے سربراہوں کا خیر مقدم کیا۔ اپنا کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے، جناب یادو نے کہا کہ ہندوستان کی صدارت وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے ویژن سے رہنمائی کرتی ہے جس میں گلوبل ساؤتھ کے خدشات کو ایجنڈے میں سب سے آگے رکھا جاتا ہے اور برکس کو تعاون اور پائیداری کے لیے لچک اور اختراع کے طور پر نئے سرے سے متعین کیا جاتا ہے۔ جناب یادو نے ماحولیاتی تبدیلیوں، حیاتیاتی تنوع کے نقصان، آلودگی اور آفات کے خطرات کے بڑھتے ہوئے عالمی ماحولیاتی چیلنجوں پر روشنی ڈالی، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے جہاں ماحولیاتی خطرات اکثر وسیع تر ترقیاتی ترجیحات کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے موسمیاتی مالیات، موافقت اور مقامی کمیونٹیز کو بااختیار بنانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے جنگلات میں آگ کی روک تھام، تیاری، پیشگی انتباہ، ردعمل اور آگ کے بعد کی بحالی پر مضبوط برکس تعاون پر زور دیا۔ ہندوستان کے نقطہ نظر پر زور دیتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ماحولیاتی بحالی اور انسانی ترقی ایک ساتھ آگے بڑھ سکتی ہے"مشن لائیف ای اور ایک پیڑ ماں کے نام کا حوالہ دیتے ہوئے ماحولیاتی بحالی، عوامی شراکت اور کمیونٹی کی ملکیت کو یکجا کرنے کی مثالیں پیش کیں۔ انہوں نے روایتی علم اور جدید سائنس کو ایک ساتھ لانے پر زور دیا تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ حل سائنسی طور پر مضبوط، مقامی طور پر متعلقہ اور سماجی طور پر شامل ہیں۔ وزیر موصوف نے اس بارے میں بات کی کہ کس طرح 2031-2035 کے لیے ہندوستان کی نئی قومی سطح پر طے شدہ شراکت میں شامل ترقی اور توانائی کی سلامتی کی حمایت کرتے ہوئے آب و ہوا کی کارروائی کو آگے بڑھانے کے لیے عزم کی مزید عکاسی ہوتی ہے۔ وزیر نے ہندوستان کی برکس چیئرشپ کی چار ترجیحات کا خاکہ پیش کیا: پائیدار طرز زندگی کو فروغ دینا؛ شجرکاری، جنگل کی آگ کا انتظام اور ڈیزاسٹر ریزیلینس؛ سرکلر اکانومی؛ اور موافقت۔ انہوں نے کہا کہ"ایک ساتھ مل کر، یہ چار ترجیحات ایک سادہ لیکن طاقتور یقین کی عکاسی کرتی ہیں۔ ماحولیاتی کارروائی کو عوام پر مرکوز اور پائیدار، نفاذ یا عمل پر مبنی اور ترقی پذیر ممالک کی حقیقتوں کے لیے جوابدہ رہنا چاہیے۔ جناب یادو نے کہا کہ ہندوستان کی صدارت کے دوران حاصل ہونے والی پیشرفت مہینوں کے مذاکرات، گفت و شنید اور تعاون کی عکاسی کرتی ہے۔ وزیر نے کمیونٹیز کو پیچھے چھوڑے بغیر لچک پیدا کرنے، ذمہ داری کے ساتھ جدت طرازی پر عمل کرنے اور پائیداری کو ترقی کے مرکز میں رکھنے پر زور دیا۔ انہوں نے مزید اس بات پر زور دیا کہ برکس علمی نیٹ ورکس، تکنیکی تبادلے، تربیت، ٹیکنالوجی تعاون اور مضبوط ادارہ جاتی شراکت کے ذریعے تعاون کو اجتماعی اور تعاون پر مبنی صلاحیت میں تبدیل کر سکتا ہے۔ بھارت نے نئی دہلی میں منعقدہ بارہویں برکس وزرائے ماحولیات کی میٹنگ میں مضبوط، عوام پر مرکوز اور عمل آوری پر مبنی ماحولیاتی کارروائی کا پرزور مطالبہ کیا ہے۔ 18 اگست 2026 کو بھارت کی برکس صدارت کے تحت منعقدہ اس اہم اجلاس کی صدارت مرکزی وزیرِ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی جناب بھوپیندر یادو نے کی۔ چار نالج کمپینڈ یمز کی رونمائی: اجلاس میں چار علمی مجموعوں کا اجرا کیا گیا جو رکن ممالک کے بہترین طریقوں اور مقامی اختراعات کی عکاسی کرتے ہیں۔ وزیرِ ماحولیات بھوپیندر یادو نے واضح کیا کہ ترقیاتی اہداف اور ماحولیاتی تحفظ کو ایک ساتھ آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بھارت کی مشن لائف اور ایک پیڑ ماں کے نام جیسی مہمات کو عوامی شراکت داری کی بہترین مثال کے طور پر پیش کیا۔

## بھارت کا سیمی کنڈکٹر ماحولیاتی نظام توسیع کیلئے تیار ہے

### 2026 کے آخر تک 5-6 پروجیکٹس لائیو ہو سکتے ہیں۔ ایس کرشنن

نئی دہلی: وزارت الیکٹرونک اور انفارمیشن اینڈ ٹکنالوجی کے سکریٹری ایس کرشنن نے سیمی کون انڈیا 2026 کے پانچویں ایڈیشن کی تاریخ کا اعلان کرتے ہوئے منگل کو کہا کہ ہندوستان کا سیمی کنڈکٹر ایکو سسٹم توسیع کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہونے والا ہے، 2026 کے آخر تک پانچ سے چھ پروجیکٹوں کے تجارتی پیداوار میں آنے کا امکان ہے، جبکہ حکومت کی طرف سے منظور شدہ نئے آئی ایس ایم کے لیے نئے سیمی کنڈکٹر ایکو سسٹم کی منظوری دی گئی ہے۔ سیمی کون انڈیا 2026 کے پانچویں ایڈیشن کا باضابطہ افتتاح وزیر اعظم نریندر مودی 17 ستمبر 2026 کو یاو بھومی (انڈیا انٹرنیشنل کنونشن اینڈ ایکسپو سینٹر)، نئی دہلی میں کریں گے۔ پریس کانفرنس میں، کرشنن نے کہا کہ آئی ایس ایم 0.1 کے تحت منظور شدہ تین بڑے سیمی کنڈکٹر پروجیکٹ تجارتی پیداوار میں داخل ہو چکے ہیں، جن میں 2026 کے آخر تک مزید پروجیکٹوں کا افتتاح ہونے کا امکان ہے۔"وزیر اعظم نے ان میں سے پہلے کا افتتاح 28 فروری کو کیا، اس کے بعد دو اور۔ اس بات کا امکان ہے کہ اس سال کے اختتام سے پہلے مزید افتتاح کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا، ہم نے چھ یا چھ سال کے اختتام سے پہلے اس بات پر زور دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان پروجیکٹوں کی کمرشلائزیشن آئی ایس ایم 0.1 کی حقیقی زمینی کامیابی کو ظاہر کرے گی اور عالمی سیمی کنڈکٹر انڈسٹری کے لیے ایک منزل کے طور پر ہندوستان کی ساکھ کو مضبوط کرے گی۔ کرشنن نے سیمی کنڈکٹر پروگرام آئی ایس ایم 0.2 کے اگلے مرحلے کی مرکزی کابینہ کی منظوری پر بھی روشنی ڈالی۔ کرشنن نے کہا کہ حکومت تحقیق اور ترقی کی حمایت کرے گی، مزید جدید ٹیکنالوجیز کی طرف تبدیلی کو فروغ دے گی اور سیلیکون فوٹونکس اور پاور سیمی کنڈکٹرز جیسے مخصوص شعبوں میں ترقی کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ انہوں نے ٹیلنٹ کی ترقی کو ایک اہم ترجیح کے طور پر بھی شناخت کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ سیمی کنڈکٹر ڈیزائن میں ہندوستان کی کافی موجودگی ہے، لیکن مینوفیکچرنگ ورک فورس کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ کے لیے ہنر مند افرادی قوت کی تربیت نہ صرف ہندوستان کی ضروریات کو پورا کر سکتی ہے بلکہ ملک کو عالمی منڈیوں میں ہنر مند ہنر فراہم کرنے کے قابل بھی بنا سکتا ہے۔ ہم نے بار بار یہ بات کہی ہے کہ جب کہ ڈیزائن ورک فورس میں ہماری کافی موجودگی ہے، مینوفیکچرنگ ورک فورس میں تقریباً 20 فیصد، ابھی بھی کام کرنا باقی ہے، اور ایک بار جب ہم لوگوں کو سیمی کنڈکٹرز کی تیاری کے لیے تربیت دینا شروع کر دیتے ہیں، تو یہ نہ صرف ہندوستان کے لیے بلکہ دنیا کے دیگر ممالک کے لیے بھی متعلقہ ہوگا۔

### یو آئی ڈی اے آئی خصوصی مہم نے اسکولی بچوں کے لیے

# آدھار میں ۲ کروڑ سے زیادہ لازمی بایومیٹرک اپ ڈیٹس مکمل کئے

نئی دہلی: یونیک آئیڈینٹی فکیشن اتھارٹی آف انڈیا (UIDAI) نے لازمی بایومیٹرک اپڈیٹس (MBU) کے لیے اپنے ملک گیر مشن موڈ ڈرائیو میں ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے، جس نے ملک بھر میں اسکولی بچوں کے لیے 2 کروڑ سے زیادہ لازمی بایومیٹرک اپ ڈیٹس کو مکمل کیا ہے۔ اس پہل کو یونیفائیڈ ڈسٹرکٹ انفارمیشن سسٹم فار ایجوکیشن پلس کے ساتھ UIDAI کے تکنیکی انضمام کے ذریعے فعال کیا گیا، جو اسکولوں میں بچوں کی ایم بی یو کی حیثیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ستمبر 2025 میں شروع کی گئی خصوصی مہم نے اب تک 1.56 لاکھ سے زیادہ اسکولوں کا احاطہ کیا ہے، جس سے اسکولی بچوں کو اسکولی سطح کے کیمپوں اور UIDAI اور ریاستی یونین ٹیریٹوری تعلیم کے محکموں کے ذریعے مربوط آؤٹ ریچ کے ذریعے آسانی سے اپنے آدھار بائیو میٹرک اپ ڈیٹس کو مکمل کرنے کے قابل بنایا گیا ہے۔ اس سے ایم بی یو سروس کو بچوں کو براہ راست ان کے اسکولوں تک پہنچنے میں مدد ملی ہے، جس سے یہ عمل کروڑوں طلباء کے لیے زیادہ قابل رسائی اور آسان ہے۔ پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کا آدھار اندراج آبادیاتی معلومات اور تصویر کھینچتا ہے، جب کہ انگلیوں کے نشانات اور ایرس بایومیٹرکس اس عمر میں نہیں لیے جاتے کیونکہ یہ بایومیٹرکس اب بھی ترقی کر رہے ہیں۔ ایم بی یو اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ بچے کے آدھار میں بایومیٹرک معلومات کی تازہ کاری جاری ہے۔ لازمی بایو میٹرک اپ ڈیٹس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب بچہ 5 سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور دوبارہ 15 سال کا ہوتا ہے۔ بروقت تکمیل سے آدھار کی تصدیق کے آسان تجربے کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کیونکہ بچے اسکول اور اعلیٰ تعلیم کے ذریعے ترقی کرتے ہیں اور مختلف خدمات اور فوائد تک رسائی حاصل کرتے ہیں جہاں آدھار کی تصدیق کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ بروقت تکمیل کی حوصلہ افزائی کرنے اور سروس کو مزید قابل رسائی بنانے کے لیے، UIDAI نے 1 اکتوبر 2025 سے 7-15 سال کی عمر کے بچوں کے لیے لازمی بایومیٹرک اپ ڈیٹس کے چارجز کو ایک سال کی مدت کے لیے معاف کر دیا تھا۔ 5-7 سال اور 15-17 سال کی عمر کے بچوں کے لیے بایومیٹر اپ ڈیٹس مفت میں جاری ہے۔ لہذا، تکنیکی طور پر بایومیٹرک اپ ڈیٹس اب 5-17 سال کی عمر کے درمیان 30 ستمبر 2026 تک مفت ہے۔ آدھار میں ایم بی یو کی کمی مختلف سرکاری اسکیموں کے تحت فوائد حاصل کرنے، مسابقتی اور یونیورسٹی امتحانات جیسے نیٹ، جے اے ای، سی یو ای ٹی وغیرہ میں رجسٹریشن کروانے کے دوران مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔ UIDAI والدین اور سرپرستوں سے اپنے بچوں کے لیے آدھار میں لازمی بایومیٹرک اپ ڈیٹس مکمل کرنے کی اپیل کر رہا ہے۔

### ہندوستان، عرب ریاستوں کی لیگ نے

# شراکت داری کو مضبوط کرنے کے عزم کا اعادہ کیا

قاہرہ [مصر]: وزارت خارجہ (ایم ای اے) میں سکریٹری (قونصلر، پاسپورٹ اور ویزا اور سمندر پار ہندوستانی امور) سری پریہ رنگناتھن نے عرب ریاستوں کی لیگ کے اسسٹنٹ سکریٹری جنرل امب خالد منزالوی سے ملاقات کی، جس کے دوران دونوں فریقوں نے ہندوستان کے ساتھ شراکت داری کے عزم کا اعادہ کیا۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں، مصر میں ہندوستانی سفارت خانے نے پیر کو کہا، "سکریٹری (سی پی وی اور او آئی اے) محترمہ سری پریہ رنگناتھن نے عرب ریاستوں کے لیگ کے اسسٹنٹ سکریٹری جنرل ایچ ای امب خالد منزالوی سے ملاقات کی۔ بات چیت میں ایگزیکٹو پروگرام 2026-28 کو آگے بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ تعاون کے نئے اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں پہل دونوں فریقوں نے ہندوستان-عرب پارٹنرشپ کو مزید مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ اس سے پہلے، اتوار کے روز، سکریٹری رنگناتھن نے ہندوستان-مصر برکس پارٹنرشپ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کی برکس 2026 چیئرشپ کے کلیدی توجہ کے شعبوں پر روشنی ڈالی۔ سفارت خانے میں مصروفیت کی تفصیل دیتے ہوئے مزید کہا، سکریٹری رنگناتھن نے ہندوستان کی برکس 2026 کی چیئرشپ کی ترجیحات پر روشنی ڈالی اور اس بات پر زور دیا کہ کس طرح ہندوستان-مصر اسٹریٹجک پارٹنرشپ برکس کے اندر قریبی تعاون اور گلوبل ساؤتھ کی ترجیحات کو آگے بڑھانے کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ سکریٹری رنگناتھن فی الحال 16-21 اگست تک مصر، فلسطین اور لبنان کا سرکاری دورہ کر رہے ہیں۔ ہندوستان اور عرب ریاستوں کی لیگ (عرب لیگ) نے آپسی اسٹریٹجک اور اقتصادی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ قاہرہ (مصر) میں وزارت خارجہ کی سکریٹری برائے قونصلر، پاسپورٹ، ویزا اور بیرون ملک ہندوستانی امور سری پریا رنگناتھن اور عرب لیگ کے اسسٹنٹ سکریٹری جنرل سفیر خالد منزلوی کے درمیان ایک اہم ملاقات ہوئی جس میں باہمی تعاون کو نئی بلندیوں پر لے جانے کا عہد کیا گیا۔ ملاقات کے دوران دوسری ہندوستان-عرب وزرائے خارجہ میٹنگ میں طے پانے والے 2026 سے 2028 کے ایگزیکٹو پروگرام پر پیش رفت کو آگے بڑھانے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ روایتی تعلقات سے ہٹ کر دونوں فریقین نے ابھرتے ہوئے اور نئے شعبوں میں ٹھوس اور عملی اقدامات اٹھانے پر اتفاق کیا۔

# اپنی زندگی کو آقائے دو جہاںؐ کی مثالی زندگی سے آہنگ کیجئے

### انسانیت طبقاتی کشمکش میں مبتلا تھی، قبیلے اور خاندان اونچ نیچ کے خانوں میں بٹے ہوئے تھے

ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا کہ ربیع الاول کے اسی مبارک مہینے میں عالمِ انسانیت کے سب سے بڑے محسن، آقائے دو جہاں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی، جس سے پورا عالم جگمگا اٹھا، آج سے ساڑھے چودہ سو سال بیشتر دنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی، انسانیت طبقاتی کشمکش میں مبتلا تھی، قبیلے اور خاندان اونچ نیچ کے خانوں میں بٹے ہوئے تھے، ظلم و بربریت انتہا کو پہنچ چکی تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابرِ رحمت بنا کر بھیجا اور منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو حق و صداقت کا پیغام دیا، بندے کا تعلق خالق سے جوڑا، اس کو شرک کی بھول بھلیوں سے نکال کر توحید کی شاہ راہ پر گامزن کیا، حقوقِ انسانی کی حفاظت اور مساوات کا درس دیا کہ تمام انسان بحیثیتِ انسان برابر ہیں، کمزوروں، بے سہارا انسانوں، بے کسوں اور مظلوموں کی دستگیری کو عبادت قرار دیا اور فرمایا کہ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کو انسانیت کا زیور قرار دیا اور اس کو اپنے کردار و عمل سے برت کر دکھایا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ان روشن تعلیمات سے دنیا کا گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ منور ہو گیا، اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ہر اعتبار سے مکمل اور مثالی تھی، اسی لیے رب ذو الجلال نے آپ کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے نوازا، لہٰذا ہم اس مبارک مہینہ کو یوم احتساب و جائزے کے طور پر منائیں، اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور اپنے طریقۂ زندگی کو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ڈھال کر ساری دنیا کے لیے نمونۂ عمل اور پیغامِ عمل بن جائیں، اور دنیا والوں کو بتائیں کہ اگر تم حقیقی امن و سکون اور ابدی خیر و فلاح چاہتے ہو تو اپنی زندگی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالی زندگی سے ہم آہنگ کرو۔ اس کے لیے ضرورت متقاضی ہے کہ اس ماہِ مبارک میں سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا جائے، اس کے لیے ہمارے علماء و خطباء حیاتِ طیبہ کو انسانیت کے لیے مثالی زندگی کی حیثیت سے پیش کریں، بہتر ہے کہ جمعہ کے خطبات میں اس کو موضوعِ سخن بنائیں، کثرت سے سیرت کے جلسے منعقد کریں، بلکہ ہفتۂ سیرت رسول کا اہتمام کریں اور عام لوگوں کو سیرت کے موضوع پر کسی مستند سیرت نگار کی کتاب کے مطالعہ کا جذبہ ابھاریں، اس موضوع پر کئی علمی و تحقیقی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ علامہ شبلی نعمانیؒ اور علامہ سید سلیمان ندویؒ کی سیرت النبی، رحمتِ عالم کے علاوہ دوسرے سیرت نگار کی کتابیں نبی رحمت، محسنِ انسانیت، ذکرِ رسول وغیرہ کے پڑھنے کی رہنمائی کریں اور ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات وارشادات کو سوشل میڈیا پر خوب عام کریں، جن سے انسانیت کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچے۔ ناظم صاحب نے کہا کہ جان لیجیے کہ جب کوئی داعی قوم اپنا داعیانہ کردار چھوڑ دیتی ہے تو وہ مدعو ہو جاتی ہے، اسی لیے آج ضرورت ہے کہ محسنِ انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمہ گیر شخصیت، اخلاق و عادات اور سیرت و کردار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے دنیا کو باخبر کیا جائے اور ہم بھی عہد کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کو زندہ کریں گے اور اتحاد و اجتماعیت کی زندگی گزاریں گے۔

## آج کے میدان جنگ کی تعریف معلومات کی برتری

### نیٹ ورک پر مبنی کارروائیوں سے ہوتی ھے

نئی دہلی: بھارتی فضائیہ کے ڈپٹی چیف آف دی ایئر اسٹاف ایئر مارشل تیج پال سنگھ نے منگل کو کہا کہ جدید جنگ کی تعریف معلومات کی برتری، نیٹ ورک پر مبنی آپریشنز اور اسپلٹ سیکنڈ فیصلہ سازی سے ہوتی ہے۔ ایئر فورس آڈیٹوریم، سبرتو پارک میں انڈین ملٹری ریویو (آئی ایم آر) کے ساتھ منعقدہ "سرویلنس، C4I2 اور الیکٹرو آپٹکس" پر مشترکہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے، ایئر مارشل سنگھ نے کہا کہ جدید جنگ تیزی سے معلومات پر کارروائی کرنے کی صلاحیت سے تشکیل پا رہی ہے۔ معلومات اور فیصلہ سازی کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے پلیٹ فارمز اور ہتھیاروں کی مسلسل اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا،"جدید میدان جنگ میں، میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب، بہت سے سیمیناروں میں جن میں ہم شرکت کرتے ہیں، پلیٹ فارمز اور ہتھیاروں پر مرکوز ہیں۔ جبکہ پلیٹ فارمز اور ہتھیاروں کی اہمیت کبھی ختم نہیں ہوگی، میرے خیال میں آج کے سب سے زیادہ جنگی میدان اور فضائی آپریشنز کے ذریعے سب سے زیادہ معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ اسپلٹ سیکنڈ اس لیے، ملٹی ڈومین آپریشنز میں کامیابی صرف اسی صورت میں آ سکتی ہے جب ہم اپنے او او ڈی اے لوپ کو کم اور مختصر کر سکیں، یعنی مسلح افواج میں ایک مشترکہ ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے، یہ بہت اہم ہے کہ ہمارے پاس ایک معیاری پروٹوکول ہے، جو کہ جدید مواصلاتی نظام، آئی ایس آر میں خود انحصاری ہے۔ نگرانی، اور جاسوسی، تمام اثاثوں کو ایک ہی نیٹ ورک پر، ایک ہی معیاری پروٹوکول پر کام کرنے اور ایک مشترکہ ڈیجیٹل زبان بولنے کی ضرورت ہے، جو کہ بہت اہم ہے، اس لیے انٹر آپریبلٹی کو ایک ڈیزائن کا اصول ہونا چاہیے نہ کہ کوئی سوچ سمجھ کر، اور کم از کم، فوجی لیڈروں کے طور پر، ہمیں اپنے آپریشن کے منصوبے میں جدید ٹیکنالوجیز کو شامل کرنے کے لیے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ جدید دور میں جنگ کا میدان صرف زمین، ہوا یا سمندر تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ اب ڈیجیٹل اور نفسیاتی دنیا میں منتقل ہو چکا ہے۔

## مقدس مصلّے پر بہتا خون؛ جب منبر و محراب ہی محفوظ نہیں، تو پناہ کہاں؟

محمد رضا نوری (ناسک سٹی) بہار کے گوپال گنج میں گزشتہ روز مسجد کے اندر امام صاحب کا دردناک قتل کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے، بلکہ یہ اس طویل سلسلے کی تازہ ترین کڑی ہے جو اب ملک کے طول و عرض میں تشویشناک صورتحال اختیار کر چکا ہے۔ کبھی ہریانہ، کبھی یوپی اور کبھی بہار سے ایسی خبریں آتی ہیں کہ مسجد کے حجرے میں سوئے ہوئے امام کو نشانہ بنا دیا گیا۔ ان واقعات نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اب مجرموں کے دلوں سے خدا کے گھر کا خوف اور دین کے خادموں کا احترام ختم ہو چکا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ائمہ کرام صرف سرکاری سیکیورٹی یا مسجد انتظامیہ کے روایتی وعدوں پر تکیہ کرنے کے بجائے اپنی حفاظت کے لئے خود عملی اقدامات کریں۔ آج کا دور اب وہ نہیں رہا جہاں امام صاحب کو پورے محلے کا سرپرست سمجھ کر ان کی جان و مال کو امان دی جاتی تھی۔ اب مساجد سیاسی، سماجی اور ذاتی عناد کا اکھاڑا بنتی جا رہی ہیں۔ چونکہ ائمہ کرام چوبیس گھنٹے مسجد کے حجروں میں تنہا مقیم رہتے ہیں، اس لئے وہ شرپسند عناصر کے لیے سب سے آسان ہدف بن جاتے ہیں۔ اس صورتحال میں اپنی جان کی حفاظت کرنا شرعی اور عقلی، دونوں لحاظ سے ائمہ کی اپنی ذمہ داری بنتی ہے۔ حجروں کی مضبوطی اور تالا بندی: ائمہ کرام اپنے حجروں کے دروازوں اور کھڑکیوں کو مضبوط رکھیں۔ رات کو سوتے وقت اندر سے کنڈی اور لاک لگانا ہرگز نہ بھولیں۔ کسی بھی اجنبی کے لئے رات کے وقت دروازہ کھولنے میں جلد بازی نہ کریں۔ اپنے آس پاس کے دیگر مساجد کے ائمہ کے ساتھ ایک مضبوط واٹس ایپ گروپ بنائیں۔ کسی بھی مشکوک شخص یا سرگرمی کی صورت میں فوری طور پر ایک دوسرے کو الرٹ کریں۔ قرآن مجید کا حکم ہے کہ"اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ جان کی حفاظت فرضِ عین ہے۔ ائمہ کرام کو اب اپنی سیکیورٹی کے معاملے میں حد درجہ حساس ہونا پڑے گا۔ جب تک قانون نافذ کرنے والے ادارے بیدار ہوتے ہیں، تب تک ائمہ کو خود بیدار رہنا ہوگا۔ اپنی حفاظت کا انتظام کرنا بزدلی نہیں، بلکہ سنتِ نبوی اور وقت کی سب سے بڑی پکار ہے۔

## مسلمان دینی کتابوں کے مطالعہ کے ذریعہ اردو زبان کو زندگی بخشیں۔ مولانا غیاث احمد رشادی کی چار کتابوں کا اجراء

اردو زبان نے عالمی سطح پر اپنی ایک پہچان بنائی ہے، اسلامی علوم، دینی معلومات اور برصغیر کے مسلمانوں کے علمی و تہذیبی ورثے کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو اردو زبان کی حفاظت محض ایک زبان کی حفاظت نہیں بلکہ ایک عظیم علمی ذخیرے کے تحفظ کا عظیم ذریعہ ہے اردو اگرچہ اسلام کی بنیادی زبان نہیں ہے لیکن برصغیر میں اسلام کو سمجھنے، سمجھانے اور عام کرنے میں اردو نے غیر معمولی کردار کیا ہے ان خیالات کا اظہار مولانا غیاث احمد رشادی نے اپنے صحافتی بیان میں کیا اور اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ دینی علوم کا عظیم ذخیرہ اردو زبان میں مہیا ہے، تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت، عقائد، تصوف اخلاق، اسلامی تاریخ اور دعوت و اصلاح اور معاشرت و معاملات کے ذیلی ہزاروں موضوعات پر اردو میں لاکھوں صفحات پر علمی ذخیرہ اور سرمایہ موجود ہے، عربی زبان کے بعد اسلامی معلومات تک رسائی کا سب سے بڑا ذریعہ اردو ہے اسی کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی ہے کہ ہندوستان، پاکستان اور برصغیر کے دوسرے علاقوں میں مدارس، علماء، خطباء اور دینی مصنفین و مولفین نے اردو کو علمی رابطہ کی زبان بنایا، عربی علوم کی تشریح و تفہیم میں اردو نے ایک پُل کا کردار ادا کیا ہے، ان ممالک کے منبر و محراب کی زبان بھی اردو ہی رہی ہے۔ مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ برصغیر کے ایک بڑے حصے میں جمعے کے علاوہ دینی اجتماعات، اصلاحی مجالس اور مذہبی بیانات میں اردو آج بھی موثر زبان ہے اور اس زبان سے ان ممالک کے افراد بہت زیادہ مانوس ہیں۔ اردو زبان کی بقاء ہم سب کی تہذیبی ذمہ داری ہے، مولانا غیاث احمد رشادی نے اردو کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ یہ کہ ان کی چھوٹی بڑی ڈیڑھ سو سے زائد کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ 16 اگست 2026 کے ایک پروگرام میں رشادی پبلشرز سے چھ کتابوں کا اجراء عمل میں آیا جن میں تین کتابیں مولانا غیاث احمد رشادی کی تحریر کردہ ہیں۔ پہچانو! اپنے معبود حقیقی کو، اسلامی ممالک کوئز، اخلاق و کردار کے ہیرے موتی اور مفتی عبدالمہیمن اظہر القاسمی کی کتاب "وراثت کی تقسیم کیسے کریں" اور مفتی مکرم محی الدین قاسمی حسامی اور مفتی مجاہد خان قاسمی کی مشترکہ تصنیف "اسلام کا نظام [illegible]"۔ تفصیلات کیلئے رشادی پبلشرز کے نمبر 8019878784 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

# آسام میں امارت شرعیہ کی جانب سے سیلاب متاثرین کی بازآبادکاری کا سلسلہ

### ڈیکھوندی کے کنارے نیپالی کھوٹی، سنتک اور بیہوبر کی ۸۰ متاثرہ خاندانوں میں امارتِ شرعیہ کی جانب سے تعمیراتی سامان کی تقسیم

آسام نمائندہ: آسام میں حالیہ تباہ کن سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری کے لیے امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال، پھلواری شریف، پٹنہ کی جانب سے راحت رسانی کے ساتھ ساتھ تعمیر نو اور بازآبادکاری کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اسی سلسلے میں آج ڈیکھوندی کے کنارے آباد بستیوں نیپالی کھوٹی، سنتک اور بیہوبر کے 80 سیلاب متاثرہ خاندانوں کے درمیان گھروں کی تعمیر و بحالی کے لیے ضروری سامان فراہم کیا گیا۔ اس موقع پر عمدہ قسم کی ٹین شیٹ کے بنڈل اور بڑی تعداد میں بانس تقسیم کیے گئے، جبکہ 15 خاندانوں کو کچن سیٹ بھی فراہم کیا گیا، یہ وہ بستیاں ہیں جو ڈیکھوندی کے کنارے آباد تھیں اور حالیہ سیلاب نے یہاں کے مکینوں کو اچانک ایک ایسی قیامت خیز صورتِ حال سے دوچار کر دیا جس کا تصور بھی دشوار ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق ندی کے پانی نے اچانک سیلاب اور سونامی جیسی شدت اختیار کر لی اور محض 10 سے 15 منٹ کے اندر پوری آبادیاں زیر آب آ گئیں۔ [illegible] ولی فیصل رحمانی مدظلہ العالی کی ہدایت اور ناظم امارت شرعیہ مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی کی ایما پر آسام کے سیلاب متاثرین کی بازآبادکاری کے لیے خصوصی اور ترجیحی بنیادوں پر کام کیا جا رہا ہے۔ حضرت امیر شریعت نے اس موقع پر اس بنیادی حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ مصیبت زدہ انسانوں کی مصیبت کو دور کرنا، دکھی انسانیت کا سہارا بننا اور ضرورت مندوں کے کام آنا امارتِ شرعیہ کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے اور اسلامی فکر کا ایک بنیادی و کلیدی تقاضا بھی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اہلِ خیر حضرات کے تعاون سے گزشتہ 17/18 دنوں سے آسام کے مختلف سیلاب زدہ علاقوں میں امارتِ شرعیہ کی راحت رسانی اور بازآبادکاری کی سرگرمیاں مسلسل جاری ہیں۔ اب تک جن علاقوں میں امدادی اور بازآبادکاری کے کام انجام دیے گئے ہیں، ان میں خصوصیت کے ساتھ شیو ساگر شہر، جیوتی ساگر، ناظرہ ٹاؤن، وارڈ نمبر 10، وارڈ نمبر 16، ڈیکھوندی اور ناظرہ کے نشیبی علاقے، آملہ پٹی، سیلہ ساکو، بامن [illegible]

[illegible]

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

## اڈانی اسپورٹس لائن اکیڈمی کے اسکیٹر پارتھ شاہ کو
# گجرات کے جے دیپ سنگھ جی جونیئر ایوارڈ سے نوازا گیا

نئی دہلی:اعزاز حاصل کرنے کے بعد پارتھ نے کہا،'' جے دیپ سنگھ جی جونیئر ایوارڈ ملنا میرے لیے بہت معنی رکھتا ہے۔ اس سطح پر سخت محنت کو تسلیم کیا جانا بہت اچھا محسوس ہوتا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ اڈانی اسپورٹس لائن اکیڈمی نے ان کے سفر میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اڈانی اسپورٹس لائن اکیڈمی کے اسکیٹر پارتھ سرگبھائی شاہ نے گجرات کا ایک باوقار کھیل ایوارڈ اپنے نام کیا ہے۔ اڈانی اسپورٹس لائن اکیڈمی کے اسپیڈ اسکیٹر اور ایتھلیٹ پارتھ کو ریاستی اور قومی سطح پر ان کی کامیابیوں کے لیے گجرات حکومت کی جانب سے جے دیپ سنگھ جی جونیئر ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ پارتھ نے محض چھ سال کی عمر میں اسکیٹنگ ٹریک پر قدم رکھا تھا اور اس کے بعد سے وہ مسلسل اس کھیل میں سرگرم ہیں۔ پارتھ شاہ کو گجرات کے نائب وزیر اعلیٰ ہرش سنگھوی نے 12 اگست کو گاندھی نگر میں منعقد ایک تقریب میں ایوارڈ سے نوازا۔ گجرات حکومت کے کھیل، نوجوانوں اور ثقافت کے محکمے کی جانب سے شروع کیا گیا جے دیپ سنگھ جی جونیئر ایوارڈ کم عمر کھلاڑیوں کو جونیئر سطح پر ان کی صلاحیت، لگن اور کامیابیوں کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔ ایوارڈ حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کو 10 ہزار روپے نقد انعام بھی دیا جاتا ہے۔ پارتھ کا اسکیٹنگ کا سفر 2016 میں شروع ہوا۔ اس کے بعد سے وہ مسلسل تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ریاستی سطح پر کئی تمغے جیتنے والے پارتھ نے پانچ مرتبہ قومی چیمپئن شپ میں گجرات کی نمائندگی کی ہے۔ ایک نوجوان ایتھلیٹ کے طور پر ان کی مستقل کارکردگی اور صلاحیت کو دیکھتے ہوئے انہیں دو مرتبہ سی او ای (سینٹر آف ایکسی لینس) اسکالرشپ کے لیے بھی منتخب کیا جا چکا ہے۔ گزشتہ تین برسوں سے پارتھ اڈانی اسپورٹس لائن اکیڈمی میں تربیت حاصل کر رہے ہیں، جہاں انہیں خصوصی کوچنگ، عالمی معیار کی سہولیات اور مقابلوں میں شرکت کا تجربہ حاصل ہو رہا ہے۔ ان کا سفر اڈانی اسپورٹس لائن کی اس وسیع کوشش کا حصہ ہے، جس کا مقصد نوجوان ایتھلیٹس کو اپنی صلاحیتیں نکھارنے، اعلیٰ سطح کے مقابلوں میں حصہ لینے اور کھیل کے میدان میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اعزاز حاصل کرنے کے بعد پارتھ نے کہا،'' جے دیپ سنگھ جی جونیئر ایوارڈ ملنا میرے لیے بہت معنی رکھتا ہے۔ اس سطح پر سخت محنت کو تسلیم کیا جانا بہت اچھا محسوس ہوتا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ اڈانی اسپورٹس لائن اکیڈمی نے ان کے سفر میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کے کوچ نے تکنیک بہتر بنانے میں مدد کی اور خود کو مسلسل آگے بڑھاتے رہنے کا اعتماد دیا۔ پارتھ نے اس تعاون کے لیے گجرات حکومت اور اڈانی اسپورٹس لائن کا شکریہ ادا کیا۔ اڈانی اسپورٹس لائن کے چیف بزنس آفیسر سنجے اڈیسرہ نے کہا کہ اسکیٹنگ کے لیے پارتھ کی لگن اس عزم کی عکاسی کرتی ہے جسے اڈانی اسپورٹس لائن اکیڈمی فروغ دینا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گجرات حکومت کی جانب سے پارتھ کی سخت محنت کو تسلیم کیے جانے پر انہیں فخر ہے۔ یہ ایوارڈ پارتھ کے سفر میں ایک اہم سنگ میل ہے اور اکیڈمی ان کے کھیل سے متعلق اہداف کی جانب آگے بڑھنے میں مسلسل تعاون کرتی رہے گی۔

# وارنر کو 'ڈرنک اینڈ ڈرائیو' معاملے میں قصوروار قرار دیا گیا

**آسٹریلیا کے سابق کرکٹر ڈیوڈ وارنر کو منگل کو شراب پی کر گاڑی چلانے کے معاملے میں قصوروار قرار دیتے ہوئے ۱۵۰۰/آسٹریلوی ڈالر (تقریباً ایک لاکھ روپے) کا جرمانہ عائد کیا گیا**

آسٹریلیا کے سابق کرکٹر ڈیوڈ وارنر کو منگل کو شراب پی کر گاڑی چلانے کے معاملے میں قصوروار قرار دیتے ہوئے ۱۵۰۰ر آسٹریلوی ڈالر (تقریباً ایک لاکھ روپے) کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ وارنر نے ایسٹر اتوار کو رینڈم بریتھ ٹیسٹنگ سائٹ کے قریب پہنچنے پر ایک مسافر کے ساتھ سیٹ تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی۔ آسٹریلیا کے سابق کرکٹر ڈیوڈ وارنر کو منگل کو شراب پی کر گاڑی چلانے کے معاملے میں قصوروار قرار دیتے ہوئے ۱۵۰۰ر آسٹریلوی ڈالر (تقریباً ایک لاکھ روپے) کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ وارنر نے ایسٹر اتوار کو رینڈم بریتھ ٹیسٹنگ سائٹ کے قریب پہنچنے پر ایک مسافر کے ساتھ سیٹ تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی۔ وارنر کے وکیل نے عدالت سے سزا میں نرمی کی درخواست کرتے ہوئے دلیل دی کہ میڈیا کوریج کے باعث وارنر پہلے ہی اضافی سزا بھگت چکے ہیں۔ وارنر نے گزشتہ ماہ اپنا جرم تسلیم کیا تھا اور اس وقت ان کے جسم میں الکحل کی مقدار قانونی حد سے دگنی سے بھی زیادہ پائی گئی تھی۔ جج کلیئر فارنن نے کہا کہ وارنر کی عالمی شہرت کے پیش نظر ان کی عوامی شبیہ پر پڑنے والا ممکنہ اثر ایک فطری اور متوقع نتیجہ تھا۔ پاکستان سپر لیگ میں شرکت کے بعد چھٹیوں پر خاندان کے ساتھ آسٹریلیا واپس آئے وارنر کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کے وکیل اویس احمد نے عدالت کو بتایا کہ ایک تقریب میں تین گلاس شراب پینے کے بعد وارنر نے اپنے خاندان کو گھر پہنچانے کے لیے خود گاڑی چلانے کا فیصلہ کیا۔ بعد میں بریتھ ٹیسٹنگ سائٹ دیکھ کر انہوں نے گاڑی روکی اور ایک خاتون مسافر کے ساتھ سیٹ تبدیل کرنے کی کوشش کی، تاہم پولیس نے انہیں ڈرائیور کے طور پر شناخت کرلیا۔ اس کے بعد انہوں نے جانچ میں مکمل تعاون کیا۔ جج نے کہا کہ گاڑی میں وارنر کے بچے بھی موجود تھے، جس سے جرم کی سنگینی مزید بڑھ گئی۔ وکیل احمد نے بتایا کہ واقعہ کی خبریں دنیا بھر کے میڈیا اداروں میں شائع ہوئیں اور اس کے پیشہ ورانہ مواقع پر بھی اثر پڑا ہے۔ سڈنی تھنڈرس کے مالک اور کرکٹ این ایس ڈبلیو نے فیصلے کا نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ ادارہ محفوظ ڈرائیونگ کی بھرپور حمایت کرتا ہے اور تمام کھلاڑیوں میں اس کی اہمیت کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ جج فارنن نے وارنر اور ان کے خاندان کے خلاف سوشل میڈیا پر کی جانے والی بعض سخت اور نامناسب تبصروں کا بھی ذکر کیا، تاہم کہا کہ پولیس سے اپنی ڈرائیونگ چھپانے کی کوشش ان کے حق میں نہیں جاتی۔ انہوں نے کہا کہ شراب پی کر گاڑی چلانے کی حوصلہ شکنی اور اس حوالے سے واضح عوامی پیغام دینا سزا کے فیصلے میں اہم عوامل تھے۔ وارنر اب انٹرلاک لائسنس کے لیے درخواست دے کر گاڑی چلاسکیں گے۔ ان کی گاڑی میں ایک سال تک ایسا آلہ نصب رہے گا جو جسم میں الکحل کی موجودگی کی صورت میں گاڑی اسٹارٹ ہونے سے روک دے گا۔

**ہاکی ورلڈ کپ میں بھارتی خواتین ٹیم کی دھوم**

# جنوبی افریقہ کو 6-1 سے دھول چٹائی، پول 'ڈی' میں پہلی پوزیشن پر قبضہ

نئی دہلی: جنوبی افریقہ کے خلاف بھارتی ٹیم نے پہلے ہی کوارٹر سے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ بھارت نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے چاروں کوارٹرز میں جنوبی افریقہ پر دباؤ برقرار رکھا، 4 پوائنٹس کے ساتھ پول 'ڈی' میں سرفہرست مقام حاصل کرلیا ہاکی ورلڈ کپ 2026 میں بھارتی خواتین ہاکی ٹیم نے پول 'ڈی' کے اپنے دوسرے مقابلے میں جنوبی افریقہ کو 6-1 کے بڑے فرق سے شکست دے کر شاندار کامیابی حاصل کی۔ اس جیت کے ساتھ بھارتی ٹیم 4 پوائنٹس حاصل کرکے پول 'ڈی' میں پہلی پوزیشن پر پہنچ گئی ہے۔ بھارت نے اپنے پہلے میچ میں چین کے خلاف 2-2 سے ڈرا کھیلا تھا۔ ایسے میں جنوبی افریقہ کے خلاف یہ مقابلہ بھارتی ٹیم کے لیے انتہائی اہم تھا، جس میں اس نے نہ صرف بڑی فتح حاصل کی بلکہ گول کے فرق کی بنیاد پر پوائنٹس ٹیبل میں بھی سب سے اوپر جگہ بنالی۔ جنوبی افریقہ کے خلاف بھارتی ٹیم نے پہلے ہی کوارٹر سے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ کھیل کے 10 ویں منٹ میں سنیلیتا ٹوپو نے گول کرکے بھارت کا کھاتہ کھولا۔ پہلے کوارٹر کے اختتام تک بھارتی ٹیم 1-0 سے آگے تھی۔ دوسرے کوارٹر میں بھی بھارت نے اپنی رفتار برقرار رکھی۔ 16 ویں منٹ میں نونیت کور نے دوسرا گول کیا، جبکہ 24 ویں منٹ میں سشیلا چانو نے گول کرکے بھارتی ٹیم کی برتری 3-0 کردی۔ پہلے دو کوارٹرز میں 3-0 کی برتری حاصل کرنے کے بعد بھارتی خواتین ٹیم نے تیسرے کوارٹر میں بھی شاندار کھیل جاری رکھا اور مزید تین گول داغ دیے۔ 37 ویں منٹ میں دیپیکا نے گول کیا۔ اس کے بعد 43 ویں منٹ میں لالریمسیامی نے گیند کو جال میں پہنچایا، جبکہ 44 ویں منٹ میں ساکشی رانا نے تیسرا گول کرکے بھارت کی برتری 6-0 کردی۔ اس کے ساتھ ہی بھارتی ٹیم کی فتح تقریباً یقینی ہوگئی۔ چوتھے اور آخری کوارٹر میں جنوبی افریقہ کی جانب سے 54 ویں منٹ میں کائلا ڈی وال نے گول کیا، لیکن اس وقت تک بھارت نے 6-0 کی فیصلہ کن برتری حاصل کرلی تھی۔ جنوبی افریقہ کی ٹیم مزید گول کرنے میں ناکام رہی اور اسے 6-1 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس بڑی فتح کے بعد بھارتی خواتین ٹیم کے پول 'ڈی' میں 4 پوائنٹس ہوگئے ہیں۔ چین کے بھی 4 پوائنٹس ہیں، تاہم بہتر گول فرق کی وجہ سے بھارت نے پہلی پوزیشن حاصل کرلی ہے۔ اب بھارتی خواتین ٹیم پول 'ڈی' میں اپنا آخری مقابلہ 20 اگست کو انگلینڈ کے خلاف کھیلے گی۔ یہ میچ بھارتی وقت کے مطابق شام 6:30 بجے شروع ہوگا۔

# پنت ٹیسٹ میں ۱۰۰ر چھکے لگانے والے پہلے ہندوستانی کرکٹر بن گئے

**پنت نے تاریخ میں اپنا نام لکھوالیا ہے۔ وہ ٹیسٹ کرکٹ میں ۱۰۰ر چھکے لگانے والے پہلے ہندوستانی کرکٹر بن گئے**

رشبھ پنت نے تاریخ میں اپنا نام لکھوالیا ہے۔ وہ ٹیسٹ کرکٹ میں ۱۰۰ر چھکے لگانے والے پہلے ہندوستانی کرکٹر بن گئے۔ پنت نے یہ کارنامہ منگل کو گال انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان پہلے ٹیسٹ میچ کے چوتھے دن انجام دیا۔ رشبھ پنت نے تاریخ میں اپنا نام لکھوالیا ہے۔ وہ ٹیسٹ کرکٹ میں ۱۰۰ر چھکے لگانے والے پہلے ہندوستانی کرکٹر بن گئے۔ پنت نے یہ کارنامہ منگل کو گال انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان پہلے ٹیسٹ میچ کے چوتھے دن انجام دیا۔ میچ میں آنے سے پہلے پنت کے نام ۹۷ر چھکے تھے۔ انہوں نے پہلی اننگز میں ۳۹ر رنز کی اننگز کے دوران ایک چھکا لگایا۔ اس کے بعد انہوں نے دوسری اننگز میں اپنی ۶۶ر رنز کی اننگز کے دوران دو چھکے مارکر ٹیسٹ کرکٹ میں ۱۰۰ر چھکے لگانے کا سنگ میل عبور کیا۔ پنت نے لہیرو کمارا کی گیند پر چھکا لگا کر اپنا ۱۰۰ر واں چھکا مکمل کیا۔ اس شاٹ کے ساتھ ہی انہوں نے ۵۳ر گیندوں پر اپنی ففٹی بھی مکمل کی۔ پنت ٹیسٹ کرکٹ میں ۱۰۰ر چھکے لگانے والے پہلے ہندوستانی کرکٹر اور مجموعی طور پر ۱۰۰ر چھکے لگانے والے چوتھے کھلاڑی ہیں۔ اس فہرست میں انگلینڈ کے سابق کپتان بین اسٹوکس (۱۳۸) سرفہرست ہیں۔ دوسرے نمبر پر نیوزی لینڈ کے سابق کپتان برینڈن میکولم (۱۰۷) ہیں۔ آسٹریلیا کے سابق وکٹ کیپر بلے باز ایڈم گلکرسٹ نے بھی ٹیسٹ میں ۱۰۰ر چھکے لگائے۔ گلکرسٹ ٹیسٹ میں ۱۰۰ر چھکے لگانے والے پہلے کرکٹر تھے۔ اسٹوکس، میکولم اور گلکرسٹ سبھی ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ پنت کے پاس ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ چھکے لگانے کا ریکارڈ توڑنے کا موقع ہے۔ ہندوستانیوں میں پنت کے بعد وریندر سہواگ (۹۱ر چھکے) دوسرے اور روہت شرما (۸۸ر چھکے) ٹیسٹ میں چھکے لگانے کے معاملے میں تیسرے نمبر پر ہیں۔ رشبھ پنت اس وقت ٹیسٹ کرکٹ میں ہندوستانی ٹیم کے باقاعدہ رکن ہیں۔ انہوں نے ۵۱ر میچوں کی ۸۹ر اننگز میں ۸ر سنچریوں اور ۲۰ر نصف سنچریوں کی مدد سے ۳۶۶۲ر رنز بنائے۔ پنت اس وقت ۲۸ر سال کے ہیں اور ان کے پاس اپنے ٹیسٹ کرکٹ کے اعداد و شمار کو بہتر بنانے کا کافی موقع ہے۔

## میں حکمت عملی بناتا ہوں لیکن اپنے
# فائدے کیلئے کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا: منور فاروقی

کامیڈین منور فاروقی ایمیزون پرائم ویڈیو کے مقبول ریئلیٹی شو ''دی ٹریٹرز ۲'' کے پہلے راؤنڈ میں باہر ہوگئے، جس نے بہت سے مداحوں اور ناظرین کو حیران کردیا۔ باہر نکلنے کے بعد، انہوں نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ وہ حکمت عملی بناتے ہیں، لیکن وہ دوسروں کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرنا پسند نہیں کرتے۔ کامیڈین منور فاروقی ایمیزون پرائم ویڈیو کے مقبول ریئلیٹی شو ''دی ٹریٹرز ۲'' کے پہلے راؤنڈ میں باہر ہوگئے، جس نے بہت سے مداحوں اور ناظرین کو حیران کردیا۔ باہر نکلنے کے بعد، انہوں نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ وہ حکمت عملی بناتے ہیں، لیکن وہ دوسروں کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس نے کھل کر شو میں اپنے کھیلنے کے انداز اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ منور نے بتایا ''میں زندگی میں بہت سوچ سمجھ کر فیصلے کرتا ہوں، اور میں ریئلیٹی شوز میں بھی حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھتا ہوں۔ دونوں ریئلیٹی شوز میں، میں نے شروع سے کسی خاص منصوبے کے ساتھ نہیں کھیلا۔ میں حالات کو سمجھنے اور اس کے مطابق فیصلے کرنے میں یقین رکھتا ہوں۔ جب کسی چیلنج یا کام کے لیے حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے، میں صرف اس سمت میں سوچتا ہوں۔'' منور نے کہا کہ میں اپنی باتوں اور اپنے کھیل پر یقین رکھتا ہوں۔ میں لوگوں کے ساتھ مل کر کھیل سکتا ہوں، لیکن میں صرف اپنے فائدے کے لیے ان سے جوڑ توڑ کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ میرے لیے، کھیل صرف اپنے آپ کو بچانے یا جیتنے کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ دوسروں کو غیر ضروری نقصان سے بچانے کے بارے میں بھی ہے۔ اپنے کھیل کے انداز کی وضاحت کرتے ہوئے منور نے کہا ''اگر میں کسی کو فیصلہ کرنے کے لیے متاثر کرتا ہوں تو میں اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہوں کہ اس شخص کو اس سے فائدہ پہنچے۔ اگر میں کوشش کا ۸۰ر فیصد حاصل کرتا ہوں تو دوسرے شخص کو بھی ۲۰ر فیصد حاصل ہونا چاہیے۔ میں اپنے فائدے کے لیے کسی اور کا پورا حصہ نہیں لینا چاہتا۔'' منور نے کہا'' میں اپنی وجہ سے کسی اور کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔ حکمت عملی بنانا اور کسی کو جوڑ توڑ کرنا دو الگ چیزیں ہیں۔ میں حکمت عملی سے کھیلنا پسند کرتا ہوں، لیکن میں ایسی حکمت عملی اپنانا نہیں چاہتا جس سے دوسرے مدمقابل کو غیر ضروری نقصان پہنچے۔'' ''غدار'' کے دوسرے سیزن پر اپنے تجربے کو یاد کرتے ہوئے منور نے کہا'' جب میں شو میں داخل ہوا تو میرے پاس کوئی حکمت عملی نہیں تھی، میرا مقصد صرف کھیل کو سمجھنا اور حالات سے ہم آہنگ ہونا تھا۔

# شاہ رخ خان کے بنگلے 'منت' میں گھسے دو سانپ، ایک پکڑا گیا، دوسرے کا سراغ نہیں ملا

**شاہ رخ خان کے ممبئی واقع بنگلے 'منت' میں دو سانپ نظر آئے۔ محکمہ جنگلات کی ٹیم نے ۸ر فٹ لمبے غیر زہریلے دھامن سانپ کو پکڑ لیا**

ممبئی: بالی ووڈ کے سپر اسٹار شاہ رخ خان کا ممبئی کے باندرہ میں واقع مشہور بنگلہ 'منت' ایک بار پھر خبروں میں ہے۔ اس بار بنگلے کے احاطے میں دو سانپ نظر آنے کے بعد وہاں موجود سکیورٹی اہلکاروں میں تشویش پھیل گئی۔ اطلاع ملتے ہی محکمہ جنگلات کی ٹیم اور سانپ ریسکیو ماہرین موقع پر پہنچے، جہاں کئی گھنٹوں کی تلاش کے بعد ایک تقریباً 8 فٹ لمبے سانپ کو محفوظ طریقے سے پکڑ لیا گیا، تاہم دوسرا سانپ ہاتھ نہیں آسکا۔ معلومات کے مطابق 'منت' کے ایک گارڈ نے سب سے پہلے بنگلے کے احاطے میں سانپ کو دیکھا۔ اس نے فوری طور پر سکیورٹی عملے کو اطلاع دی، جس کے بعد محکمہ جنگلات کو بلایا گیا۔ محکمہ جنگلات کے اہلکاروں کے ساتھ سانپ ریسکیو کرنے والے وکی دوبے بھی موقع پر پہنچے اور پورے احاطے کی تلاشی شروع کی گئی۔ تلاشی کے دوران ایک سانپ بنگلے کے گارڈن میں بنے ایک شیڈ کے اندر چھپا ہوا ملا۔ ریسکیو ٹیم نے احتیاط سے اسے باہر نکالا اور محفوظ طریقے سے قابو میں کرلیا۔ ریسکیو ماہر وکی دوبے کے مطابق پکڑا گیا سانپ تقریباً آٹھ فٹ لمبا تھا اور اس کا تعلق دھامن نسل سے ہے۔ دھامن کو انڈین ریٹ اسنیک بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سانپ زہریلا نہیں ہوتا، تاہم اس کی جسامت اور تیزی کے باعث اسے پکڑتے وقت خاص احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ ریسکیو ٹیم نے دوسرے سانپ کو تلاش کرنے کے لیے بھی کافی دیر تک بنگلے کے مختلف حصوں اور احاطے میں سرچ آپریشن کیا، لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ ریسکیو ٹیم کے مطابق امکان ہے کہ دوسرا سانپ تلاش کے دوران 'منت' کے احاطے سے باہر نکل گیا ہو۔ اس کے باوجود ٹیم نے کافی دیر تک آس پاس کے مقامات پر بھی تلاش جاری رکھی۔ بتایا گیا ہے کہ 'منت' میں اس وقت مرمت اور تعمیراتی کام بھی جاری ہے۔ اسی وجہ سے شاہ رخ خان فی الحال اپنے خاندان کے ساتھ اس بنگلے میں نہیں رہ رہے اور باندرہ کے ہی ایک دوسرے اپارٹمنٹ میں منتقل ہوگئے ہیں، ایسے میں سانپ کے ملنے کے وقت اہل خانہ گھر پر موجود نہیں تھے۔ ممبئی میں فلمی ستاروں کے گھروں سانپ ملنے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ رواں سال اداکار سلمان خان کے باندرہ واقع 'گلیکسی اپارٹمنٹ' میں بھی سانپ نظر آیا تھا۔ اطلاع ملنے کے بعد ریسکیو ٹیم کو بلایا گیا تھا، جس نے سانپ کو بحفاظت پکڑ کر وہاں سے نکال دیا تھا۔ بالی ووڈ سپر اسٹار شاہ رخ خان کے ممبئی میں واقع مشہور بنگلے 'منت' میں دو سانپ نکلنے کی خبر بالکل سچ ہے، جس میں سے ایک سانپ کو بحفاظت پکڑ لیا گیا ہے جبکہ دوسرا فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ یہ واقعہ 17 اگست 2026 کی شام کو ممبئی کے علاقے باندرہ ویسٹ میں واقع ان کی رہائش گاہ پر پیش آیا۔

# اب کمپریشن ساکس ہی فیشن ہیں، سمانتھا روتھ پربھو نے سوجے پیروں کے ساتھ شیئر کی نئی پوسٹ

**میڈیا سے گفتگو کے دوران سمانتھا نے کہا تھا کہ 'ماانٹی بنگارام' کے بعد انہیں اپنی موجودہ صورتحال کے پیش نظر کچھ وقت کے لیے کام سے وقفہ لینا ہوگا**

نئی دہلی: میڈیا سے گفتگو کے دوران سمانتھا نے کہا تھا کہ 'ماانٹی بنگارام' کے بعد انہیں اپنی موجودہ صورتحال کے پیش نظر کچھ وقت کے لیے کام سے وقفہ لینا ہوگا۔ تاہم انہوں نے مداحوں کو یقین دلایا کہ وقفے کے بعد وہ ایک اور فلم کے ذریعے دوبارہ ان کے درمیان واپس آئیں گی۔ 'دی فیملی مین 2' کے دوران ہوئی پہلی ملاقات سمانتھا اور راج ندیمورو کی بات کریں تو دونوں نے یکم دسمبر 2025 کو شادی کی تھی۔ بالی ووڈ اداکارہ سمانتھا روتھ پربھو ان دنوں اپنی زندگی کے ایک نئے مرحلے کی تیاری کر رہی ہیں۔ اپنے پہلے بچے کی آمد کی تیاریوں کے درمیان اداکارہ نے سوشل میڈیا پر اپنی بدلتی ہوئی فیشن پسند کو لے کر ایک دلچسپ پوسٹ شیئر کی، جس نے مداحوں کی توجہ حاصل کی ہے۔ سمانتھا نے پیروں میں پہنے جانے والے کمپریشن ساکس کو ہی اپنا نیا فیشن قرار دیا ہے۔ سمانتھا نے اپنی انسٹاگرام اسٹوری پر ایک تصویر شیئر کی، جس میں ان کے پیر سوجے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں اور انہوں نے کمپریشن ساکس پہن رکھے ہیں۔ اس تصویر کے ساتھ انہوں نے مختصر اور مزاحیہ انداز میں لکھا، ''اب جسے میں فیشن کہتی ہوں، وہ کمپریشن ساکس ہیں۔'' عام طور پر فیشن کا تعلق کپڑوں، جوتوں اور زیورات سے جوڑا جاتا ہے، لیکن سمانتھا نے اپنی موجودہ صورتحال میں آرام فراہم کرنے والے ساکس کو ہی فیشن کا نیا انداز قرار دے دیا۔ ان کی اس پوسٹ کو مداحوں کی جانب سے بھی خاصی توجہ مل رہی ہے۔ حمل کے دوران پیروں اور پنجوں میں سوجن کا مسئلہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کمپریشن ساکس پیروں پر ہلکا دباؤ فراہم کرتے ہیں اور خون کی روانی کو بہتر رکھنے میں مدد کرسکتے ہیں۔ سمانتھا نے بھی اپنی موجودہ حالت میں انہیں اپنے روزمرہ آرام کا حصہ بنا لیا ہے۔ سمانتھا نے جون 2026 میں اپنی حمل کی باضابطہ تصدیق کی تھی۔ اداکارہ اور ان کے شوہر، فلم ساز راج ندیمورو، اپنے پہلے بچے کا استقبال کرنے والے ہیں۔ سمانتھا نے یہ خبر اپنی فلم 'ماانٹی بنگارام' کی کامیابی کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب میں شیئر کی تھی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ کچھ عرصے کے لیے اداکاری سے وقفہ لیں گی اور زچگی کی چھٹی لیں گی۔ میڈیا سے گفتگو کے دوران سمانتھا نے کہا تھا کہ 'ماانٹی بنگارام' کے بعد انہیں اپنی موجودہ صورتحال کے پیش نظر کچھ وقت کے لیے کام سے وقفہ لینا ہوگا۔ تاہم انہوں نے مداحوں کو یقین دلایا کہ وقفے کے بعد وہ ایک اور فلم کے ذریعے دوبارہ ان کے درمیان واپس آئیں گی۔ 'دی فیملی مین 2' کے دوران ہوئی پہلی ملاقات سمانتھا اور راج ندیمورو کی بات کریں تو دونوں نے یکم دسمبر 2025 کو شادی کی تھی۔ اس تقریب میں صرف قریبی افراد اور اہل خانہ شریک ہوئے تھے۔ دونوں کی پہلی ملاقات مقبول ویب سیریز 'دی فیملی مین 2' کی شوٹنگ کے دوران ہوئی تھی۔ سمانتھا نے اس سیریز میں راجی کا طاقتور کردار ادا کیا تھا۔ ابتدا میں دونوں کا تعلق مکمل طور پر پیشہ ورانہ تھا، تاہم بعد میں دونوں نے ایک بار پھر ساتھ کام کیا۔ سمانتھا اور راج 'سٹاڈیل: ہنی بنی' میں بھی ساتھ نظر آئے، جو عالمی سطح پر مقبول 'سٹاڈیل' فرنچائز کا ہندوستانی ورژن تھا۔ سیریز کو ناظرین کی جانب سے ملا جلا ردعمل ملا، تاہم اس کی تیاری کے دوران دونوں کی قربت کی خبریں سامنے آنے لگی تھیں۔

# عمران ہاشمی اور دیشا پٹانی کی فلم آوارہ پن ۲ر کی باکس آفس پر دھوم

**صرف دو دن میں ۵۰ر کروڑ کلب میں انٹری شائقین کی جانب سے اچھی پذیرائی**

نئی دہلی: عمران ہاشمی کی فلم آوارہ پن 2 نے ریلیز کے صرف دو دن میں باکس آفس پر زبردست کامیابی حاصل کرتے ہوئے 50 کروڑ روپے کے کلب میں انٹری کرلی ہے۔ فلم کو شائقین کی جانب سے بھرپور پذیرائی مل رہی ہے اور اس کے گانے بھی ناظرین میں خاصے مقبول ہو رہے ہیں۔ فلم کی ابتدائی کمائی نے عمران ہاشمی کے کیریئر میں اسے ایک اہم فلم بنا دیا ہے۔ سیکنلک کے مطابق 'آوارہ پن 2' نے دوسرے دن ہندوستانی باکس آفس پر 33.75 کروڑ روپے کا نیٹ کلیکشن کیا جبکہ فلم کی مجموعی کمائی 50.40 کروڑ روپے رہی۔ فلم کو دوسرے دن ملک بھر میں 496,10 شوز ملے اور اس کی اوکیوپینسی تقریباً 55 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ فلم نے دو دن میں مجموعی طور پر 75.55 کروڑ روپے کا نیٹ کلیکشن کرلیا ہے جبکہ اس کا گراس کلیکشن 66.90 کروڑ روپے تک پہنچ گیا۔ اس طرح فلم نے ریلیز کے ابتدائی دو دنوں میں ہی 50 کروڑ روپے کے کلب میں جگہ بنالی ہے۔ دنیا بھر میں بھی فلم کی نمائش بہتر نظر آرہی ہے۔ آوارہ پن 2 رومانس اور ایڈونچر پر مبنی فلم ہے، جس میں عمران ہاشمی اور دیشا پٹانی مرکزی کرداروں میں ہیں۔ معروف اداکارہ شبانہ اعظمی بھی فلم کا حصہ ہیں۔ فلم کی ہدایت کاری نتن ککڑ نے کی ہے۔ فلم کے پروڈیوسر وشیش بھٹ ہیں۔ یہ فلم 2007 میں ریلیز ہونے والی عمران ہاشمی کی فلم 'آوارہ پن' کا سیکوئل ہے۔ فلم کی ابتدائی باکس آفس کارکردگی اور شائقین کے ردعمل کو دیکھتے ہوئے آنے والے دنوں میں 'آوارہ پن 2' کی کمائی میں مزید اضافے کی توقع کی جارہی ہے۔ عمران ہاشمی اور دیشا پٹانی کی نئی فلم 'آوارہ پن 2' نے 14 اگست 2026 کو ریلیز ہوتے ہی باکس آفس پر دھوم مچادی ہے اور محض دو دنوں میں دنیا بھر میں 70 کروڑ روپے سے زائد کا بزنس کرلیا ہے۔ یہ فلم 2007 میں آنے والی مشہور فلم 'آوارہ پن' کا سیکوئل ہے، جس نے ریلیز کے ساتھ ہی عمران ہاشمی کے کیریئر کی اب تک کی سب سے بڑی اوپننگ درج کی ہے۔ پہلے دن کی کمائی: فلم نے پہلے ہی دن 21 سے 27 کروڑ روپے کے درمیان شاندار اوپننگ کی۔ ہندوستانی باکس آفس پر فلم نے دوسرے دن 33.75 کروڑ روپے کا نیٹ کلیکشن کیا۔ پروڈیوسر وشیش بھٹ نے ایک حالیہ انٹرویو میں انکشاف کیا کہ سینما گھروں تک پہنچنے کا یہ سفر آسان نہیں تھا۔ ابتدائی طور پر کوئی بھی ڈسٹری بیوٹر اس فلم کو خریدنے کے لیے تیار نہیں تھا، جس کی وجہ سے انہیں پروجیکٹ میں اپنی ذاتی رقم لگانا پڑی۔ تاہم، اب فلم کی شاندار کامیابی نے تمام خدشات کو دور کردیا ہے اور عمران ہاشمی نے تھیٹر وزٹ کے دوران 'آوارہ پن 3' بنانے کا اشارہ بھی دے دیا ہے۔